صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز منگل مورخہ 8 دسمبر 1998

(بمطابق 18 شعبان 1419 ہجری)

جلد 13 شمارہ 8

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3۔ اراکین اسمبلی کی رخصت	34
4۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	64

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 8 دسمبر 1998 بمطابق 18 شعبان المعظم 1419 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، ہدایت اللہ چمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ (سورۃ التحریم)

اے مومنانو! خپل خانونه او خپل کوربانه د هغے اور نه اوساتئ چه د هغے خشاک بنی آدم او کانړی دی او په هغے باندے سخت خویه مضبوطے فرشتے مقررے دی چه په هیڅ کارکښ د اللہ تعالیٰ نافرمانی نه کوی او هر حکم په هغه ساعت پوره کوی۔ (اوبه ونیلے شی چه) اے کافرانو! نن عذر معذرت مه کوئ تاسو ته خو بس هله د خپلو کارونو سزا درکیدے شی۔ اے مومنانو! د اللہ پاک وړاندے رښتونے توبه اوباسئ خانیږی چه خپل رب درنه گناهونه لرے کړی او داسے باغونو ته به مو ننباسی چه د هغے لاندے بړ ولے بهیږی او په هغے ورځ به اللہ پاک خپل نبی علیه السلام او د هغه مومنان ملگری نه شرموی۔ خپل نور به ترینه وړاندے او ښی آړخ ته روان وی او دوئ به وائی چه اے زمونږه ربه دا رڼړا راله تر آخره پورے قائمه اوساته او بخښنه راته اوکړه۔ بیشکه ته په هر خیز پوره پوره قدرت لرے۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈرکہ د دعا په باره کښې وی نو بیا به ده گنی پوائنٹ آف آرڈر به د Questions' Hour نه بعد کیږی۔
جناب باز محمد خان، جناب سپیکر صاحب! دا ډیر ضروری دے۔
جناب سپیکر، د Questions' Hour نه بعد به اوکړئ۔ د Questions' Hour نه بعد به نے اخلو۔

نشانزده سوالات اور ان کے جوبات

Mr. Speaker: Honourable Aashiq Raza Swati, MPA, to please ask his Qestion No. 396.

* 396 _ جناب عاشق رضا سواتی، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ
(ا) آیا یہ درست ہے کہ 1992 میں آنے والے سیلاب میں شنکیاری ڈاڈر تقریباً نو کلومیٹر کا پل بہہ گیا تھا،
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل نہ ہونے کے باعث متبادل راستہ جو کہ ایک نالے میں بنایا گیا ہے، بارشوں کے دوران بند ہو جاتا ہے جس کے باعث عوام باالخصوص بھوگڑمنگ کے لوگوں کو شدید دشواری کا سامنا ہے،
(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ پل کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا۔) (ا) مذکورہ پل نو کلومیٹر شنکیاری ڈاڈر روڈ 1992 میں نہیں بلکہ 1995 کے سیلاب میں بہہ گیا تھا۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) یہ سکیم موجودہ مالی سال 99-1998 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے لیکن اس کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے جونہی حکومت نے فنڈز فراہم کئے تو اس پر کام شروع کیا جائے گا۔

جناب عاشق رضا سواتی، مہربانی۔ سپیکر صاحب! په دے کښې چه ما کوم سوال کړے دے نو یو خو دوئ په دے کښې دا غلطی کړے ده چه ما پکښې لیکلی وو چه دا سیلاب په 1994 کښې راغلے وو او دا پل نے وړے وو؟ نو دوئ خو زما

سوال په دے خانے کښی داسے غلط کړے دے چه دوی 1992 لیکلے دے او په 1995 کښی هډو سیلاب راغلے نه وو۔ په 1994 کښی دا پل رغښتلے دے او دوی چه دا څه لیکلی دی چه "تقریباً نو کلومیټر"، نو تقریباً نو کلومیټر دا پُل نه دے، دا په 9th Kilo meter باندے یو پل دے او ډیر وړوکے پل دے۔ د " تقریباً نو کلومیټر " نه دا اندازه لګی چه دا نو کلومیټر پل دے او دا به ډیر اوږد پل وی۔ نه دا په 9th number Kilo meter باندے یو پل دے او ډیر وړوکے غونډے پل دے۔ زما خیال دے چه په لس، دولس لکهه روپو کښی به دا پل جوړ شی او په 1994 کښی رغښتلے دے او د دے سره ډاډر هسپتال دے۔ د دے سره بهوګړمنګ دے چه په هغے کښی تقریباً درے څلور لکهه آبادی ده۔ دا په 1994 کښی رغښتلے دے او تر اوسه پورے په دے پل باندے هیڅ کار نه دے شوے۔ نو نور خو زه مطمئن یم د دے جواب نه خو دا حکومت چه فنډ مختص کړی نو دا به څوک مختص کوی؟ وزیر صاحب د ما ته اووانی چه د دے د پاره مونږه پیسے کیښودلے او دا به جوړ شی او چه کله به جوړ شی؟ نو ما له د دے جواب پکار دے جناب۔ تو جب بھی حکومت فنڈ مختص کرے گی، نو حکومت څوک دے؟ دغه دا خلق چه مونږه ناست یو، نو مونږه حکومت یو جناب۔ نو ما له د د دے یقین دهانی اوکړی چه دا پل به زر تر زره جوړ شی څکه چه دے خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے۔

Mr. Speaker : Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات، شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! میرا خیال ہے کہ C&W کا مطلب یہ تھا کہ اس روڈ کے Total length پر کلومیٹر نمبر 9 پر یہ Bridge آتا ہے، انہوں نے خود ہی Clarify کر دیا ہے۔ جناب! یہ کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو Re-appropriation کیلئے Refer کیا گیا ہے اور اسی سال کے 3rd quarter review میں اس کیلئے فنڈز رکھے جائیں گے۔ It is already reflected in this year's ADP اور 3rd quareter میں اس کو Funding دے کر اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب عاشق رضا سواتی، ډیره ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker : Honourable Said Ahmad Khan, MPA, to please ask his Question No. 412.

* 412 _ جناب سید احمد خان، کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ_

ا) آیا یہ درست ہے کہ تقریباً دو سال سے چترال میں ٹھیکیداروں کی ہڑتال کے باعث تمام ترقیاتی منصوبے بند پڑے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہڑتال حکومت کے مقرر کردہ شیڈول ریٹ میں کمی اور اس پر مناسب Premium نہ ہونے کے باعث ہوئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور سے بالائی چترال 600 کلومیٹر کے فاصلے پر جبکہ دیر سے چترال 350 کلومیٹر کے فاصلے واقع ہے اور سڑکیں بھی نسبتاً دشوار گزار ہیں جبکہ دیر اور چترال کے ریٹس میں صرف 20% کا فرق ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ چترال کے ترقیاتی کاموں میں سب سے بڑی رکاوٹ لواری کی دشوار گزار سڑکیں ہیں جو برف باری کے باعث بند رہتی ہیں؛

(ہ) اگر (ا) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت چترال کے لئے مقررکردہ ریٹس پر نظرثانی کے لئے تیار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا۔) (ا) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال 98-1997 میں ٹھیکیدار شیڈول ریٹ پر Premium زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے پرائمری سکولوں پر کام نہیں کررہے تھے لیکن دوسرے ترقیاتی کاموں پر کام ہورہا تھا۔ اب ورلڈ بینک کی طرف سے آئٹم ریٹ منظور ہوچکے ہیں اور ٹھیکیداروں نے باقاعدہ کام شروع کردیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) دیر اور چترال کے ریٹس میں صرف 5% کا فرق ہے۔

(د) یہ سڑکیں عام طور پر یکم دسمبر سے 30 اپریل تک برف باری کے باعث بند رہتی ہیں جس کی وجہ سے ترقیاتی کاموں پر کچھ اثر ہوتا ہے۔

(ہ) حکومت نے چترال کے لئے Premium rate 70% سے بڑھاکر 75% کردیا ہے۔ اس کے علاوہ ورلڈ بینک نے ٹھیکیداروں کو آئیٹم ریٹ پر بولی دینے کی اجازت بھی دے دی ہے اور اب مسئلہ حل ہوگیا ہے۔

جناب سید احمد خان، محترم سپیکر! آپ کی مہربانی۔ سر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ تقریباً دو سال سے چترال کے ٹھیکیداروں کی ہڑتال کے باعث تمام ترقیاتی منصوبے بند پڑے ہیں؟"۔ یہ بھی منسٹر صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ کام نہیں ہورہے تھے۔ پھر میں نے جز (ج) میں پوچھا کہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور سے بالائی چترال 600 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جب کہ دیر سے چترال 350 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے؟"۔ سر! یہ (د) میں آپ دیکھ لیں میرے سوال کے جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ "یہ سڑکیں عام طور پر یکم دسمبر سے 30 اپریل تک برف باری کے باعث بند رہتی ہیں جس کی وجہ

سے ترقیاتی کاموں پر کچھ اثر پڑتا ہے" اور پھر یہ جز (ج) کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ "دیر اور چترال کے ریٹس میں صرف 5% کا فرق ہے"۔ سر! آپ خود اندازہ لگائیں کہ دیر اور چترال میں 350 کلومیٹر کا فرق ہے اور پھر 5% ریٹ دیدیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ کیا اس ریٹ پر وہ چترال میں کام کرانے کے قابل ہو سکتے ہیں؟ وہ خود اس کا مجھے جواب دیدیں۔

Mr. Speaker : Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات : شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ واقعی کام کچھ عرصہ بند رہا کیونکہ Premium on schedule of rates enhance نہیں کئے گئے تھے، نہ صرف چترال میں بلکہ صوبہ سرحد کے بعض دوسرے ایریاز میں بھی کام بند رہا ہے۔ کنٹریکٹرز کام نہیں لے رہے تھے۔ ایبٹ آباد میں بند رہا ہے، کاغان میں کام بند رہا ہے۔ اس قسم کے ایریاز میں بند رہا ہے۔ تو آج سے چند مہینے پہلے ہم نے ایک کمیٹی بنائی تھی، جس کا چیئرمین بھی میں خود تھا اور ہم نے تقریباً تمام ڈیپارٹمنٹس کو Involve کیا ہے کیونکہ پورے صوبے میں کام بند ہو گئے تھے، ٹھیکیدار پرانے ریٹس پر کام لینا نہیں چاہتے تھے تو ہم نے پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ، ایریگیشن، سی اینڈ ڈبلیو اور مختلف جو لائن ڈیپارٹمنٹس ہیں، فنانس، پی اینڈ ڈی اور کچھ Consultants کی ایک ٹیم بنا کر ان کو فیلڈ میں بھیجا ہے کہ آپ Realistically جا کر ریٹس لیں اور ہفتے کے اندر اندر ہمیں رپورٹ کریں تاکہ ہم اس کے مطابق Enhance کر سکیں۔ تو اس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق چترال میں Premium on schedule of rates from 70% was increased to 75%. Now the entire Province is divided into three parts, one is the 'hard area' which is Chitral and Kohistan, اس کیلئے علیحدہ ریٹس ہیں جن میں 70% increase کیا گیا ہے۔ پھر 'Hilly areas' ہیں جس میں ملاکنڈ کے کچھ علاقے آ جاتے ہیں اور گلیات اور کاغان کا ایریا آ جاتا ہے اور Thirdly is the 'settled areas' یعنی Normally پشاور، چارسدہ، ہری پور، مردان، اس قسم کے ایریاز، تو کام جو رکا ہوا تھا چترال میں اور باقی Areas میں وہ 5% increase کے ساتھ شروع ہو گیا لیکن There is still a lot of crabbing about that and Contracters are complaining کہ یہ ریٹس مناسب نہیں ہیں اور ان ریٹس پر ہم کام نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ایک Consultancy float کر دی ہے جس کے 'Terms of Reference' سب کچھ ہو چکا ہے اور دو مہینوں کے اندر اندر ایک پرائیویٹ کنسلٹنٹ حکومت کو رپورٹ دے گا Realistically ہر ایریا کا Visit کر کے، ڈیرہ اسماعیل خان کی اپنی Problems ہیں، ملاکنڈ کی اپنی Problems ہیں، Chitral has major

problems, Kohistan has problem تو ہر ایریا کا وہ Visit کر کے اس علاقے
کے مطابق اس علاقے کیلئے وہ ریٹس دے گا۔ دو مہینوں میں رپورٹ آئے گی۔ تو مجھے
سید ہے کہ خاص طور پر چترال یا کوہستان جیسے ایریاز جہاں Problems ہیں' وہ Solve
ہو جائیں گے جی۔

جناب سید احمد خان: ٹھیک ہے' سر۔

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! ضمنی سوال دے زما۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے؟

جناب فرید خان طوفان: زہ د وزیر صاحب نہ دا پوښتنہ کوم چہ دوئ د دے صوبے د مختلف اضلاع نومونہ واغستل چہ ھغہ خایونہ نہ مونږہ ټول پیټونہ راغوښتی دی چہ راشی نو مونږہ بہ پرے کارشروع کړو۔ آیا د دے موجودہ حکومت د ایبټ آباد او هری پور د اضلاع نہ علاوہ پہ نورو خایونو کښی د کار کولو ارادہ شتہ دے؟

وزیر بلدیات: جی بالکل ارادہ ہے اور ٹھیک ٹھاک طریقے سے کام کرائیں گے۔ ہمارے اے ڈی پی میں سارے کام Reflected ہیں۔ فرید خان اگر اے ڈی پی کی کتاب دیکھیں تو ان کو پتہ چل جائے گا۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! پہ دے کښی زما ضمنی سوال دے چہ پہ اے ډی پی کښی چہ خہ دی نوھغہ بہ کیږی جناب؟ دوئ چہ پہ اے ډی پی کښی خہ ورکړی دی نو پہ ھغے باندے بہ پہ دے کال کښی عمل کیږی؟ د دے کال دا اے ډی پی کارونہ بہ مکمل کیږی؟

وزیر بلدیات، جناب سپیکر صاحب! میں ایک دفعہ پھر یہ ایک Assurance دینا چاہتا ہوں' Realistic ADP بنائی گئی ہے۔ جتنے پیسے حکومت کے پاس ہیں' ان کے مطابق Schemes دی گئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ شیڈول کے مطابق ان کو اس Financial year میں ہم Complete کریں گے۔

Mr. Speaker: Honourable Ahmad Hasan Khan, MPA, to please ask his Question No. 587.

* 587 _ جناب احمد حسن خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

ا) آیا یہ درست ہے کہ خزانہ ضلع دیر کے مقام پر دریائے پنجکوڑہ پر آر سی سی پل کی تعمیر ضروری ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کی تعمیر سے ترئی خزانہ اور جندول باجوڑ کے درمیان پندرہ کلومیٹر کا فاصلہ کم ہو جائے گا۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کی تعمیر سے تیمرگرہ کو ضلع ہیڈ کوارٹر سے بائی پاس بھی مل جائے گا اور تیمرگرہ بازار پر ٹریفک کا بوجھ بھی کم ہو جائے گا۔

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ پل کی تعمیر کا فوری ارادہ رکھتی ہے؟

سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات) {جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا۔}: (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، تقریباً تیرہ کلومیٹر کا فاصلہ کم ہو جائے گا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) یہ سکیم 99-1998 کی اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے۔ جونہی مالی حالت بہتر ہوئی تو اس سکیم کو اے ڈی پی میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! په اے ډی پی کښې خو وائی چه نه دے شامل کړے نو د ترقیاتی سکیمونو د پاره پیسے نشته دے۔ منسټر صاحب هم پخپله بیمار دے یا به بنکاک ته تلے وی۔ ارباب صاحب فرمانیل، وائی چه بقول امریکن "Every thing is possible in Bangkok" نو چه اوس څه شی له تلے دے، مونږه پرے نه پوهیږو۔ زما به دا درخواست وی چه دا کوم زمونږه دوستان د بنکاک نه واپس راشی نود دوئ د ټولود وینے ټیسټ اوکړے شی جناب سپیکر، دا ډیر غریب ملک دے -------

جناب سپیکر: زما خیال دے چه د هغه منسټر صاحب خو بائی پاس اوشو او هغه خو په لندن کښې دے۔

جناب احمد حسن خان: نه جناب، هغه بنکاک ته نه دے تلے خو جناب سپیکر، زما صرف عرض دا دے، دا دومره اهم دے چه په دے باندے زمونږه بهادرخان ماما هم مخکښې سوال کړے وو۔ بیا جناب سپیکر، رشتیا خبره دا ده چه کله مخکښنے حکومت وو نو مونږه په آفتاب خان چه چیف ایګزیکټیو وو، باندے دومره زور واچوؤ، په موقع مو اودروو او هغه چه د دے اهمیت اوکتو، نو هغه بالکل دا آرډرز ورکړل چه په دے پل باندے د کار شروع کړی او Consultancy یا څه شی ته نے ضرورت هم نشته دے، داسے نے چا ټهیکیدار ته By nomination ورکړی او د کوم ځائے نه چه فنډز وی، نو هغه دے ته Divert کړئ او دا ډیر ضروری دے۔ یو خو جناب سپیکر، دا

تیمرگرے له باتی پاس ورکوی، بل د تیمرگرے او د جندول، او د باجوړ او د میدان په مینځ کښ کم از کم پندره کلومیټر فاصله کموی او د وخت ډیر اهم ضرورت دے۔ زه صرف په ضمنی سوال کښ دا عرض کوم که دا منسټر صاحب پخپله یا هغه منسټر صاحب د خدائے پاک صحتمند کړی چه هغه راشی۔ آیا دا ممکنه ده چه یوه ورځ دوئ اوباسی او زما او د بهادرخان ماما سره دے موقعے ته لاړ شی نو زما دا یقین دے چه دوئ پخپله باندے هغه ځائے اووینی نو دوئ به ورته د فنډ بندوبست اوکړی، دا دومره د ضرورت مسئله ده۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ہم اس چیز کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ انہوں نے Bridge کے بارے میں جو Question کیا ہے، محکمہ بھی کہتا ہے کہ یہ بہت ضروری ہے۔ This we admit and we will make sincere efforts to include this in the next ADP. جی ہاں۔

جناب احمد حسن خان: شکریہ، جناب سپیکر۔

حاجی بہادر خان: ما دے کښ یو Request کوو، ضمنی سوال مے کوو۔ دوئ مونږ سره په 1997-98 کښ باقاعده Commitment هم کړے وو۔ دے منسټر صاحب ما سره دا Commitment کړے وو او په هغه وخت کښ دوئ د سی اینډ ډبلیو منسټر وو۔

Mr. Speaker: Honourable Aurangzeb Khan, MPA, to please ask his Question No. 681. Aurangzeb Khan, MPA.

* 681 _ جناب محمد اورنگزیب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر 94-1991 میں تعمیر کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جس ٹھیکیدار یا کنسٹرکشن کمپنی نے مذکورہ سنٹر تعمیر کیا تھا ان کو مکمل ادائیگی کردی گئی ہے؛

(ج) اگر (ب) کا جواب نفی میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ ٹھیکیدار یا کنسٹرکشن کمپنی کو رقم کی مکمل ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات {جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا}:

(ا) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ سکیم سال 99-1998 کے اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے لیکن محکمہ اس سکیم کو نان اے ڈی پی منظور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جونہی سکیم منظور ہوئی اور رقم فراہم کی گئی، ٹھیکیدار کو بقایا جات کی ادائیگی کر دی جائے گی۔

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب! سوال پوچھنے کا مقصد یہی تھا کہ پورے صوبے میں جیسے کہ ابھی چار پانچ سوال گزر چکے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ایک ہی جواب آتا ہے کہ فنڈز مہیا نہیں ہیں، فنڈز جونہی مہیا ہوں گے تو ہم یہ کام کر دیں گے۔ اس بیچارے ٹھیکیدار نے 94-1991 میں کام کیا ہوا ہے اور وہ ٹریننگ سنٹر مکمل ہے، Hand-over ہو چکا ہے، اس میں تعلیم حاصل کی جا رہی ہے، ٹریننگ دی جا رہی ہے لیکن ٹھیکیدار ابھی تک اپنے پیسوں کے پیچھے پھر رہا ہے جو کہ سات، آٹھ لاکھ روپے ہیں۔ یہ بھی Surety دیں گے، مجھے پتہ ہے، معلوم ہے، زبانی بھی انہوں نے پہلے کوشش کی تھی لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی ہے اس حکومت کی کہ بنکاک اور ہانگ کانگ لے جانے والے اپنے ممبروں کیلئے تو پیسے ہیں، سو آدمی وزیر اعظم صاحب امریکہ لے گئے، ان کے پاس ان کیلئے پیسے ہیں، یہاں پر چیف منسٹرز ہاؤس کیلئے بیالیس لاکھ روپے ٹائیلز اور پردے بدلنے کیلئے پیسے ہیں، نتھیاگلی میں پچاس لاکھ روپے اے ڈی پی میں Reflect ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! چیف منسٹر ہاؤس کی Renovation، پردے تبدیل کرانے اور ٹائیلیں بدلوانے کیلئے رقم ہے یعنی جس نے اس صوبے اور قوم کیلئے کام کیا ہے تو اس کیلئے ہے لیکن جو ضروری چیزیں ہیں مثلاً پل یا سڑکیں، تو ان کیلئے پیسے نہیں ہیں۔ تو میری Request ہے وزیر صاحب سے کہ عارضی طور پر انہوں نے چارج لیا ہوا ہے، وہ جو کوشش کر سکتے ہیں، وہ تو کریں تاکہ ان غریبوں کی جان ذرا چھوٹے۔ شکریہ جی ۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل منسٹر ۔

<u>وزیر بلدیات</u>: سپیکر صاحب! واقعی کافی عرصے سے، 94-1991 میں یہ پراجیکٹ Complete ہوا ہے اور میرا خیال میں وہاں باقاعدہ ٹریننگ ہو رہی ہے۔ پانچ لاکھ، بائیس ہزار کنٹریکٹرز کی Liability ہے اور محکمے نے ساتھ Letters لگائے ہوئے ہیں ابھی Latest، جو انہوں نے Non-ADP میں، بس جناب میں آرڈر کرتا ہوں، چاہے جہاں سے بھی ہو، Non-ADP سے یہ پانچ لاکھ، بائیس ہزار دئیے جائیں گے۔ (تالیاں)

یہ بڑی زیادتی ہے جی ۔ ابھی Not the time looking after this Department but I think یہ واقعی بڑی زیادتی ہے جی اور اس کو ہم نان اے ڈی پی میں سے انشاء اللہ یہ پیسے دلوائیں گے۔ (تالیاں)

جناب محمد اورنگزیب خان، شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Honourable Haji Muhammad Adeel Khan, MPA, to please ask his Question No. 689.

* 689 _ حاجی محمد عدیل، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ صوبے اور قبائلی علاقہ جات میں کچھ اوورسیئرز ایسے ہیں جنہیں موجودہ آسامیوں پر کام کرتے ہوئے تقریباً تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے؟

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو ایسے تمام اوورسیئرز کے نام بمعہ مقام تعیناتی و تقرری کی میعاد اور مکمل وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا)؛

(ا) جی ہاں۔

(ب) تفصیل منسلک ہے چونکہ ان سب انجینیئرز کی کارکردگی اپنی اپنی پوسٹوں پر تسلی بخش تھی، اسلئے ان کو ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔)

Mr. Speaker: Honourable Haji Bahadar Khan, MPA, to please ask his Question No. 714.

* 714 _ حاجی بہادر خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) ضلع دیر میں روڈ قلیوں کی کل کتنی آسامیاں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) آیا حکومت مذکورہ خالی آسامیوں کو سال 99-1998 میں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا)؛

(ا) ضلع دیر میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

دیر بالا:۔ 2 قلی۔

دیر پایاں:۔ 5 قلی

کل تعداد:۔ 7 قلی۔

(ب) فی الحال صوبائی حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی، ان آسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

حاجی بہادر خان، مہربانی، سپیکر صاحب۔ دا خو سر د دے قلیانو هغه کینګ نه دے چه زمونږ په هغه علاقه کښ ټول کچه روډونه دی او ډیر کم دی۔ په هغے کښ چه دا قلیان نه وی نو خدائے شته دے چه کاډی پکښ هډو له تلے هم

نه شي او دا اووه نے چه کوم ورکړي دي، دا پينځبه په دير پايان کښې، دا زما حلقه کښې ټول ريټائر شوي دي اوس خو دوئ په کنټريکټ باندے بهرتي کوي۔ د هغے باره کښې Request کوم چه څوک نے نه کوي ولے چه د سحر نه واخله تر ماښامه پورے څوک په دولس سوه يا په زر روپئ مياشت باندے کُداله وهي؟ او بل سر دا چه دوئ د دے بهرتي کولو څه اراده لري او که نه؟ چه اوس مونږ ته دلته اووانی څکه چه زمونږ هغه روډونو باندے خو د تلو هيڅ شان نشته دے۔ نو منسټر صاحب ته دا Request کوو چه د دے اوس په دے خانے کښې اعلان اوکړي او دا راله بهرتي هم کړي او په ريګولر طريقه باندے نے اوکړي، په کنټريکټ باندے نه۔

جناب سپیکر : آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر بلدیات : سپیکر صاحب! میں معذرت چاہوں گا کہ نئی بھرتی تو تقریباً ان ڈیپارٹمنٹس میں بند ہے کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پابندی لگائی گئی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ پہلے سے جو ہزاروں لوگ روڈز کیلئے ہم نے رکھے ہوئے ہیں اور کروڑوں روپے ان کو تنخواہ دے رہے ہیں، ان کو Streamline کریں، ان کو روڈز پر واپس لائیں۔ میں جب خود بھی Look after کر رہا تھا اور ابھی تو سید علی شاہ صاحب ہیں، تو ہماری یہ کوشش ہے کہ ابھی تک تھوڑی سی Irregularity ہو رہی ہے کہ جن لوگوں کو روڈز پر کام کرنا چاہئے تھا، وہ افسروں کے گھروں میں ملازمتیں کر رہے ہیں، کوئی Cook ہے، کوئی ڈرائیور ہے، کوئی مالی ہے، اس قسم کے اور دوسرے لوگ ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم اور بھرتی کریں تو جو لوگ پہلے سے بھرتی ہوئے ہیں اور کروڑوں روپے کی تنخواہیں لے رہے ہیں، ان کو ان روڈز کی Repairs کیلئے بھیجنا چاہئے۔ نئی بھرتیوں پر تو جناب، There is absolutely ban. فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Ban لگایا ہوا ہے اور نئی بھرتیاں ہم اس سال نہیں کر سکتے ہیں۔

حاجی بہادر خان : ما جناب ---------

ارباب محمد ایوب جان : پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر : بهادر خان! پوائنټ آف آرډر نه وي، که ضمني څه سوال مو وي نو هغه به Allow کوو۔ پوائنټ آف آرډر، اوس دا زر ختميږي ټولو ته به --

ارباب محمد ایوب جان : سر! سپليمينټري کوئسچن دے۔

Mr.Speaker: Very short and brief.

ارباب محمد ایوب جان : ہاں جناب، It is very brief, Jee. جناب سپیکر صاحب! جیسے

کہ آنریبل منسٹر یوسف ایوب صاحب نے فرمایا ہے کہ نئی Recruitment اس صوبے میں بالکل بند ہے، میں پچھلے دو تین دن میں کوئی اخبار دیکھ رہا تھا تو سب اخبارات میں اشتہارات آئے تھے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اور انہوں نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی تھی کہ 1992 سے لیکر 1998 تک جتنی بھی آسامیاں جس جس محکمے میں بھی خالی ہیں، ان کو پر کریں، اس کے علاوہ ریکروٹمنٹ کیلئے لوگوں کو اور بھی چانسز دیں گے تاکہ Un-employment کا Ratio تھوڑا کم ہو اور کام کی جو Speed ہے، وہ Speed up بھی کی جا سکے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے جناب آنریبل منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ ہمارے صوبۂ پختونخواہ میں یہ Ban کیوں لگایا گیا ہے؟ کیا ہم پنجاب سے آگے ہیں؟ کیا ہمارے صوبے میں Totally ترقیاتی کام بند ہو چکے ہیں؟ جیسے بہادر خان نے کہا کہ جو سڑکیں ہیں جہاں یہ قلی ہوتے ہیں یا Maintenance کیلئے بہت ضروری ہوتے ہیں تو کیا ان کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا یہ ڈیولپمنٹ کام صوبہ سرحد میں بالکل بند ہو چکے ہیں، کیا ان کی ضرورت نہیں ہے؟ Thank you, Sir.

حاجی بہادر خان: ما جنابہ عرض کوو -------

جناب سپیکر: ہمایون خان۔ آنریبل ہمایون خان، ایم پی اے، پلیز۔

جناب اکرم خان درانی: وزیر صاحب نے یہ کہا کہ ہم ------------

جناب سپیکر: مانیک آن کړئ جی۔

جناب اکرم خان درانی: ہم کہیں اور سے Cooks یا مالی جو ہیں، ان کو ان روڈز پر لائیں گے تو جناب، پورے صوبے میں ایسے روڈز ہیں کہ ان پر یا تو پانچ قلی تھے یا دس قلی تھے اور وہ سب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان روڈز پر اب ایک قلی بھی نہیں ہے اور انہوں نے ورک چارج کیلئے کچھ درخواستیں دی ہیں لیکن ابھی تک وہ بھی نہیں ہوئے۔ تو ان روڈز کا کیا حال ہوگا کہ جہاں پانچ یا دس قلی تھے اور وہ سب پنشن پر چلے گئے ہیں، ان روڈز پر ایک قلی بھی نہیں ہے تو جناب، وہ اس کے متعلق کیا کہیں گے؟

حاجی بہادر خان: ما جناب دا عرض کوو چہ دا خو زارہ پوسٹونہ دی نو پہ دے کښں د فنانس څہ خبرہ دہ، یعنی دا خو زارہ Already sanctioned شوی پوسٹونہ دی، خو سړی ریټائر شوی دی او صرف پہ خالی ځایونو باندے لګول دی۔ نو زہ دوئ تہ دا Request کوم کہ فنانس والا سرہ تعلق لری نو هغه بہ هم دلتہ کښں ناست وی، د هغوی اختیار خو هم دوئ سرہ دے۔ پہ دے خانے کښں د دا او وانی ولے چہ د دے ضرورت دے۔

جناب سپیکر: جی، وہ فرما رہے ہیں کہ یہ Already sanctioned پوسٹیں ہیں، اس میں Financial implication نہیں ہے۔

وزیر بلدیات: نہیں جی' یہ جو Sanctioned پوسٹیں تھیں سپیکر صاحب' اس بجٹ کے دوران جتنی Sanctioned پوسٹیں تھیں' Those have been abolished by the Finance Department and that is on record. ارباب صاحب نے جو بات کی ہے تو پنجاب کے اپنے حالات ہوں گے اور ہر صوبہ اپنے حالات کے مطابق چلتا ہے۔ Not that we impose ban on the entire province. There is no ban on recruitment of people in the Education Department, in the Health Department and also in the Police Department, where it is absolutely necessary. ہم سب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں' رورل ایریاز کو کافی سارے لوگ' ہم Represent کرتے ہیں تو جتنا وہ قلی کام کرتے ہیں وہ سپیکر صاحب' مجھے بھی اچھی طرح معلوم ہے اور ہر ایم پی اے کو اچھی طرح پتہ ہے۔ آج کل مشین کا دور ہے اور صرف تنخواہ دینے کیلئے ہم ہزاروں اور قلی بھرتی کر سکتے ہیں لیکن وہ جو ہمیں رزلٹ چاہیے' وہ نہیں ملے۔ تو اگر ممبرز Insist کرتے ہیں کہ قلیوں کے ساتھ شاید روڈز بہتر ہوتے ہیں' تو جب حالات اچھے ہوئے تو We will consider it then.

جناب سپیکر: اور اکرم خان کا جواب؟

جناب اکرم خان درانی: اور میرا سوال تھا کہ ایک روڈ ہے' فرض کریں اس پر پانچ قلی ہیں اور وہ سب ریٹائر ہوگئے ہیں۔ اب ایک قلی بھی اس روڈ پر نہیں ہے تو اس کیلئے آپ کا کیا پروگرام ہے؟ قلی کے علاوہ کچھ مشین کا کوئی بندوبست ہے یا ایسے ہی باتیں کروانا چاہتے ہیں؟

وزیر بلدیات: یہ تو لوکل ایکسئین کا فرض بنتا ہے' That is part of his duty کہ Re-adjustment کرے' یہ تو نہیں ہوتا کہ آج ہم نے ایک قلی ایک روڈ پر لگا دیا جیسے آپ کے چمکنی کا روڈ ہے تو جب تک وہ ساٹھ سال کا ہوگا تو تب تک اسی روڈ پر رہے گا۔ اگر کوئی ہیں' They can be transferred, they can be re-adjusted. اگر ایسا کوئی پرابلم ہے تو We can direct the XEN over that to re-adjust a few coolies on that road.

جناب سپیکر: فتح محمد خان' جی!

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): دا د قلیانو خو ډیره ضروری خبره وه خو قلیان بالکل کار نه کوی او زمونږ په سوات کښې خو یو څو کیسونه ما ته د درے څلور کالو مخکښې نه داسے معلوم وو چه کوم ځائے کښې به چرته قلی یو کار اوکړو نو ایس-ډی-او یا ایکسیئن چه هلته راغلے نو هغوی ته به نے ډیر قهر اوکړو چه ته ولے زمونږ دا کار خرابوے یعنی دا خو چه لږ لږ ځائے

وی نو هغه زیات خراب شی، مونږ په هغے پیسے راوباسواو قلی لگیا دے هغه جوړوی نو زمونږ دا پیسے به په څه طریقه باندے مونږ راوباسو؟ نو خبره دا ده جناب، چه قلیان خو (تنخواه) بالکل حرامه اخلی (قہقہے) او په مفت کښں ئے اخلی۔ قلیان خو بالکل کارنه کوی۔ دومره قلیان وی چه یو خانے کښں هم کار نه کوی۔ (تالیاں)

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! فتح محمد خان ښه خبره اوکړه۔ اصلی غله په افسرانو کښں ده، قلیانو کښں غله نشته دے۔

حاجی بہادر خان: دا زما دا کونسچن جوړے داسے پاتے شو۔ زما خیال دے چه څه رزلټ ئے را اونه وتلو۔ پکار ده چه دوئ پرے څه خبره خو کړے وے کنه۔

جناب سپیکر: کونسچن خو هم دغه وی چه تاسو خبره اوکړئ او هغوی جواب درکړی۔ باقی خو پرے څه نور څه نه وی کنه۔ دلته چه څو پورے۔

حاجی بہادر خان: زما خیال دے چه کمیټئ ته د نے حواله کړی سر او په هغے کښں د خبره اوشی کنه۔

جناب سپیکر: د دے نه څه جوړوے؟ خدائے ته اوگوره سر یه۔ Honourable Said Ahmed Khan, MPA, to please ask his Question No. 797.

* 797 _ جناب سید احمد خان: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ دیر بازار سے مقام گجر تک سڑک چترال اور دیر بالا کیلئے بڑی اہمیت رکھتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک دیر بالا کے حلقہ پی ایف-72 میں واقع ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت گزشتہ کئی سالوں سے انتہائی خراب ہے؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت موجودہ سڑک کی حالت بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (جواب جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات) نے پڑھا۔):

(ا) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں' یہ سڑک پی ایف-73 میں واقع ہے۔

(ج) پچھلی بارشوں اور استعمال کی وجہ سے مذکورہ سڑک کی حالت خراب تھی لیکن محکمہ

سی اینڈ ڈبلیو۔ نے اپنے موجودہ وسائل سے سڑک کو قابل استعمال بنایا ہے جو کہ ہر قسم کی ٹریفک کیلئے کھلی ہے۔

(د) صوبائی حکومت صوبے میں سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے لیکن صوبے کی مالی مشکلات اڑے آ رہی ہیں۔ جونہی مالی حالت بہتر ہوئی اور فنڈز فراہم کئے گئے، اس پر مزید کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سید احمد خان: جناب سپیکر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔ سر! یہ روڈ اصل میں جناب نجم الدین صاحب کے حلقے سے شروع ہو رہا ہے۔ بدقسمتی سے گزشتہ دور میں بھی اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے اور یہ چترال کا بڑا اہم ترین روڈ ہے، اس کی حالت انتہائی خراب ہے۔ چترال کیلئے یہ واحد روڈ ہے۔ پچھلے سال بھی اس کی مرمت نہیں ہوئی، اس سے پہلے سال بھی نہیں ہوئی اور اس کی حالت انتہائی خراب ہے تو اس سلسلے میں میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ کب تک اس روڈ کیلئے کوئی پیسہ دیں گے؟ دوسرا جناب، "لواری ٹاپ" ہے جو کہ چترال اور دیر کے درمیان بڑا اہم ترین ٹاپ ہے۔ اس میں جب برف گرتی ہے تو اس کو ہٹانے کیلئے وہاں کچھ پیسے M & R کے دیتے تھے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اس سال بھی حسب سابق کوئی پیسے اس برف کو ہٹانے کیلئے رکھے گئے ہیں یا نہیں؟ اس کا مجھے جواب دیں۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! میں یوسف ایوب صاحب سے اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ وہ یہ معلومات حاصل کریں کہ کڑپہ سے کرک اینڈ گھمبیلہ روڈ بالکل تیار ہے، اس پر ٹریفک بھی کھول دی گئی تھی لیکن اب Recently پھر بلاک کر دی گئی ہے۔ آپ یقین نہیں کریں گے کہ لوگوں کو کتنی تکلیف ہے؟ وہ بالکل تیار ہے، میں خود اس پر گیا ہوں۔ شیرپاؤ خان کا کرک میں جلسہ تھا تو اس کیلئے انہوں نے کھول دی تھی۔ جناب! وہ بالکل تیار ہے۔ شولڈرز تیار ہیں، روڈ تیار ہے، میں نہیں سمجھتا کہ اسے انہوں نے پھر کیوں بند کر دیا ہے؟ تو اس کیلئے بھی اگر یہ معلومات حاصل کریں کیونکہ عوام کو بڑی تکلیف ہے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر!

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! سید احمد خان کا تو جو سوال تھا تو محکمہ بھی یہ کہتا ہے کہ روڈ کی حالت اتنی اچھی نہیں ہے۔ Available resources جتنے ہمارے پاس ہیں، It is not mentioned کہ کتنے Resources لگائے گئے ہیں۔ اس میں کم از کم ٹریفک چل رہی ہے، کوئی Blockade نہیں ہو رہا اور Repair کرنا بھی ضروری ہے اور انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کیلئے Repair fund رکھیں کیونکہ

بھی سے دیر Because this is a very important road which goes right till
گزرتا ہے اور چترال کی طرف بھی جاتا ہے۔ ان کو ہم یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اس کو ذرا
Priority base پر رکھیں یا کریش پروگرام جو Next آ رہا ہے تو اس میں رکھیں ۔ لواری
ٹاپ کی جو پوزیشن ہے، ویسے Normally, if I am not wrong, لواری ٹاپ کیلئے تو
ہر سال رقم رکھی جاتی ہے Because وہ تو ایک ضروری چیز ہے۔ I don't think کہ اگر
سید احمد خان کا یہ Impression ہے کہ اس سال کسی قسم کی M & R کیلئے یا Snow
ہٹانے کیلئے فنڈز نہیں رکھے ہیں، تو ابھی یہ باہر سے مجھے جواب آیا ہے کہ لواری ٹاپ
کیلئے M& R کے فنڈز ریلیز کر دیئے گئے ہیں Snow ہٹانے کیلئے۔ ہمایون سیف اللہ خان
کا جو سوال ہے، Because this is something new, the Department's people are here and in the break, we can always meet them and ask them why this road has not started as yet?

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! یو ----------

Mr. Speaker: Honourable Shoaib Khan, MPA, to please ask his Question No. 803.

* 803 _ جناب محمد شعیب خان(مردان)، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی کے آدینہ لاہور روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ واقع یارحسین بازار میں گڑھے پڑ گئے ہیں اور بارشوں کے دوران سڑک کے درمیان پانی کھڑا رہتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کے دوسری طرف پانی کے نکاس کا انتظام موجود نہیں ہے ؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت اور سڑک کے کنارے نکاس آب کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جواب جناب یوسف ایوب خان(وزیر بلدیات) نے پڑھا)؛

(ا) جی ہاں، بعض مقامات پر سڑک کی حالت خراب ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) صوبائی حکومت صوبے میں سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے لیکن صوبے کی مالی مشکلات آڑے آ رہی ہیں۔ جونہی مالی حالت بہتر ہوئی اور فنڈز فراہم کئے گئے تو اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب محمد شعیب خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما دا سوال د آدینه لاهور روډ متعلق دے چه دا یو ډیر اهم سړک دے۔ دا د مردان-صوابئ روډ او د مردان-جهانګیرے روډ ملاووی او په دے باندے د پنجاب نه بونیر ته هم ټریفک شروع دے۔ دا روډ دومره خراب دے او خاصکر په یارحسین کښ په دے روډ باندے خانے په خانے کهډے جوړے شوے دی چه اوبه پکښ ولاړے وی او چه کله باران اوشی نو په هغے کښ بیا په هفتو هفتو به اوبه ولاړے وی او بیا د دے وجے نه عامو خلقو ته ډیر زیات تکلیف وی، د هغے اوبو نه خلقو ته ډیر لوئے تکلف وی خکه چه موټرے یا لارئ پرے تریږی نو هغه خلقو ته تتی کوی او هغه اوبه په خلقو باندے غورزیږی۔ دوئ وانی چه د صوبے مالی حالت ډیر خراب دے، نو مونږ په دے نه پوهیږو چه د دے صوبے مالی حالت به کله ښه کیږی؟ نتهیاګلی، سوارګلی او حطار، حویلیاں روډ خو جوړیږی، په هغے باندے کروړونه روپئ لګی او چه مونږه دومره ټیکسونه ورکوو، صرف ایکسائز ډیوټی مونږ مرکز له دس ارب روپئ ورکوو، نوره ریونیو هم ورکوو او مونږ سره سراسر ظلم روان دے جی۔ نو ما د دا وزیر صاحب پوهه کړی چه دا به کله جوړیږی خکه زمونږه دا روډ، مونږه په ډیره لوئے تباهئ کښ روان یو، زمونږه ضلع په تباهئ کښ روانه ده جی، زمونږه ډیره پسمانده ضلع ده او د ټولو نه زیاته ریونیو مونږه ورکوو۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ اچھی چیز ہے کہ جو روڈز بہت بری حالت میں ہوتے ہیں، ایم پی ایز اس چیز کو اٹھاتے ہیں، This is the only forum all of us have, اگر پہلے اس میں کوئی رقم نہیں بھی رکھی ہوئی ہوتی تو کم از کم جب یہ کوئسچن آتا ہے، پورے ڈیپارٹمنٹ کے Through ہو کے آتا ہے تو ڈیپارٹمنٹ بھی Alert ہو جاتا ہے تو کم از کم Next ADP یا جب بھی ان کے پاس کوئی M&R کے یا کسی قسم کی Provisions آتی ہیں تو اس کو ضرور Consider کرتے ہیں۔ تو فی الحال تو وہ یہی جواب دے سکتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، جب آئیں گے تو کر دیں گے لیکن This place has a very important role, when it comes to the Assembly because this is the ultimate forum جی، تو کوشش یہی ہوگی، ہم بھی ان کو ہدایت کریں گے، محکمہ خود بھی مانتا ہے کہ اس روڈ کی حالت اچھی نہیں ہے تو پھر اس کو Definitely improve تو کرنا چاہئے۔

اب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! زه د ضمنی سوال په نوم باندے
خمه خو یو خبره ستاسو په نوټس کښې ---------

اب سپیکر: یو کار اوکړئ فرید خان، دا لس منټه اخلئ بیا زه تاسو ټولو له
نم درکومه- نیمه گهنټه پاتے کیږی ---------

اب فرید خان طوفان: په یو سیکنډ کښې خپله خلاصومه ----------

اب سپیکر: نه نه، فرید خان ----------

اب فرید خان طوفان: تاسو ولے د ممبرانو سره نن دومره خراب -----(شور)

Mr. Speaker: Honourable Aurangzeb Khan, MPA, on behalf o Muhammad Hashim Khan, MPA, to please ask Question No. 805.

805 - جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ) {سوال جناب محمد اورنگزیب خان، رکن اسمبلی نے پڑھا}: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ__

(ا) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو میں SDO کے تبادلے کیلئے کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ تبادلہ سے پہلے Tenure کیلئے NOC اپنے متعلقہ افسران سے لینا
تا ہے اور بعد میں تبادلہ ہوتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ عبدالرزاق خان SDO بلڈنگ سب ڈویژن نمبر 2 چارسدہ کا
ادلہ AEL&R Office XEN Dev: C&W Divn. Mohmand ، 23 جولائی 1997
ہوا۔ دوبارہ تبادلہ 11 اگست 1997 کو SDO ایجوکیشن پراجیکٹ صوابی میں ہوا۔
ری مرتبہ 15 اگست 1997 کو اے ای ایل آر ڈویژن سوات کو ہوا۔ پھر 5 ستمبر 1997
اس کا تبادلہ ہوا، پھر 17 نومبر 1997 کو فارم ٹو مارکیٹ پشاور ہوا، پھر 16 مئی 1998
9، جولائی 1998 اور پھر 28 اگست 1998 کو تبادلہ ہوا۔

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ تبادلوں کی وجوہات بمعہ تفصیل
کریں؟

ن علی شاہ (وزیر مواصلات وتعمیرات) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا۔): (ا) محکمہ سی اینڈ
میں تمام تبادلوں کیلئے صوبائی حکومت کی تعین شدہ پالیسی کے مطابق عام طور پر
سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) 28 اگست 1998 کے تبادلے کے علاوہ تمام تبادلے متعلقہ افسر کی مرضی اور سفارش پر
ے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1- 28 اگست 1998، ایس ڈی او بلڈنگ سب ڈویژن نمبر 2 صوابی سے میکنیکل ڈویژن پشاور۔

2- 23 جولائی 1997، ایس ڈی او بلڈنگ سب ڈویژن نمبر 2 چارسدہ سے اے ای ایل آر ایکسٹین ڈیویلپمنٹ سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن مہمند۔

3- 11 اگست 1997 سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن مہمند سے ایس ڈی او ایجوکیشن پراجیکٹ سب ڈویژن نمبر 1 صوابی۔

4- 15 اگست 1997 کو مہمند سے اسسٹنٹ انجینئر ہائی وے ڈویژن سوات۔

5- 16 مئی 1998 ہائی وے سوات سے ہائی وے ڈویژن مردان۔

6- 9 جولائی 1998 ایس ڈی او ہائی پراجیکٹ سب ڈویژن صوابی سے ایس ڈی او بلڈنگ سب ڈویژن صوابی۔

جناب محمد اورنگزیب خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب! اس میں پیسوں کی ضرورت نہیں ہے کہ حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یہ ایک ایس ڈی او ہے بیچارہ جس کی ٹرانسفر مہینے میں دو دفعہ، ایک مہینے کے بعد، تین مہینے کے بعد اور میری اپنی زبان میں اگر میں کہوں کہ اسے محکمے نے فٹ بال بنایا ہوا ہے، عبدالرزاق نام ہے اس کا جی۔ یہ میں آپ کو بتاؤں، محکمے نے خود تسلیم کیا ہے جی، میرے پاس اس کے آرڈرز ہیں۔ جز (د) کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ 28 اگست 1998 کو ٹرانسفر ہوا، پھر 23 جولائی 1997 کو ٹرانسفر ہوا۔ پھر ایک مہینے کے بعد 11 اگست 1997 کو ٹرانسفر ہوا، پھر چار دن کے بعد 15 اگست 1997 کو ٹرانسفر ہوا، پھر 16 مئی 1998 کو ٹرانسفر ہوا اور پھر 9 جولائی کو۔ یعنی ہر مہینے اس گورنمنٹ نے اسے ٹرانسفر کیا ہے۔ اب تک جو کچھ ہو چکا ہے، وہ ہو چکا۔ میری ریکوسٹ ہے آنریبل منسٹر صاحب سے جو کہ ایک شریف آدمی ہیں کہ خدا کیلئے اس آدمی پر رحم کھائیں اور مہربانی کرکے آئندہ اس کی ٹرانسفر نہ کریں کیونکہ یہ خود تسلیم کرتے ہیں جز (ا) کے جواب میں کہ تین سال ضروری درکار ہوتے ہیں Transfer tenure کیلئے تو مزید اس شخص کو تنگ نہ کیا جائے۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ------------

حاجی عبدالرحمان خان: یوه خبره زه په دے کښې کومه۔ دا وزیر صاحب د اوګوری د دے عدیل په سوالونو کښې سب انجینیران په 1991 کښې په یو پوسټ لګیدلی دی-------------

جناب محمد اورنگزیب خان: وہ دوسرا کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: هغه بیل دے، هغه بیل دے۔

حاجی عبدالرحمان خان: نه نه جی، مطلب کښې هم دے له راخمه -------

۔ سپیکر: هغه بیل دے۔

۔ عبدالرحمان خان: نه نه، هم دے له راخمه چه اووه کاله یو سرے لګیدے او یو سرے په دوه کاله کښې شپارس خایونو ته بدلیدے شی، داولے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

۔ بلدیات: سپیکر صاحب! جہاں تک اس کی Present posting کا سوال ہے جی ' I assuer Aurangzeb Khan on the floor of the House that wherever he

جہاں ۔ یہ ۔ بعد ۔ کے ۔ اس is posted, he is going to compleate full three yea گیا۔ اب یہ مجھے نہیں پتہ کہ آج کل وہ کس دفتر میں لگا ہوا ہے یا فیلڈ میں لگا ہوا ہے؟ جہاں بھی لگا ہوا ہے، وہ تین سال مکمل کرے گا۔ If this is the assurance he wan

(قہقہے)

۔ محمد اورنگزیب خان: اب ڈر یہ ہے جناب، کہ کہیں اس کو کوہستان یا چترال میں ایا ہو۔

۔ بلدیات: انہوں نے یہی کہا ہے کہ وہ اپنا Tenure پورا کرے، تو بس جہاں لگا ہوا We give this assurance.'

Mr. Speaker: Honourable Iftikhar Ahmad Khan Matta, MPA, please ask his Question No. 806.

806 _ جناب افتخار احمد خان: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں کہ

آیا یہ درست ہے کہ شبقدر باچہ خان چوک، تنگی مٹہ روڈ یعنی منسوکہ تک سڑک موجود

) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ناقابل استعمال

) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کا تک ارادہ رکھتی ہے؟

علی شاہ (وزیر مواصلات وتعمیرات) {جواب وزیر بلدیات نے پڑھا۔}: (ا) جی ہاں۔

) مذکورہ سڑک بعض جگہوں پر مرمت طلب ہے۔

) صوبائی حکومت سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے لیکن ہے کی مالی مشکلات آڑے آ رہی ہیں۔ جونہی مالی حالت بہتر ہوئی اور فنڈز مہیا کئے گئے ں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب افتخار احمد خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ سر! په دے کښې ما لیکلی دی چه د باچا خان چوک شبقدرنه د منسوکه پورے روډ شته؟ نو دوئ لیکلی دی چه "جی هاں"۔ بل مے دا لیکلی دی چه آیا دا مذکوره سړک ټوټ پهوټ دے نو دوئ لیکلی دی چه او "مذکوره سڑک بعض جگہوں پر مرمت طلب ہے"۔ په دے کښې یو بل سوال هم ما ورکړے وو چه د باچا خان چوک نه تر پیر قلعه پورے یو روډ هم خراب دے خو هغه پته نشته چه ولے رانه غلو۔ خو د دے روډ مطابق لکه څنګه چه دے نورو ممبرانو صاحبانو دا خبره اوکړه چه د نتهیا گلی، گهوړا گلی، امریکے او د بنکاک د پاره پیسے شته او سپیکر صاحب، د نیمو ممبرانو د حلقے پیسے چه کوم دے، هغه که دا ممبران صاحبان ته دغه اوکړی نو د دوئ هغه سړکونه په دغه پیسو باندے جوړیدل او نن زما په خیال چه شلمه پنځوشتمه ورځ ده چه چیف منسټر صاحب شبقدر بازار ته هم راغلے وو او هم په دغه سړک تلے دے او چه کله تلو نو هغه په خپل تقریر کښې دا یوه خبره هم کړے ده چه په درے ورځو کښې به زه دا سړک چالو کړم نو یو خو دغه خبره ده۔ بل په دے کښې یو سپلیمنټری کونسچن دا زه کومه چه ممبرانو صاحبانو د کلاس فورو خبره اوکړله نو دا منسټر صاحب به جواب ځکه راکوی چه دا خبره ده سره تړلے شوے ده۔ زما په حلقه کښې ده ورک چارج بهرتی کړل او بیا ئے ریګولر کړل چه هغه مے ستاسو په مخکښې هم ورته ډیر زیات اووئیل نو زه په دے حیران یمه چه دوئ وائی په کلاس فور باندے په هر ځائے کښې Ban دے، آیا چه دے زما په حلقه کښې ورک چارج بهرتی کولے شی که نه شی؟

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ تو وہی مسئلہ ہے جیسے شعیب خان صاحب نے کہا تھا۔ ہم اس کو Repair کیلئے Consider کریں گے، باچا خان چوک سے آگے تنگی مٹہ تک اس روڈ کی حالت واقعی خراب ہے۔ The Department will consider to repair this road. باقی یہ ورک چارج کا کہہ رہے ہیں تو سی اینڈ ڈبلیو میں اگر کوئی ورک چارج بھرتی ہوا ہے تو اس کا یہ ریکارڈ لے آئیں، Then I might be responsible for that.

جناب افتخار احمد خان: په سی اینډ ډبلیو کښې جی نه دی، په میونسپل کمیټئ شبقدر کښې د بهرتی کړی دی۔

Minister for Local Government: We can not discuss any other thing.

جناب سپیکر: د یو ډیپارټمنټ نه، نو بل ته خو پریږده کنه اوس زورور ه۔

Honourable Najmuddin Khan , MPA , to please ask his Question No. 845. Honourable Najmuddin Khan .

* 845 ۔ جناب نجم الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ دیر چترال لوہاری ٹاپ سڑک کی حالت انتہائی خراب ہے؛
(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات) {جواب وزیر بلدیات نے پڑھا۔}: (ا) اس سڑک کے کچھ حصے وقتاً فوقتاً بارشوں کی وجہ سے خراب ہوجاتے ہیں لیکن محکمہ اپنے دستیاب وسائل سے مذکورہ سڑک کی مرمت اور دیکھ بھال کا کام کرتا رہتا ہے اور یہ سڑک ہر قسم کی ٹریفک کے لئے کھلی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت صوبے میں سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے لیکن صوبے کے مالی مشکلات آڑے آ رہی ہیں۔ جونہی مالی حالت بہتر ہوئی اور فنڈز فراہم کئے گئے تو اس پر مزید کام کیا جائے گا۔

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! د دے نورو سوالونو په شان زما د دے کهاته هم په دغه دغه کښې شمار شوے ده جي واني چه "صوبائی حکومت صوبے میں سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے لیکن صوبے کی ------

جناب محمد اورنگزیب خان: سوال نمبر اووایه جي۔

جناب نجم الدین: بنه، سوال نمبر اووایمه جي؟ سوال نمبر 845 دے۔ واني چه د صوبے مشکلات جي دغه شوي دي۔ زما خو جي درخواست دا دے چه نن صبا منسټرانو صاحبانو ته يو دغه ملاؤ شوے دے، هغه بله ورخ د يو منسټر صاحب دفتر له ورغلے وومه نو چه ما اوکتل نو لاندے کارپټ هم شين وو، کرسئ نے هم شنے وے او صوفه سيټونه نے هم شنه وو جي او هغه جهنډے چرته په روډ باندے روانے دي، هغه ترينه څلور جهنډے راپټے کړے وے، يوه نے په يو ګوټ کښې اودرولے وه، بله نے په بل ګوټ کښې اودرولے وه، بله نے په بل کښې اودرولے وه جي نو ما د عبدالسبحان خان صاحب نه تپوس اوکړو چه خان لالا، دا څه ټوټے د په دے ټول هرځائے کښې لګولې دي؟ دوئ ته جي يو ټارګټ حواله شوے دے، دا ورته حواله شوے دے که چرته سود کارپټ وي، که بل قسم وي، هغه ترينه لرے کړئ او صرف او صرف، وزير

اعظم به راخی، د مسلم لیگ صدر او هغه به د هر منسټر دفتر گوری چه په کوم یو بانډے شین رنگ زیات ختلے وو نو هغه له به پروموشن ورکوی جی، راتلونکے چیف منسټر به هغه وی۔ مونږ جی دا عرض کوو که د دوئ دفترو له ورشئ نو صاحبه، زرے کومے کارپټے چه وے، هغه نے لرے کړے دی، په هغے خو په کرورونو او په لکهونو روپئ لگی، په جهنډو بانډے لگی جی۔ بنکته نے یو جشن روان کړے دے جی۔ جهنډیا نے په مخه کړے ده او هغه به لا کله رسی، پته نے نه لگی چه د رسیدو نه مخکښ دغه کیږی او که رسی به جی؟ لیکن که مونږ د روډ خبره کوو سر، چه روډ خراب شوے دے او د چترال او د دیر د روډ متعلق خبره ده جی، نو په هغے کښ جی دا گاډے چه روان وی نو د یو کمر نه، دا ټول کسان پرے تلے دی، نو چه هغه یو داسے درز بنکته اوخوری جی چه د هغے هغه ټول هر څه مات شی، خراب شی۔ مونږ دا عرض کوو جی دا ظلم خو د چترال سره دے او زمونږ سره هم دے۔ مونږه او دیر او چترال، سید احمد خان صاحب اکثر خفه کیږی جی، زمونږه او د هغوی په مینځ کښ جی بالکل لږه فاصله ده او د یو بل سره زمونږه هغه تعلقات ډیر برابر دی جی نو هلته جی په هغے کښ دوئ یو روپئ هم نه ورکوی چه دغه روډ جوړ کړی۔ زمونږ په حکومت کښ، هغوی خبره اوکړه چه په تیر حکومت کښ، بدقسمتی دا ده جی چه څه غلط کارونه دوئ کوی، هغه وراروی، وائی چه هغه تیر حکومت داسے چل کړے دے جی۔ 28 کروړ روپئ جی د دغے د پاره مقرر شوے وے او د هغے Estimate هم جوړ شوے دے، د هغے کاغذونه هم راغلی دی لیکن دے حکومت جی دا حالات شروع کړی دی، مونږ جی دا درخواست کوو ستاسو په وساطت سره چه دے روډ له به څومره روپئ مقرریږی او د دے دا گټے مټے او د دے د لرے کولو د دوئ څه بندوبست شته که نه؟ او د کینگ مسئله خو ختمه شوے ده۔ مخکښ به پرے کینگ کار کولو جی۔ په دے مخکښ سوال کښ نے ورکړی وو چه پینځه کسان ریټائرډ شوی دی، دیرش کسان د هغے خانے اوتے دی۔ مخکښ به پرے هغوی لږه خاوره اچوله، هغه د خاورے کهاته هم ختمه شوے ده۔ نو زما منسټر صاحب ته دا عرض دے چه دوئ د مونږ له تسلی راکړی۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب! یہ اسی روڈ کے بارے میں ہے' There are two questions regarding the same road. سید احمد خان صاحب نے بھی اسی روڈ کے بارے میں

Mention کیا تھا تو As I had mentioned earlier کہ Sincere efforts کئے
جائیں گے Becuase this is one of the main roads - سپیکر صاحب ! بات یہ ہے
کہ M&R کے جو فنڈز ہر سال ہوتے تھے' یہ Bits and pieces میں پچاس پچاس ہزار '
لاکھ لاکھ روپے پورے صوبے میں پھیلا دئے جاتے تھے۔ As a result کوئی روڈ بھی
صحیح نہیں ہوتا تھا And millions of rupees used to just vanish اور کسی کو
کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ اب نئی پالیسی کے تحت ہر ڈسٹرکٹ میں ایک Main road ' ابھی
میرے پاس وہ لسٹ تو نہیں ہے' جیسے میں اپنے ہری پور کا بتا سکتا ہوں --------

جناب سپیکر: یوسف صاحب! ایک منٹ -----------

وزیر بلدیات: نہیں' اپنے ڈسٹرکٹ کا مجھے پتہ ہے -----------

جناب سپیکر: یوسف صاحب! یہ "پالیسی" کی بجائے کوئی اور لفظ نہیں ہے کہ استعمال کیا جائے کیونکہ یہ ممبران "پالیسی" کے لفظ سے بڑے الرجک ہوگئے ہیں۔

وزیر بلدیات: نہیں جی' "پالیسی" کا کوئی Alternative لفظ مجھے آپ ہی بتا دیں تو میں وہ کہہ دوں گا۔

جناب سپیکر: "ایجوکیشن" کے سلسلے میں میں نے نوٹ کیا تھا کہ پھر ممبران صاحب بڑے -----------

وزیر بلدیات: جناب! میں جو بات کر رہا ہوں -----------

جناب احمد حسن خان: پہلے جب کام نہیں ہوا کرتا تھا تو اس کیلئے یہ واضح مثال تھی کہ "میٹنگ" ہو رہی ہے۔ اب جو کام انہوں نے نہیں کرنا' اس کیلئے کہہ رہے ہیں کہ اس کیلئے پالیسی کے تحت -----------

وزیر بلدیات: نہیں' میں عرض کر رہا ہوں جی۔ اس پالیسی کے تحت ہر ڈسٹرکٹ میں ایک Main road چاہے وہ بیس کلومیٹر ہے' تیس کلومیٹر ہے' چالیس کلومیٹر ہے' اس کیلئے بجائے اس کے کہ ایک ایک کلو میٹر کیلئے پانچ پانچ' چھ چھ لاکھ روپے دیں ہر ڈسٹرکٹ میں تو اس کیلئے ایک پراجیکٹ بنایا گیا اور پراجیکٹ کیلئے' کیونکہ یہ بڑی سکیمز ہیں تو سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے ایک Exercise کیا ہے جس میں اس قسم کے ٹھیکیداروں کو Pre-qualify کیا گیا ہے جن کے پاس Equipments ہیں اور وہ کام کر سکتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے جی کہ ایک عام آدمی بھی تھوڑی سی کوشش کرکے اپنے آپ کو " گریڈ اے کا ٹھیکیدار " Registered کرا دیتا ہے اور کروڑوں روپے کے ٹھیکے جو اس کے بس کی بات نہیں ہوتی اور نہ اس کے پاس Required انجینئرز ہوتے ہیں' نہ "سب انجینئرز" ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی مشینری ہوتی ہے مگر وہ Participate کرتا ہے اور اگر

اس کو ٹھیکہ مل جائے تو پھر اس حکومت کے پیسے کا بیڑہ غرق ہوتا ہے۔ تو ایک علیحدہ M&R Crash programme کے تحت ایک علیحدہ پراجیکٹ بنایا گیا ہے، علیحدہ ڈائریکٹوریٹ بنایا گیا ہے، علیحدہ مخصوص قسم کے ٹھیکیداروں کو ان کی اپنی مشینری اور Capability کے مطابق پری کوالیفائی کیا گیا ہے اور اس کے عنقریب ٹینڈرز ہونے والے ہیں اور پورے صوبے میں یہ کریش پروگرام یکمشت Launch کیا جائے گا۔

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے -------------

Mr . Abdul Subhan Khan(Minister for Information): Personal explanation, Sir.

جناب محمد اورنگزیب خان: میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ ایک مین روڈ کو Maintain کیا جائے گا۔ پورے صوبے میں ہری پور اور ایبٹ آباد کے علاوہ کوئی بھی ضلع بتا دیں کہ اس ضلعے میں بھی یہ کام ہو رہا ہے۔

وزیر بلدیات: میں نے عرض کیا ہے جی کہ کام تو ابھی تک شروع ہی نہیں ہوا ہے، ابھی تک تو ٹینڈرز ہی نہیں ہوئے ہیں، صرف پری کوالیفکیشن ہوئی ہے اور ہر ٹینڈر -----

جناب احمد حسن خان: اخبار میں اشہار آیا ہے، اشتہار آیا ہے۔

جناب اکرم خان درانی: په اخبار کښې جې يو اشتهار راغلے دے د کريشن پروګرام والا ------------

وزیر بلدیات: "کریشن پروگرام" -----------

جناب اکرم خان درانی: په دے کښې جې صرف يو روډ دے چه د چارسدے او مردان چرته په دے مينځ کښې دے باقي يو روډ هم د هزاره او د دے نه علاوه، په جنوبي اضلاع کښې جې ما ته د اوښائی په دے کريشن پروګرام کښې کوم يو روډ دے؟

وزیر بلدیات ، سپیکر صاحب ! Durrani Sahib is in the habit of exaggerating. ابھی بھی اگر بنوں کا آپ دیکھیں، نقیب اللہ خان صاحب یہاں بیٹھے ہیں، موجود ہیں، تقریباً پانچ یا چھ ------------

جناب احمد حسن خان : جناب سپیکر! یہ میرے پاس اخبار کا اشتہار ہے اس میں ہے جناب، ہری پور، مردان، مردان، سوات، ایبٹ آباد، ہری پور، مانسہرہ، مانسہرہ، مانسہرہ، مانسہرہ، مانسہرہ، مانسہرہ، مانسہرہ، مانسہرہ، ہری پور، ایبٹ آباد، چارسدہ، مانسہرہ، ایبٹ آباد، کوہستان، تو یہ چیز ہے۔ (تالیاں/شور)

Minister for Local Government: I don't know, they must have

I can give you a لیکن کریش پروگرام کا جی divided that into two zones. guarantee on the floor of the House that every district has one

--------------- major road.

جناب احمد حسن خان: اور یہ جو اشتہار ہے۔

وزیر بلدیات: ابھی اشتہار کا تو مجھے پتہ نہیں ہے' I can take the information لیکن ہر ڈسٹرکٹ کیلئے یہ Decide ہوا تھا جس وقت میں خود سی اینڈ ڈبلیو کو Look after کر رہا تھا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ایک مین روڈ ہوگا اور یہ بنوں کی بات کر رہے ہیں' FMR (2) کے تحت ابھی بھی روڈز ---------------

جناب محمد اورنگزیب خان: میں نے جی کوہاٹ کی بات کی ہے' یہ کوہاٹ والا روڈ بتا دیں۔

وزیر بلدیات: ابھی بھی کچھ روڈز ہو چکے ہیں اور پانچ یا چھ مختلف روڈز صرف بنوں میں واقع ہیں -----------

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرډر جی۔ پوائنٹ آف آرډر جی زمونږ دا دے چه وزیر صاحب -----------

جناب سپیکر: چه دا Questions' Hour close شی کنه۔

جناب فرید طوفان خان: Questions' Hour close دے جی' بل نشته۔

جناب سپیکر: نو د دے نه پس ورومبے پوائنټ آف آرډر به د هغوی وی' بیا ورپسے به ته اوکړے۔

جناب فرید خان طوفان: زه خو جی ولاړ یمه۔ تاسو د کوم رول لاندے ما د پوائنټ آف آرډر نه کښینوئ؟ (قہقہے)

Mr. Speaker: Your point of order is over ruled.

جناب فرید خان طوفان: ما خو لا څه وئیلی هم نه دی۔

Mr. Speaker: It is over ruled.

جناب فرید خان طوفان: ما خو لا څه وئیلی نه دی۔

Mr. Speaker: over ruled.

جناب فرید خان طوفان: چه ما لا خبره نه ده کړے نو تاسو ئے څنګه Over ruled کوئ؟

وزیر اطلاعات: جی! Personal explanation, Sir. (قہقہے)

explanation اوکړو جی-

جناب نجم الدین: اول جی زما د سوال کهاته ختم شی نو خان لا لا به Personal explanation هله کوی-

جناب سپیکر: چه دا Questions' Hour close شی نو د ټولو نه مخکښی به باز محمد خان پلیز --------

وزیر اطلاعات: سر! نجم الدین خان به ډک زره پاتے شی جی --------

جناب باز محمد خان: پوائنټ آف آرډر، سر- دا مخکښے ورځے جی په پریس کښی، ریډیو او ټیلی ویژن باندے ډیر دا اعلانات راتلل چه د میډیکل کالج د پاره انټری ټیسټ دے او دا به ډیر Transparent وی، شفاف به وی، صاف به وی، دغه به وی جی او ډیرے خبرے اوشوے جی- نن جی په د "فرنټیئر پوسټ" یو دغه راغلے دے جی او ما سره دا ثبوتونه هم پراته دی چه په دغه انټری ټیسټ کښی داسے خبرے شوی دی چه انټری ټیسټ کښی یو قسم نمبرے راغلی دی او وروستو چه دا ریزلټ آوټ شوے او بیا تلے دے هغه ته، نو دغه بدلے شوے دی جی- کله چا چه چارسو، پانچ سو نمبرے اخستے دی نو هغه چه سو ته رسیدلی دی- هغے کښی تبدیلی شوے ده نو دا ډیره عجیبه غونډے خبره ده چه ګورنمنټ، لکه دے ته چیف منسټر صاحب تلے وو، آرمی هلته کښی ولاړه وه، ګورنرصاحب هلته کښی تلے وو او د دے باوجود جی دومره کهلے پکښی شوی دی، ما سره د دے ثبوتونه دی جی- دا پریس او په 'فرنټیئر پوسټ' کښی هم راغلی دی- نو زه ګورنمنټ ته دا یو Request کومه چه دا دومره اهم خبره ده چه په دے باندے د دوئ غور اوکړی چه د دے باوجود چه ګورنمنټ دومره زیات دے ته اهمیت ورکړے وو، په پریس او ټیلی ویژن باندے ئے دومره زیاته پروپیګنډه کړے وه نو دا کهلے پکښی شوی دی جی، رزلټونه پکښی بدل شوی دی، آیا د دے باره کښی دوئ څه وائی جی؟

میاں افتخارحسین: دے سره ترلے یو خبره کومه- د انټری ټیسټ په بابت کښی جی ستاسو په وساطت د دوئ په علم کښی راولم چه داسے خلق چه انټری ټیسټ ته Qualified نه وو، مارکس ئے کم وو، د هغوی په بابت کښی هم د یو خاص مخصوس خلقو د بورډ نه د خپلو نمبرو نه علاوه نمبرے ورته ورکړے دی او انټری ټیسټ ته ئے برابر کړی دی نو چه کله دوئ معلومات کوی نو پوره تحقیقات د اوکړی چه انټری ټیسټ ته د راتلو د پاره چه کوم

Qualification دے، نو په هغے کښې هم فراډ شوے دے نو که دا تحقیقات مکمل اوشی نو هغه به د دوئ مهربانی وی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: هم دے سره Connected دے؟

جناب سلیم خان اېډوکیټ: محترم سپیکرصاحب! زما هم په دے کښې ستاسو په وساطت سره د منسټر صاحب په خدمت کښې دا عرض دے چه په دے انټری ټیسټ کښې جی یو بله مسئله شوے ده۔ د نمبرو ښنګه چه دوئ نشاندهی اوکړه، د دے نه علاوه یو بله مسئله شوے ده۔ داسے شوے ده چه داسے هلکان پکښې راغلی دی چه بولان میډیکل کالج کښې Already admit دی او هغوی دلته کښې انټری ټیسټ ورکړ ے دے او دلته کښې پاس شوی دی، داسے هم شوی دی۔ یوه جینئ پکښې راغلے ده چه عالیه د هغے نوم دے، هغه د ګجرات ده، پلار ئے هم د ګجرات دے، هغه هم د ګجرات ده او هغه راغلے ده او په دے انټری ټیسټ کښې ئے امتحان ورکړے دے او پاس شوے ده۔ پنجابیان هم پکښې راغلی دی جی او په دے طریقه باندے زمونږه استحصال کوی۔ پنجاب نه خلق راغلی دی او دلته کښې ئے امتحان ورکړے دے جی۔ دا هم -------

جناب سپیکر، دے سره Connected کوئ؟

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! ښنګه چه باز محمد خان اووئیل جی په دے باندے خو دومره اخراجات اوشو چه که تاسو روزانه ګورئ په ټیلی ویژن باندے د شپے بل پروګرام چا جی نه دے کتلے او روزانه دومره خرچونه چه د یو یو منټ تاسو حساب اوکړئ، هغه پرے باندے اوشول او بل جی دا ده چه زمونږ خو دا خیال دے چه اوس خو په دے کښې آرمی بدنام کولو د پاره جی هغه راوستلے شو۔ نو په دے خو مکمل تحقیقات د اوشی چه یو ثبوت شته جی د هر څه، هغه رزلټ دے، چا اخستے دے، د هغے نمبرے دی، نو ګزارش دا دے جی ---------

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

میاں ګل اسفندیار امیرزیب(وزیر تعلیم)، دا جی د انټری ټیسټ متعلق زه لږ شانته تفصیل کښې خبرے اوکړمه چه دوئ اول پوهه شی۔ دا انټری ټیسټ دلته کښې دوه کاله مخکښې شوے وو خو مخکښې It used to be conducted by GIK Institute. نو د هغوی سره دا MCQs (Multiple Choice Questions) چه ښنګه د Toefl د پاره Exams وی، GMIC د پاره Exams وی، هغه Pattern باندے دی،۔ تقریباً دوه سوه Questions وی او درے ګهنټے

تاسو له درکړے کیږی او Objective type د هغے جوابونه وی۔ په هغے کښ Negative marking هم وی نو دا یو ډیر Elaborate system دے۔ مخکښ به دا وو چه صرف د ایف۔ ایس سی په مارکس باندے به ایډمیشن کیدو، اوس د انټری ټیسټ په ذریعه باندے دا چل اوشو چه 50 % marks were allocated for the entery test, ten percent for Matric result and 40 % marks for F.Sc result. دا انټری ټیسټ چه اول شروع شو نو GIK Institute conduct کولو نو دا مارکنګ به پینسل باندے کیدو نو تیر شوی کال په دے باندے دا Objection اوشو چه په پینسل باندے دا مارکینګ کیږی، It can easily be rubbed off او هغه بدل شی۔ چه کله دے کمپیوټر ته راشی، دا 'Answer Sheets' پکار وه چه ما Specimen راورے وے۔ دا یو کمپیوټر وی چه کوم په پنځلس سیکنډه کښ یو پیپر چیک کوی او بیا ئے بل طرف ته ته رااوباسی نو GIK institute سره Pencil Detecting Computers Machines وو او دلته به Examinations اوشو او پرچے به کراچئ ته لاړے او هلته کښ به چیک کیدے او دوه درے ورځے پس به رزلټ چرته کښ Declare کیدو۔ د دے Objection د پاره ښکال Frontier Government دا خپل 'Education Evaluation and Testing Authority' جوړه کړه او د هغے لاندے دوه کمپیوټر واغستل Which had the ability to detect ball points لکه اوس دے خله چه کوم د Entry Test Exams شوی دی نو هلته جوابونه په بال پوائنټس باندے باقاعده مارکس شوی دی او بیا دا چیک شوی دی۔ دوه مشینونه اغستلے شوی دی، واقعی ډیر ګران مشینونه دی او هغه یو خاص خائے کښ خاص ټمپریچر باندے ایښودے شوی دی۔ کوم چه انټری ټیسټ د انجنیرنګ کالج د پاره شوے دے، تقریباً پنځلس سوه کسانو په هغے کښ حصه اغستے ده۔ بیا میډیکل کالج د پاره شوے دے، هغے کښ تقریباً درے زره او پینځه سوه کسانو حصه واغسته۔ ډیر Elaborate arrangements وو۔ که Army deployments شوی دی نو دے د پاره نه دی شوی چه دلته کښ څه جنګ جهګړه وه خو کم از کم پنځلس، شل د پاره یو Invigilator ایښودے شوے دے چونکه دا یو نوئے Experience وو نو Students ته باقاعده د دے خبرے Educate کول چه دا به تاسو ښکه کوئ، ښکه نه کوئ؟ د هغے د پاره Army deployments شوی دی Because they were the most

trained people. کله چه دا تیسټ اوشو، زه پخپله هغه سائډ ته تللے ووم
کوم خانے کښې چه چیکنګ کیدو، هغه سائډ ته هم تلے وو- کله چه
Answer sheets pack شو، هغه لاړل، په دے بورډ کښې یو خانے دے، دا نوے
اتهارټی چه جوړه شوے ده، هغه خانے کښې نے ورله یو خانے ورکړے دے،
هلته دا ټول Answer sheets لاړل- هلته کښې باقاعده چیکنګ اوشو- د
انجینیرنګ یونیورسټئ د Exmination په باره کښې رزلټ تقریباً یولس
بجے د شپے اووتو، د میډیکل کالج په بله ورخ هم داسے دولس، دولس نیمے
بجےرزلټ اووتو- په دے کښې دوه درے Errors اوشو خکه چونکه دا اولنے
یو Experiment دے نو ضروری نه ده چه دا د Perfect وی، Errors پکښې دوه
دا اوشو، دغه مشین چه دی نو دا په Ideal condition کښې کارکوی او چه دا
Condition د Ideal لړ اخوا دیخوا شی نو بیا هغه لړ شان Errors پکښې کیدے
شی- د میډیکل کالج په بابت کښې کوم Ball points باندے چه Answer sheets
باندے کوم خانے کښې نشان لګولے شوی وو نو They were supposed to
fill up the places which were error marked for it. نو پکار ده چه یو
خاص Pressure باندے هغه Ball point باندے مارک شوے وی نو هغه
کمپیوټر Detect کړی- کوم خانے کښې چه بالفرض هغه Ball point صحیح
Pressure باندے مارکینګ نه دے شوے یا Students marking کړے دے نو
هغه خانے کښې کمپیوټر Confuse شوے دے- نو دے خلقو Complaints
اوکړل چه په ایف-ایس سی کښې د چا زیات مارکس وو، په MCQs کښې نے
کم مارکس راغلل نو .That is precised why this MCQs examinations is
چه صرف په بورډ باندے تاسو نه Rely کوئ خکه چه د بورډ Creditability
لږه کمه شوے وه نو دویم Checking mechanism چه Introduce شی نو د
هغے د پاره بیا دا چل اوشو چه دا ټولے 3500 پرچے اول د میډیکل، د
انجینیرنګ هغه نن چیک کیږی او میډیکل هغه پرون Re-check شوے او
Manually بیا Re-check شی- د کمپیوټر د Re-checking نه پس Manually
re-check شوے- چونکه لسم تاریخ آخرینے تاریخ دے د میډیکل کالج د
Exams د پاره او د هغے Re-checking نه پس Out of 3500 په 85 papers کښې
غلطیانے راغلے- په 85 papers یو یو سوال غلطی راغله او هغه سوال چه
دے، په هغے کښې دا 85 marks چه بدل شوی دی نو هغه د د هغے په وجه بدل
شوی دی- بل Machanism موثره Introduce دا کړو چه په هغے کښې که یو

Student وی او هغه ته بالفرض اعتراض وی چه ما پرچه ښه کړے ده خو ما له مارکینګ خراب شوے دے نو هغه ته دا اجازت دے چه سل روپئ داخلے کړی نو باقاعده هغه کوم د هغه MCQ answer sheet چه دے، د هغے فوټو سټیټ هغه مخامخ کیږدی، He can come alongwith his parents خو زما په خیال کښ تقریباً پنځوس شپیته کسان داسے راغلی دی او Satisfied تلی دی او نن هم که څوک Student یا د هغوی Parents د دے MCQs د رزلټ نه Satisfied نه وی، .This option is still available to them زما په خیال دا یو ډیر ښه Experiment دے - This is the first time and as the time ----------- progresses, this system will be perfected.

<u>جناب سپیکر</u>: په دے کښ دا یو څیز دے، دا سلیم خان چه پوائنټ آوټ کړو- هسے د دے پاره ډومسائل ضروری نه دے چه پنجاب نه پکښ خلق دغه کیږی؟

<u>وزیر تعلیم</u>: بالکل، ضروری دی جی-

<u>جناب سپیکر</u>: چه پنجاب نه پکښ خلق دغه کیږی نو که داسے څیزونه تاسو ته پوائنټ آوټ کړی، Why don't you --------------

<u>وزیر تعلیم</u>: دا بالکل ټهیک خبره ده جی، که بالفرض دا خو صرف د فرنټیئر دے او که بالفرض د پنجاب د ډومسائل نه څوک راغلے وی د پنجاب لکه څنګه د پنجاب په میډیکل کالجز کښ د فرنټیئر کوټه وی، د هغے کوټے که علاوه وی، That will be looked into

<u>جناب سپیکر</u>: جی ہمایون خان -

<u>جناب ہمایون سیف اللّٰہ خان</u>: جی ډیر Interesting case شوے دے- زما Nephew دے، اصف ئے نوم دے، هغوی سل روپئ جمع کړے او چیکر ټانم باندے رانه غلل، هغه لږ لیټ راغل- نو درے نمبرے ئے زیاتے کړلے- چه درے نمبرے ئے زیاتے کړے نو سیکرټری هلته د بورډ وانی چه نه، دا ئے په دے قلم باندے نه دی کړی، دے قلم باندے پکار وو- خو دا خو د چیکر غلطی وه، د بچی غلطی خو نه وه جی نو دا اوس کیس ئے ګورنر صاحب ته، چه سیکرټری ته لاړشو نو هغه وانی چه "میں تو نہ اس حکومت کو مانتی ہوں، نہ اسمبلی مانتی ہوں" دا ئے الفاظ دی جی، دا څوک سیکرټری ښځه ده، نو دا زه خپله نه وومه بل چا ته ئے ونیلی دی نو هغه وانی چه زه ګورنر لاندے لکه وانی چه حکومت لاندے، څه عجیبه خبرے کوی- زه خو حیران یم جی، نیم مارکس

پکار دی، .He got three marks جی اچها، بله خبره دا ده جی دا بچے هلته کښ ولایت کښ پیدا شوے وو، مور ئے هلته کښ ډاکټره وه نو He is British national نو د دے صوبے باندے یا چا باندے ئے حق هم نه خرابیږی جی بیا هم نیم نمبر نه ورکوی، جی نیم نمبر ورکړی نو هغه سړے پاس کیږی او درے نمبرے ورکړے دی چیکر، بیا نه جمع کیږی، دا ظلم دے سر۔

جناب سپیکر، هاں، فرید طوفان۔

وزیر تعلیم، د یوے خبرے زه Satisfaction اوکړم په دے کښ که څوک په یو میډیکل کالج کښ وی، دا څه Restrictions دے کښ نشته که بولان میډیکل کالج کښ د چا Already admission وی، هغه باقاعده راتلے شی او په دے کښ حصه اخستے شی۔ که په بولان میډیکل کالج کښ هغوی اته نهه میاشتے تیرے کړی وی یا کال ئے تیر کړے وی، If he wants to sacrify that time and sit for another examination that is his prerogative. په دے کښ خو دا هم کیږی، سړے درے کاله میډیکل کالج کښ وی او بیا راشی انجنیئرنگ اوکړی۔

جناب سپیکر، هاں جی، ستاسو پوائنټ آف آرډر وو۔ فرید طوفان، پوائنټ آف آرډر ۔ بنه، تاسو جی، Any point of order, please any point of order, please.

جناب زرین گل، محترم سپیکر صاحب! د دے معزز هاؤس ---------

جناب سپیکر، خو یوه خبره کوم جی، اوس پوائنټ آف آرډر د پاره ما ټائم درکړے دے، چه بیا زه راخمه، .I will not listen to any point of order اوس وایئ چه د چا څه پوائنټ آرډر دے؟

جناب زرین گل، د دے معزز هاؤس یو سابقه رکن ---------

جناب فرید خان طوفان، تاسو د کوم رولز لاندے د پوائنټ آف آرډر اجازت ورکړو؟

جناب زرین گل، د دے معزز هاؤس یو سابقه رکن، شریف خټک، ستاسو په سپیکرز ګیلرئ کښ ناست دے، دوئ ته هرکلے وایم۔

میاں مظفر شاه، دا یوه ډیره اهمه مسئله ده، ما خو تحریک التواء هم لیکلے ده او په دے پوائنټ آف آرډر د حکومت توجه هم دے ته راګرځومه چه نوښار کښ آدم جی پیپر مل دے او هغه وروستو حکومت یو پارټئ له، هر څنګه

چه ورکړے وو، هغه وخت کښې نے هغه مل ورکړو جی، هغه تقریباً کال دوه اوچلیدو او یو هفته اوشوه، بلا څه وجه هغه بند شو، هغه مزدوران نے اووستل او اوس هلته کښې ډیره زیاته بے چینی ده۔ په هغے کښې تقریباً هزار، باره سو ورکرانو کار کوو جی، نور هم ورسره خلق منسلک وو، نو زه د گورنمنټ دا توجه اړوومه چه دوئ ته دا علم شته هم او که نه چه هغه مل بند دے که نه دے؟ بغیر څه وجه نه جی، بغیر د څه اطلاع نه هغه مل بند شوے دے۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی (وزیر صنعت و تجارت): جناب سپیکر! دا خو دوئ چه کومه خبره اوکړله، د دے به تحقیقات اوکړو۔ ما ته هم پته نشته نو بیا نے په دے هاؤس کښې دغه اوکړو۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، تاسو په پوائنټ آف آرډر څه وایئ؟

میاں افتخار حسین: مهربانی جی۔ یو وزیر صاحب یو جواب اوکړو د Pre-qualification په بابت کښې د ټهیکیدارانو، نو دا خبره د دوئ په علم کښې راولم چه د ټولو نه غټه کهپله په Pre-qualification کښې کیږی او د هغه د خپلے خوښے کوم سړے وی نو هغه مخے ته کړی۔ که دوئ خواه مخواه وائی چه د "اے کریډ" ټهیکیدار په رجسټریشن کښې ټګی ټوری کیږی نو دا خو د حکومت کمزوری ده۔ نو د هغے کمزورئ په بنیاد باندے د دے څه خبره شوه چه خپل ټهیکیدار له د د Pre-qualification په خانے به اے کریډ ټهیکیدار ته چه کوم شرائط دی، چه هغه شرائط باندے پوره نه وی، انکوائری د اوکړی او د هغه خلقو رجسټریشن د کینسل کړی او اوپن چه کوم هغه ټهیکیدار چه په هغے کښې حصه اغستے شی، هلته به په ایماندارئ کیږی، Pre-qualification نه دے جی۔

وزیر بلدیات: میاں صاحب! دیکھیں جی جو Pre-qualification کرش پروگرام کیلئے کی ہیں اور ان کو کوئی Irregularity اس میں نظر آتی ہے تو He is most welcome to just bring it on the floor of the House. We can look into it, but it had been done in a very very transparent way.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we will re-assemble after half an hour.

(اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

معزز اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں:۔
جناب نقیب اللہ خان صاحب، جناب غفور خان جدون صاحب، جناب وجیہہ الزمان صاحب (صوبائی وزراء)، حاجی محمد عدیل صاحب، ڈپٹی سپیکر اور جناب شیر زمان شیر صاحب، ایم پی اے، نے 8 دسمبر 1998 کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted to the honourable Members?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب جان محمد خٹک: سپیکر صاحب! په پوائنټ آف آرډر باندے يوه خبره کولے شم؟

جناب سپیکر: هغه خو ما مخکښے ونيلے دی جی چه اوس دا ختم شی نو بيا په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کوئ- لږ صبر اوکړئ، ټائم به بيا تاسو ته درکړم ------ (مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، پہلے ایڈجرنمنٹ موشن ہیں- یوسف صاحب! آپ تو کال اٹینشن کا کہہ رہے ہیں لیکن پہلے تو ایڈجرنمنٹ موشن ہوں گے As per rules -

وزیر بلدیات: اچھا جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد پھر ہم آپ کو Accommodate کر لیں گے۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! پھر ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر کال اٹینشن، چلیں جی میں کسی کو ذمہ واری ----------

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durrani, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 268 in the House.

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! شکریه- جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ سرحد میڈیکل فیکلٹی نے ایسے سینکڑوں کی تعداد میں ڈسپنسرز فیل کئے ہیں جن کے پاس آٹھ، دس سال سے ڈسپنسرز ٹریننگ کے سرٹیفکیٹ تھے جس سے پورے صوبے میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! دا تاسو به کتلے وی چه ستاسو په حلقه کښې نه بلکه پوره په صوبه سرحد کښې میډیکل فیکلټی دلته ده، د هغے به باقاعده

انټرویو اوشوله او Written test به نے اوشو او په هغے کښې به د ډسپنسرز
هغه سرټیفیکیټ ورته ملاؤ شو- اوس دا یو کال اوشو چه د هغے
سرټیفکیټونو، چه د چا سره پینځه کاله مخکښے سرټیفکیټ دے، شپږ کاله یا
اووه کاله مخکښے سرټیفیکیټ دے، هغه په هغے باندے یو دکان کهلاو کړے
دے او په هغے کښې نے په لکهونو روپئ لګولے دی- اوس چه هغه Renewal
ته راغے یا این-او-سی ته راغے نو دلته هغه سیکرټری صاحب ورته وائی چه
"ستا هغه سرټیفکیټ بوګس دے یا تا هغه Exam صحیح نه وو پاس کړے-
مونږه اوس د شپږو کالو وروستو تحقیقات اوکړل او ستا هغه پاس
سرټیفکیټ مونږه اوس تاسو نه Withdraw کړو"، نو اوس که یو طرف ته
اوګورئ نو دوئ ته چا دا سرټیفکیټ ورکړے وو؟ هم د دے فیکلټئ
سیکرټری به ورکړی وی، د دے فیکلټئ اهلکار به وی- اوس یو سړے دے،
هغه به په انټرویو کښې ناست وی، هغه به په هغه Written test کښې ناست
وی او دے کس ته سرټیفکیټ ملاؤ شوے دے او هغه په لکهونو روپئ لګولی
دی، کاروبار نے شروع کړے دے او شپږ کاله پس ورته وائی چه ته اوس دا
کاروبار هم نه شے کولے او ته د دے اهل نه نے- دا سراسر ظلم دے، زیاتے
دے- مونږه جی دا غواړو چه اول خو بیا سزا هغه سړی ته پکار وه چه چا دا
سرټیفکیټ ورکوو، هغه دا بوګس سرټیفکیټ ولے ورکړے دے؟ په هغے
سرټیفیکیټ باندے د چا دستخط دے، نو مهربانی د اوشی حکومت د د دے
نوټس واخلی- په سوونو خلق د دے نه بے روزګاره شول، کاروبار نے
خراب شول او پوره په صوبه کښې په هر یوه حلقه کښې په سوونو خلق دی،
هغه پاس هلکان جی، او اوس چه هغه راشی نو هغوی ته هغه پاس سرټیفکیټ
دغه دے- د کوم قانون لاندے چا ورکړے وو او د کوم قانون لاندے د دوئ هغه
سرټیفیکیټ Withdraw کیږی؟

جناب جان محمد خټک: په دے ضمن کښې خبره کولے شم؟ چونکه جی په 1990
کښې باقی نوکریانے نه وے نو مونږه یوه پالیسی جوړه کړه د میر افضل خان
وخت کښې او هغه وخت کښې په یو کال کښې ما تقریباً بائیس سوه کسان
ډسپنسرز کورس ته استولی وو او هغوی په مختلف هسپتالونو کښې باقاعده
کورسز کړی دی او بیا هغوی ته سرټیفکیټ ملاؤ دے او هغه Authorised
دی چه هغه کولے شی- بعضے ځائے کښې داسے هم دی چه Owner یو وی او
ډسپنسر نے Hire کړے وی لیکن ناست به هغه ډسپنسر وی- هغه بالکل

Authorised دے چه هغه دُکان کښې ناست وی او هغه هغه کار کوی۔ دا که څوک بند کوی نو زما خیال دے چه دا بالکل غلطه ده۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! دے کښې --------

جناب سپیکر: دا یوه خبره کوم باز محمد خانه، هم دے باره کښې خبره کوئ، بیا داسے کار اوکړئ چه ایډمشن د پاره نوټس ورکړئ چه بیا بحث اوکړئ۔ کنی نو یو ممبر وو، هغه به جواب ورکوی۔ نو د هغے نه بعد که ستاسو دا خواهش وی چه په دے بانده تاسو، یا خو به پرے بحث کوئ بیا به وروستو د هغے د پاره ریکویسټونه کوئ او یا به دا اوکړئ چه نوټس ورکړئ چه بس د بحث د پاره نے زه ایډمټ کړم۔ نو ستاسو خوښه ده، اوس جواب غواړئ او که تاسو ایډمشن غواړئ؟

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! دا میډیکل فیکلټی چه ده، دا یو قسم د بورډ په شانتے کار کوی د پیرا میډیکس د پاره۔ څنګه چه بورډ آف انټرمیډیټ اینډ سیکنډری ایجوکیشن وی د ایف۔ایس سی او د دے امتحانونو د پاره، داسے د پیرا میډیکس د پاره دا وی او د دے چیئرمین د بورډ هغه سیکرټری هیلتھ وی او کنټرولر چه وی، هغه سیکرټری بورډ آف فیکلټی وی۔ په دے کښې تیر شوی یو څو کلونو نه دا ابزرویشن شوے وو چه په دے کښې غلط کار روان دے۔ نو په جون 1997 کښې د دے سیکرټری او د دے د سیکریسی افسر او د دے د سرټیفیکیټ اسسټنټ چه دی، هغه Suspend کړے شو او سیکرټری ته چه پته اولګیده چه د هغه خلاف کاروانی کیږی نو هغه Pre-mature retirement واغستو۔ بیا د هغے پته دا اولګیده چه تقریباً څلوینښت کسانو ته ډګری ورکړے شوے ده چه څوک په امتحان کښې ناست هم نه دی۔ 6500 کسان داسے وو چه امتحان کښې فیل شوی وو او ډګری نے ورله ورکړے شوے ده۔ 1000 کسان داسے وو چه چا سره بوګس یا Fack training certificates دی۔ 1000 کسان داسے وو چه د چا سره سرټیفکیټ وو، هغوی د سره Training کړے نه وو۔ 400 کسان داسے وو چه هغوی Examination fees نه وو داخل کړے۔ 500 کسان داسے وو چه هغه پکار خو په میټرک کښې د Science ubjects وی خو هغوی په میټرک کښې Arts Ssbjects کړی وو او هغوی ته هم بیا دا ډګریانے ورکړے شوے وے۔ نو دا ټول په غلط طریقے باندے چه کوم ډګریانے ورکړے شوے وے نو ظاهره ده، هغه Withdraw کړے شوے۔ په دے کښې څه کسان چه د هغوی دا خیال وو چه

هغوی سره زیاتے شوے دے نو هغوی کورټس ته تلے دی او هغه Cases subjudice دی او کوم خانے پورے چه د سیکریسیٔ افسر تعلق دے یا د سرټیفکیټ اسسټنټ تعلق ذے، They were suspended from services او Under the E & D Rules د هغوی خلاف باقاعده چارج شیټ شوے دے، انکوائری مکمل شوے ده خو اوس ټائم راغلے دے چه Show Cause Notice هغوی له به ورکړے کیږی او کوم خانے پورے چه د سیکرټری آف دی بورډ تعلق دے، چونکه ما اوو نیل چه هغه Pre-mature retirement باندے لاړو

Under the E & D Rules, you can not proceed against some one who has retired. خو چه کله دا انکوائری ټوله Finalize شی نو د ډیپارټمنټ دا هم خیال دے چه دا بیا انټی کرپشن ته حواله شی۔ He will be sorted out their in the Anti-corruption.

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! لکه دوئ چه اوونیل چه دا په زرګونو خلق، دوئ پخپله تسلیم کړل چه ایک هزار خلق دا وو چه هغوی Exam کښ نه وو شامل شوے، پانچ سو کسان داسے وو، دا د Suspension څه حال دے؟ Suspend خو به چه مخکښے یو کس شو نو هغوی ته به نیمه تنخواه ملاویدله، اوس هغه ګورنمنټ رولز هم داسے دی چه څوک Suspend شی، هغه پوره تنخواه اخلی۔ هغه ته دا مراعات حاصل شی چه هغه په کور باندے ناست وی او پوره تنخواه ورته ملاویږی، هغه په دے باندے خوشحاله وی چه دا افسر چه ما Suspend کړی نو دا خو ډیره ښه خبره ده، ډیوټی به نه کوم او پوره تنخواه به اخلم۔ مونږه خو دا وایو چه لکه د Premature pension دا حق هغه ته چا ورکړو چه هغه Pre-mature pension واغستو او مخکښے په دغه کښ لاړو نو د هغے څوک Authority وو چه هغه ته ئے دا اجازت ورکوو چه پنشن نه کیږی او هغه ته بیا ورکړے شوے دے؟ نو مقصد دا دے که یو غریب سړی ته په هغے کښ سزا ملاویدلے شی چه هغه په زرګونو خلق بے روزګاره کړل لکه چه جان محمد خان چه څنګه خبره اوکړله چه هغه څنګه د میډیسن ډکانونه وو یا هغه په سروس کښ وو، هغه ټول خلق هم بے روزګاره شول او صرف دومره اوشول چه هغه یو سړے ئے Suspend کړو او دا انکوائریانے د یو حکومت نه بل حکومت پورے او د بل حکومت نه تر بل پورے، آخری دا هر څه به ختم شی او په هغے کښ به څه سزا چا ته نه ملاویږی۔ نو زما دا ګزارش دے چه غلطی د هغه

خلقو نه ده او که داسے کس وی چه د هغه آرټس وی او سائنس نے نه وی نو مونږه دا تسلیم کوو چه دا غلطه خبره ده۔ او که یو داسے کس وی چه هغه انټرویو کښې شامل شوے وو او باقاعده Written test نے کړے وی او د هغے نه بعد یو پاس سرټیفکیټ ورکړے شوے وی نو مونږه دا وایو چه دا خو ورسره هغه سراسر زیاتے دے او ګورنمنټ د په دے بانده نظرثانی اوکړی او واقعی مونږه د دوی سره یو په دے کښې چه څوک هم په دے کښې ملوث وی او چا غلط کار کړے وی نو هغوی ته د سنګینه سزا ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: دا یو ټکی هم منسټر صاحب اووے اکرم خان، که تاسو نوټ کړے وی۔ هغوی اووے چه د هغه برخلاف ای اینډ ډی رولز لاندے نه شو Proceed کولے خو که انکوائری Complete شوه نو زمونږه دا خیال دے چه انټی کرپشن ته به کیس ورکوو نو He can be proceeded under Anti-corruption Law. د هغے لاندے خو کیدے شی۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! یو خو د Pre-mature retirement د کوم خانے پورے تعلق دے نو هغه Any body who completed 25 years of service can apply for pre-mature retirement او دا بله خبره چه دوی د Suspension متعلق اوکړه، نو دا بالکل صحیح ده چه Suspension is a paid holiday. مخکښے به % 50 تاسو ته تنخواه ملاؤیده، اوس سو فیصد تنخواه ملاویږی۔ سرے داسے ناست وی خو په دے کیس انکوائری چه ده، هغه پوره شوے ده۔ And in the inquiry they were found guilty and they have been made liable for major penalties. نو د هغے د پاره به اوس 'Show Cause Notice' issue کیږی۔ And very soon major penalty would be imposed on them.

جناب فرید خان طوفان: سپیکر صاحب! منسټر Suspend کیدے شی؟ د دوی په مغزو کښې هغه بل Suspension دے۔ دوی د Suspend شی بیا د دوی اوګوری چه خلقو ته څومره تکلیف وی۔

جناب سپیکر: چیف منسټر Suspend کولے شی منسټر کنه، ولے نه شی کولے؟

وزیر تعلیم: چیف منسټر نے Denotify کولے شی۔ هغه به ګورنر ته وائی او هغه به Denotify کیږی خو په رولز کښې پوهیدل پکار دی۔

Mr. Speaker: Hon'able Farid Khan Toffan, MPA, and Nawabzada

Mohsin Ali Khan, MPA, to please move their joint 'Adjournment Motion' No. 288 in the House. Honourable Farid Toffan, MPA.

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! که دوئ مخکښے کوی نو ما ته څه اعتراض نشته دے او زه به وروستو خبره اوکړم خکه چه خبره به دواړه کوؤ۔ شکریه۔ سپیکر صاحب، تاسو گورئ۔

جناب سپیکر: مخکښے تے په اردو کښې بیا اووایه۔

جناب فرید خان طوفان: نه، وایم چه تاسو ما ته گورئ۔ هغه ورخ تاسو خندلی وو نو دوئ وئیل چه ما چرگ حلال کړو خکه چه سپیکر صاحب اوخندل۔

ارباب محمد ایوب جان: او جی۔

جناب سپیکر: تاسو د بنوں ساده خلق گیر کړی وی، د شپے ترے دغه چرگان خوری۔

ارباب محمد ایوب جان: پوائنټ آف آرډر، سر۔ ما دا خبره کړے وه۔ ما وئیل سپیکر صاحب به ستاسو سپیکر صاحب وی، زما خو لالا دے۔ د هغوی چه کله موډ ښه وی، زمونږه د ټولو موډ ښه وی۔ ما وئیل نن ما چرگ حلال کړے وو کورکښې۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: تاسو خبر شوے یئ جی؟

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب! چرگ وو خو تور چرگ نے حلال کړے دے۔ (قہقہے)

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! ډیره ډیره شکریه۔ "محترم سپیکر صاحب! ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ مورخہ 21 نومبر 1998 کو پولی ٹیکنک کالج کوہاٹ کے طالبعلم محمد یاسین ولد لعل حسین سکنہ تبی ضلع کرک کو کالج سے گھر آتے ہوئے اغوا کیا گیا۔ حکومت نے تا حال مذکورہ طالبعلم کی برآمدگی کیلئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا ہے جس سے علاقے میں سخت خوف و ہراس اور امن و امان کا مسئلہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ لہٰذا اس اہم مسئلے پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر صاحب! زه ډیر مختصر خبره په دے کومه، کرچه دا مسئله ډیره دردناکه مسئله ده، دا ایوان کښې پرون هم ما په پوائنټ آف آرډر باندے اوچته کړے وه۔ تاسو جی د ایوان ممبران او تاسو پخپله یو منټ سوچ

اوکړئ چه د چا د دولسم جماعت خوئے اغوا وی، چه ماښام تیاره شی، د دے سړی په زړه به څه تیریږی؟ دا یوه داسے خبره ده چه دا یوه انسانی مسئله ده۔ پرون چه ما دا مسئله اوچته کړه نو اوس دا اغواګانے دومره زیاتے شوی دی چه دا خلق اوس په Routine کښ اغستل شروع کړل چه په چا دے، په هغوی غم دے۔ چه په چا نه دے، هغه بے غمه دے۔ هغه وائی چه "پردے غم د واورے نه سوړ وی"۔ زه دا وایم چه دا خبره اوس، ځکه دا حالات داسے جوړ شوی دی، زما بنیادی خبره د شروع کولو نه مخکښے دا خبره کوم چه حکومتونه د دے د پاره وی چه خلقو ته تکلیف وی نو د هغه خلقو تکلیف لرے کولو د پاره هغه بلاتفریق اقدامات کوی۔ جناب سپیکر صاحب! اوس دا انتظامی مشینری داسے کمزورے شوے ده او داسے د دے نه هر څه اوتے دی، داسے د دوئ ضمیر مړ شوے دے او دے ځائے ته راغونډ شوی دی، اوس دے کښ بهانی چاره، بهانی بندی، تعلق، رشته، اثر و رسوخ دا چه د چا شته، د هغوی پته لګی او که دا د چا نشته نو د هغوی پته نه لګی۔ اوس چه اغوا کیږی نو اکثر اغوا د دے د پاره کیږی چه "اغوا برائے تاوان" له خلق اغوا کړی۔ پکار دا دی چه د هغے خلقو خامن اوتبنتوی چه د چا سره مال وی خو چه هغه څوک ئے تبنتوی، هغوی ته د هغه اغواکنندګانو تندی ښکاریږی نه چه دا زه اغوا کوم، د دوئ په کورکښ بیګا ته ډوډئ شته او که نه؟ جناب سپیکر صاحب! اکثر داسے خلق پکښ اغوا شی چه د هغوی د بیګا او سبا د روزئ درک نه لګی او هغه کوهاټ ته د راتلو د پاره کرایه قرض اخلی۔ جناب سپیکر صاحب! زه د کوم سړی ذکر چه کوم، دا په کرک کښ تاسو ته زه اووایم چه د کرک خلق هسے هم غریبانان دی او دا په هغه غریب ترین خلقو کښ دے، د دوئ کچه کورونه دی۔ د ده د پلار روزګار نشته، د عاجز یو بچے دے، په پولی ټیکنک کالج کوهاټ کښ ئے داخل کړے دے او د کوهاټ نه چه کرک ته تلو نو دا په اکیس تاریخ اغوا شوے دے، د دے نن اتلسمه، اوولسمه ورځ ده۔ سپیکر صاحب! که دا مسئله ما دلته نه وه اوچته کړے خو د دے غریب د پرسان حال څوک نه وو۔ مونږ به ولے نه اوچته وو؟ ممبران چه کوم دی، دا د خلقو نمائندګان دی، چه په هغوی تکلیف وی، نو زه په قلاره کښیناستے نه شمه۔ چه زه په قلاره نه شم کیناستے، په دے هاؤس کښ زما ټول ممبران رونړه هم په قلاره نه شی کښیناستے۔ جناب سپیکرصاحب! زه دا خبره دے ځائے ته راوستل غواړمه چه حالات داسے دی

چه که دا په اثر و رسوخ باندے د دے ادارو چه کوم دا کار ورته حواله دے چه هغه د دا امن و امان، دا اغواګانے، د دے تدارک د اوکړی، هغوی هغه خپله ډیوټی جی اوس پرینبے ده- زه به تاسو ته یو بله دردناکه خبره په دے کښ خکه پیش کومه چه وخت دے ما ته چه زه به کوشش اوکړمه چه زه نے مختصر کړمه- جناب سپیکر صاحب! مرحوم ډاکټر نجیب الله د ترور خونے نے هغه ورځ په حیات آباد کښ چه ویشتے دے او د هغه فیملی نن د پاکستان نه لاړه له سویډن ته ځکه چه په حیات آباد کښ محفوظ نه وه- زه چه جی لاړمه دعا ته، نو څوارلس، پنځلس ورځے پس بیا ورلمه نو د هغه کور کښ د هغه خوئ ما ته وانی چه عجیبه غونتے تاسو ملک دے- ما ونیل ولے؟ ونیل چه زما د کور سره جخت د کور نه تی وی ورک شوے وو خو چه د پولیس پکښ دلچسپی وه نو سحر به راتلو تهانیدار، غرمے به راتلو، نو ونیل نے زمونږ ټول ګوانډیان نے په عذاب کړی وو- ونیل چه زما پلار مړ شو او په هغه ورځ چه ما ټیلیفون کړے وو، ایس ایس پی صاحب پینبور فوری طور سره هلته رسیدلے وو خو د هغے نه پس ما له بیا څوک نه دی راغلے پوښتنے له- دا جی زه تاسو ته فرق ښایم که فرید طوفان ټیلیفون کوی خو ایس ایس صاحب، خدائے د ورسره ښه اوکړی، ځی- که بل ممبر صاحب ټیلیفون کوی، پوښتنه نے کوی، نو د هغے پوښتنه شته خو نه څه چل کیږی چه زه چه سحر د حیات آباد نه روانیږمه، زه حیران په دے یمه چه دا اغوا کښ د چا دلچسپی نشته چه د دے تدارک اوشی چه مونږ د حیات آباد نه سحر دے اسمبلئ ته راځو جی- یو ګاډے ولاړ وی د چیکنګ د پاره د بورډ سره، بل ګاډے ولاړ وی د خیبر هسپتال سره د چیکنګ د پاره، بل ګاډے ولاړ وی جهانګیر آباد سره او بل ګاډے ولاړ وی ګورا قبرستان سره او بل ګاډے ولاړ وی دلته کښ د دے آرمی سټیډیم سره، نو شپږ ځایه، خو جی دا چه کومه کیرا ځی یا چرته چینک اوړی څوک یا پیاله اوړی، دا په دے ځائے کښ .دا د دوئ نه نه شی تیریدے ځکه چه پکښ دلچسپی ده خو د دے څیزونو په مقابله کښ د انسان څومره لوئے قیمت دے، دے پینبور نه د اغواګانو او د موټرو تښتولو، د هلکانو تښتولو یو کاروبار راوان دے- جناب سپیکر صاحب! زه به دلته یو څیز ضرور پوائنټ آوټ کومه چه که پولیس ټهیک طریقے سره کار اوکړی، زما په علم کښ داسے یو کیس شته چه د دے ځائے د ' یونیسف' د سربراه خونے تښتولے شوے دے، لاړ دے دوه میاشتے

راسے هغه په قبانلو کښ پروت وو- هغه یونیسف ډائریکټر اوونیل چه زه پیسے نه ورکومه- پیسے ولے نه ورکومه؟ چه کله هلک اغوا شی، تهانړے ته لاړ شی نو تهانیدار درته اووني چه رپورټ مه لیکه- که رپورټ د اولیکو نو بیا دا غلا چه کوم دی، دا هلک ورکوی- چه ته رپورټ او نه لیکے نو دوئ هغه ته ټیلیفون اوکړی چه هغه سړی سره رابطه اوکړه، دے به در له پیسے په پرده کښ درکړی- خو که رپورټ د اوکړو، شور د اوکړو نو هلک بیا دوئ اووانی چه بیا ورک شی نو هر مور پلار ته خونے کران وی، هغوی رپورټ نه لیکی- جناب سپیکر صاحب! هغه هلک چه برآمد شو، راغے د کمشنر په دفتر کښ کښیناستو په 1993 کښ، هغه اوونیل چه ما پسے پولیس گاډے راغلو او زه نے په پولیس گاډی کښ کښینولم او زه نے اغوا کرمه- جناب سپیکر صاحب! د هغے چا پوښتنه او نه کړه چه دا تهانیدار چه دلته ناست دے، دوئ دا کار کړے دے او دوئ له د سزا ورکړے شی او بیا چه پولیس پکښ، خکه چه دا ادارے دے کښ ملوث نه وی، زما پوائنټ دا دے چه سړے نه شی اغواء کیدے- د دے خانے یو سابقه ایم پی اے اغواء شو او چه هغه راپیدا کیدو نو هوانی ټیلیفون نے پولیس ته اوکړو او بیا چه راتلو نو دومره انتظامات د پولیس او د حکومت وو چه هغه د ټولو نه اول ملاقات چیف منسټر سره اوکړو -زه دا خبره خکه کومه جناب سپیکر صاحب، چه هغه خلق چه د چا پوښتنه شته، د هغے د پاره چیف منسټر سره اغوا کنندگان رابطه برقرار ساتی خو د غریب سړی به غوک پوښتنه کوی؟ جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو په خدمت کښ دا عرض کښ کول غوارمه چه له هلک اغوا شوے نه وی او د هلک کور والو ته دا خط راغلے دے چه ستا دا خونے مونږه اغوا کړے دے او ته مهربانی اوکړه، زه درته خط لیږمه، لس لکهه روپنی چه کوم دی، ته لاړ شه فلانکی کلی ته او هغه کلی کښ خلقو ته اوویه چه زما خونے وروک دے، تا ته به یو سړے معتبر ملاؤ شی، هغه به درته اووني چه زه نے درته راولمه- بیا نے د خوتے د طرف نه ورته په آخر کښ لیکلی دی چه ستا خونے وانی چه سلام نه پس ما د پاره کور خرڅ کړه، ما د پاره خان خرڅ کړه، زه ډیر تکلیف کښ یمه- ورته وائی که لس لکهه روپئی د راونه اوړے، ستا خونے به مونږ مړ کړو- جناب سپیکر صاحب! اوولس ورځے کیږی- زه دا پوښتنه کوم چه د دے موجوده حکومت واکداران او د دے انتظامیے خلقو، چه ما هغه ورځے ټیلیفون هوم

سیکرټري ته اوکړو، اول نے راته اوونیل چه ته هولډ کړه- ما هولډ کړو-
جناب سپیکر صاحب! د یو پارټئ یو ایم پی اے Elected سړے چه کوم دے، د
هغے علاقے چه کوم نه سړے اغواء شوے دے، هغه د هوم سیکرټري نه بغیر به
چا سره رابطه کوی؟ خکه چه زمونږ صوبه نن، زه پوښتنه کوم چه د دے
بدقسمتے صوبے څوک ولی وارث شته او که نه؟ بے مالکه کور دے دا- نن به
څوک دا صوبه چلوی؟ وزیر اعلیٰ صاحب خو په بنکاک کښ ناست دے- زه د
دے حکومت د ممبرانو، وزیرانو نه پوښتنه کوم چه تاسو راته اووئ چه نن
دے صوبے کښ ایکټنګ څوک شته؟ نن به چیف سیکرټري ته او هوم
سیکرټري ته څوک حکم کوی؟ آیا زه د دے خبرے پوښتنه کوم چه وزیر
اعلیٰ صاحب چه لاړو، دا صوبه وزیر اعلیٰ غواړی او که نه؟ دے صوبے
کښ وزیر اعلیٰ صاحب خو چه اسمبلی شروع شی، دا الرجک دے اسمبلئ ته
چه اسمبلئ ته نه راځی او زه دا خکه کوم چه دا مسئلے به څوک په اسمبلئ
کښ اوچتوی او دے اسمبلئ نه به د خلقو تکلیف چه دے، هغه به حل کیږی
او د حکومت په نوټس کښ به راځی او دوئ به زمونږ په تجویزونو باندے
که ورته مناسب وی، عملدرآمد کوی او دا حکومت به چلیږی- زمونږ
وزیر اعلیٰ صاحب چه د اسمبلئ اجلاس شروع شی نو بیا ګرځی، سیلونه
کوی، اخوا دیخوا ګرځی- نن چه زه راځم نو دے له چه که وزیر اعلیٰ
صاحب که نن ناست وے او ما دا خبره کړے وه نو خپل بچی لری، خپل نے
ورکوتے ورکوتے خامن شته چه به ورته ونیل چه ستا دا خوئے چه ایډورډ
کالج کښ سبق وائی، که دا سبا خدا نخواسته څوک اغوا کړی نو بیا به تا باندے
څنګه تیریږی؟ اتلس ورځو کښ نه ستا ډی سی، نه کمشنر، نه ډی آئی جی،
نه آئی-جی، نه هوم سیکرټري، نه سرکاری آفسر دے کور والا سره غم
رازی اوکړه- خه دے کور سره چا رابطه اوکړه چه ستا خوئے کوم خائے
کښ ناست دے؟ چه کله ما خبره اوکړه یو واحد سرکاری افسر دے خائے
کښ، ما کښ دا جرأت شته چه چا کښ خوبی وی زه نے بیان کوم، سبا
ورسره دا حکومت څه کوی، هغه د ورسره کوی، نو چه ما پرون خبره
اوچته کړه، درے خله ما پسے آئی-جی ټیلیفون کړے دے- شپے بیګا یولس
بجے زه نے راپاسولمه- ما وئیل که داسے دا حکومت، خو چه زه نن چه دلته
ولاړ یم، دے شی ته ولاړ یمه جناب سپیکر صاحب، چه اوولس، اتلس
ورځے تیرے شوے، درے ورځے کیږی چه دا مسئله ما اوچته کړے ده او

مونږ نعرے وهو چه دا هغه خلقو ته مونږ باندے پریشر دے او مونږ ته خلق وائی چه تاسو مونږ نه مخکښ کیږئ نه، تاسو ته مونږ. ووټ ولے درکړے دے؟ زه وایمه چه درے ورځے تیرے شوے دی او درے ورځے نورے پاتے دی دس تاریخ راسے، حکومت د خپل زور واچوی نو ما ته یقین دے چه دا ټول ځیزونه چه کوم دی، دا راوتے شی، دا هلک به برآمد شی۔ خدانخواسته دا هلک که هغه د انکم ټیکس آفسر غونټے مړ شو نو د دے تلافی به څوک کوی؟ جناب سپیکر صاحب ! زه په آخر کښ دا خبره کول غوارمه چه که دا حکومت په دے نه دے نو دا اسمبلی به روانه وی، زه به دے اسمبلئ کښ نه یمه او زما سینیئر محسن علی خان صاحب به ما سره مخکښ وی او په دس تاریخ باندے به مونږه دے اسمبلئ ته نه راځو او بیا به مونږ په کوهاټ کښ جلسه کوو او جلوس اوباسو او هلته به روډ هم بلاک کوو بیا به مونږه څو کرک ته۔ دا ټوله صوبه په دے منحصره ده، ټول پاکستان دے سره تړلے شوے دے۔ دا زمونږه انډس هائی وے، مونږ ته بله لار نشته، دلته مصیبت او مشکل دا دے چه یو طرف ته حکومت وائی چه تاسو که امن و امان کښ مونږ سره مدد اوکړئ، تر هغے پورے ستا فریاد نه اوری چه ته دا لارے اختیار نه کړے۔ هغے لارے چه پریشر پرے باندے کیږی۔ مونږ ورته وایو چه د سړی توب خبره کوو، مونږ د اصولو خبره کوو، مونږه امن و امان نه خرابوو، مونږ پرامن احتجاج کوو۔ مونږ تاسو ته خواست کوو چه زمونږه سړے راوباسی۔ جناب سپیکر صاحب! د چا په "کان" باندے جوں هی نہیں رینگتی۔ زه نن دا خبره کومه چه ډیر صبر مو اوکړو۔ صبر زمونږ تمام شو او زه به دا خبره کوم چه که دے د پاره بهوک هړتال کیږی او که دے د پاره په جیل ورتلل وی، که دے د پاره کوړے خوړل وی، که دے د پاره هره سزا وی، ما ته بله لاره نشته چه زما سړے د اغوا وی، هغه د د مرګ او ژوند مسئله کښ ناست وی او زه د په اسمبلئ کښ ناست وے۔ دا د یو منتخب ممبر د پاره د شرم خبره ده۔ زمونږه ټوله لاره بنده ده۔ زه دے د پاره ولاړ یمه چه په دس تاریخ به مونږه انشاء الله دا احتجاج کوو او په دے کښ به محسن صاحب زمونږ قیادت کوی او مونږ سره به وی۔ چه چرته به زه ځم، هلته به دوئ راسره ځی۔ هلته کښ به دوئ ما سره وی ځکه چه دا زمونږه رهنما دے او دوئ به ما نه مخکښ کیږی انشاء الله۔ دا خبره تاسو Serious واخلئ۔ آخر کښ یو ریکویسټ به اوکړمه چه دا زما مسئله بیا په خنده کښ لاړه نه شی۔

زه وایمه چه حکومت د د دے جواب اوکړی خو یو ورته وایمه چه سرکاری افسرانو ته، مهربانی اوکړئ، دا خبره اوکړئ، کمشنر کوهاټ به د چا نه د دے علاقے د ډویژن Proposal غواړی، تجویزونه به غواړی چه امن و امان څنګه دے؟ یو کال کیږی چه دا کوهاټ ته لاړ دے۔ د ده د منتخب ممبرانو سره هیڅ رابطه نشته۔ مونږ خو نه غواړو، مونږه خو هغه خلق نه یو چه د چا سرکاری افسر سلام کوو۔ زه دا پوښتنه کوم چه کوهاټ ضلع کښې امن و امان مسئله که ټهیک ده خو کمشنر صاحب ته د یو منتخب ممبر نه د پوښتنے ضرورت نشته او که خرابه ده چه کالج هلکان پکښې اغوا کیږی، مړے پکښې کیږی، ډاکے پکښې کیږی نو دوئ مونږ ته چرته تکلیف اوکړو چه یو ټیلی فون قدرے نے کړے وے۔ د انسانیت، د سړی توب دا طریقه ده چه یو نوے سړے راشی، کال تیر شو، دوئ د منتخب ممبرانو سره، دے حکومت د پاره د سوچ خبره ده چه خپل سرکاری افسرانو ته اوونی چه د دے علاقو منتخب ممبران چه دی، د دوئ نه لږه صلاح واخلئ، تجویز ترے نه واخلئ۔ زه دا خبره ختموم او په دے خائے کښې پریږدمه چه که په دے دس تاریخ راسے زمونږ ه دا کار اوشو خو فبها، ډیر به مشکور یو۔ بے انتها ورته ریکویسټ کوم، سوال ورته کوم، منت ورته کوم چه دوئ د پاره کار اوکړئ۔ که نه وی نو مونږ د پاره یو لاره چه په هغه کښې هر څه وی، که دار وی دار او هر څیز ته تیار یو، انشاء الله دا به مونږ ثابته وو۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

Mr. Speaker: Honourable Mohsin Ali Khan Sahib.

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں فرید خان نے بڑی تفصیل سے باتیں کی ہیں۔ جب کل میں نے کہا تھا کہ ہم سڑک بند کریں گے تو اس طرف سے میرے بھائی نے کہا تھا کہ محسن علی خان جذبات میں آ گیا ہے ----------

بیگم نسیم ولی خان: محسن علی خان کے جذبات ہیں ہی نہیں۔

نوابزادہ محسن علی خان: نہیں، میرے جذبات ہیں ہی نہیں جی۔ دراصل حقیقت یہ ہے جناب سپیکر صاحب، اور افسوس اس بات پر ہے کہ یہ اجلاس اپوزیشن نے ریکوزیشن نہیں کی ہے، یہ اجلاس گورنمنٹ نے خود بلایا ہے اور جب حکومت خود اجلاس بلاتی ہے تو ان کو چاہئے کہ کم از کم پچھلے دس پندرہ دنوں میں جو واقعات اس صوبے میں ہوئے ہوں، امن و امان؛ Law and order situation یا جو ایسے واقعات ہوئے ہوں، کم از کم ان کو ان کا علم ہونا چاہئے۔ کل حکومت کی طرف سے ہمیں اس ضمن میں کوئی بھی جواب دینے کیلئے تیار نہیں تھا، کیوں؛ ٹھیک ہے ان کی تیاری نہیں ہوگی لیکن ان کو تیار ہونا

اسٹے تھا۔ اگر وہ اس ایوان کو بتا دیتے کہ انہوں نے کیا کارروائی کی ہے یا پولیس نے
لیا کارروائی کی ہے یا کمشنر کوہاٹ یا ڈی سی نے کیا کارروائی کی ہے تو یہ مسئلہ آج اس
ر تک نہ بڑھتا۔ جناب سپیکر! چودہ تاریخ کو چیف منسٹر صاحب جا رہے ہیں کرک کے
ورے پر، ٹھیک ہے میں مسلم لیگ میں نہیں ہوں، فرید مسلم لیگ میں نہیں ہیں مگر
ب ایک وزیر اعلیٰ جاتا ہے تو ضلع کو کچھ نہ کچھ دے کر آتا ہے۔ ہم ان کے دورے
ں کوئی رکاوٹ ڈالنا نہیں چاہتے مگر جب ایسے واقعات ہو جائیں تو خواہ مخواہ وہاں بدمزگی
ہوگی، خواہ مخواہ ایک ری ایکشن ہوگا اور خواہ مخواہ احتجاج ہوگا۔ میری حکومت سے یہ
درخواست ہے کہ چودہ تاریخ سے پہلے پہلے اس لڑکے کو برآمد کریں، فرید نے جو کہا
ہے کہ دس تاریخ کو ہم جلسہ کریں گے تو جلسہ ہم بالکل کریں گے، جلوس بھی نکالیں
گے مگر چودہ تاریخ تک اگر انہوں نے لڑکا برآمد نہیں کیا تو پھر جو کچھ کرک میں ہوگا
چودہ تاریخ کو، پھر انتظامیہ خود ذمہ دار ہوگی۔ دس تاریخ کو ہم کوئی ایسا ہنگامہ کھڑا نہیں
کریں گے، ہم صرف جلسہ کریں گے مگر چودہ کو وزیر اعلیٰ صاحب جائیں گے تو پھر وہاں
پر فرید کے بس کی بات ہوگی اور نہ میرے بس کی بات ہوگی۔ لوگ خود نکل آئیں گے۔
یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ جیسے آپ نے کل خود علی افضل خان سے کہا
تھا کہ اگر کسی کا بچہ اغوا ہو تو، مگر اس بچے کو اغواء کیا گیا ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ
جناب، ایک رات میں آپ اس کو پیدا کر سکتے ہیں مگر اکیس دن ہو گئے ہیں۔ اکیس دن
ہوئے ہیں یا پندرہ دن ہوئے ہیں، کم از کم آج مجھے آئی۔جی صاحب نے خود بتایا، میں ان
کے دفتر گیا تھا، کہ ہمیں اب کچھ نہ کچھ معلومات اس کے بارے میں مل چکی ہیں اور مجھے
یقین ہے کہ اگر صحیح معنوں میں کوشش کی گئی تو مکمل معلومات بھی مل جائیں گی اور
لڑکا برآمد بھی ہو جائیگا۔ جناب سپیکر! جذبات کی بات نہیں ہے، کل جو کچھ میں نے
کہا تھا، میں اس پر کھڑا ہوں اور میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ بات کی تھی اور میرے
افضل بھائی، سبحان خان نے کہا تھا کہ تمہارے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہو جائے گی، میں
صرف ان کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک زمانے میں اے این پی اور مسلم لیگ کا اتحاد
تھا اور ہمارے صابر شاہ صاحب چیف منسٹر تھے اور اس وقت میں بھی مسلم لیگ کا ایک
رکن تھا، ان ہی کی قیادت کے کہنے پر میں کراچی گیا تھا اور جب میں واپس آرہا تھا تو
اسلام آباد ایئر پورٹ پر مجھے ایف۔ آئی۔ اے والوں نے Detain کر دیا تھا۔ جس کام کے
لئے میں گیا تھا، وہ ان کو خود پتہ ہے کیونکہ انہوں نے بھیجا تھا۔ تو میری گزارش یہ ہے
نہ مجھے Detention سے نہ ڈرائیں، جب ان کی کمزور حکومت کیلئے میں جا سکتا تھا تو ایک
مضبوط اپوزیشن کیلئے تو میں خود بھی کر سکتا ہوں۔ (تالیاں)

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): شکریہ، سپیکر صاحب۔ خبرہ خو بعضے

وخت کیږي د هغه نوک جهوک په حواله سره۔ که زما د خبرے نه محسن ورورته څه تکلیف رسیدلے وی، نو زه د هغے بخښنه غوارمه خکه چه د دوئ دا کومه خبره ده یا فرید طوفان خان کومه خبره د دے الیاس متعلق کوله، زه بیا لازم، ما د فرید طوفان خان هغه ډیټیل هم واخستو۔ خو که چرے فرض کړه دوئ آئی-جی-پی صاحب سره ملاو شوی وی، نو زه هغه ټائم کښې اووتلم، ما آئی-جی-پی صاحب سره خبرے هم اوکړے۔ دغه احساسات، جذبات زمونږه هم دی۔ په مونږه هم تیر شوی دی او دا دوئ چه نن کوم د خپلے علاقے یا د هغے خبرے، دیو Kidnaping خلاف آواز پورته کړے دے، داسے څه خبره نه ده چه گنی مونږه هغه خبرے پکښې بعضے وخت هغه د گپ په خاطرچه یره اوس لکه که زه دا وایم، فرید طوفان خان وائی چه یره دے به زمونږه د جلوس قیادت کوی، نو که زه دا اووایمه هسے نه چرته بیا چرته سړی Acidity شی، گیس میس دغه شی کنه، اُلټی مُلټی اوکړی سړے، خو تر څو پورے چه دا خبره ده، هغے کښې ستاسو خبره په ځائے ده، دا د گورنمنټ فرض دے او مونږه به حتیٰ الوسع پورے د گورنمنټ د طرف نه کوشش کوو چه انشاء اللّٰه ستاسو دا خبره چه کومه ده، دا زمونږ د پاره، د گورنمنټ د پاره یو د پیغورخبره ده لکه چه تاسو وایئ نو انشاء اللّٰه العزیز گورنمنټ به هر قسم Try کوی۔ زما قابل احترام مشر، علی افضل خان جدون صاحب سره پوره ډیټیل دے، هغه به تاسو ته اووائی خو تر څو پورے چه د معاملے د Serious اخستو خبره وه، نو هغه فرید طوفان گواه دے، زه پخپله هغه ټائم کښې اووتم، ده نه ما Particulars واخستل، د ده سټیټمنټ هم راغلے وو پرون په اخبار کښې او دا د ټولو درد یو دے، تکلیف یو دے۔ نو زه فرید ته وایم چه انشاء اللّٰه هغے پورے به خبره هغے له نه بیائی، انشاء اللّٰه مخکښے به خدائے تعالیٰ کامیابی راکړی۔

جناب محمد اورنگزیب خان، سپیکر صاحب! ---------

جناب سپیکر، یو کار به کوو جی، خبرے د اوکړی، بالکل څوک څوک چه کول غواړی۔ دا یوه ډیره اهمه مسئله ده خو وروستو به د بحث د پاره د ایډمیشن بیا ریکویسټ نه راولو ځکه یا خو پرے اوس د بحث د پاره تحریک کوئ، ولے چه اکثر داسے اوشی، تقریباً ټولے خبرے پرے اوشی، بیا وروستو وائی دا د ایډمیټ شی نو هغه Wastage of time دے۔ هاں، تاسو خبره اوکړئ۔

ب محمد اونگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! آپ نے شاید میرا رویہ نوٹ کیا ہو کہ
کوئی غیر ضروری مسئلے میں یا کسی دوسرے کے مسئلے میں نہیں بولتا۔ اسلئے میں کھڑا
ا ہوں اور آپ سے اجازت طلب کر رہا ہوں کہ لڑکا جو اغوا ہوا ہے' وہ کوہاٹ سے اغوا
ا ہے' میرے حلقے سے اغوا ہوا ہے اور جو تکلیف کرک میں ہے' وہ کوہاٹ میں بھی
ہے۔ کرک کے لڑکے اگر جلوس نکالتے ہیں' روڈ بلاک کرتے ہیں تو کوہاٹ کے کالج
ے لڑکوں نے آج پھر جلوس نکالا ہوا ہے اور انہوں نے روڈ بلاک کیا ہوا ہے۔ ڈگری
لج کوہاٹ' کامرس کالج کوہاٹ اور پولی ٹیکنیکل کالج کوہاٹ' تینوں کم از کم دو سو گز کے
صلے پر آپس میں واقع ہے' ایک ہی پنڈی روڈ ہے' تو اسلئے اجازت چاہ رہا تھا آپ سے
ڑے ہونے کی اور بات کرنے کی۔ میں نے اپنی جون کی بجٹ تقریر میں یہی کوہاٹ
مسئلہ بیان کیا تھا' آج بھی ریکارڈ دیکھ لیں' جیسے فرید طوفان لالا نے کہا کہ اگر پولیس
کے پاس جائیں' خدا نہ کرے کہ کسی کا بچہ اغوا ہو' بھائی اغوا ہو' بیٹا اغوا ہو' پولیس
ف۔ آئی۔ آر درج نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ جاؤ فلاں کے پاس' تمہارا مسئلہ حل ہو جائے
۔ میں بذات خود' آج سے دو مہینے قبل میرے بہت ہی قریبی دوست جو میرے ساتھ
ری بیٹھک میں' حجرے میں بیٹھتے ہیں' اغوا ہوگئے' پولیس کے پاس رپورٹ کیلئے گیا تو
پورٹ پولیس نے نہیں لی۔ دو دن کے بعد پولیس کے ڈی ایس پی نے کہا کہ فلاں
کیل صاحب سے مل لوں۔ آپ اندازہ لگائیں محترم سپیکر صاحب' کہ ایک ڈی ایس پی کہہ
ہا ہے کہ فلاں وکیل صاحب سے مل لوں' تمہارا پیسوں کا معاملہ ہے' اس سے پیسے طے
کرلوں' آدمی آجائے گا۔ وکیل صاحب نے پیسے طے کر لیے تو دوسرے دن آدمی آ گیا۔
میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ کوہاٹ میں زندگی گزارنا یا رہنا' خدا گواہ ہے کہ پل صراط پر
ے گزرنے کے مترادف ہے۔ کوہاٹ میں کوئی قانون نہیں' پورے صوبے کی یہی
لت ہے' کوئی پولیس نہیں' کوئی ایڈ منسٹریشن نہیں' کوئی انتظامیہ نہیں اور جو کچھ ہو رہا
ہے' میں نے چھ مہینے یا ایک سال پہلے کہا تھا کہ اگر کوئی تکلیف کرک میں ہے تو وہ
ہاٹ میں بھی ہے۔ آج پھر ہمارے کالجز کے لڑکے سڑکوں پر نکلے ہوئے ہیں تو میری
اویسٹ ہے آنریبل' میں آنریبل پر زور دیتا ہوں' جدون صاحب سن لیں کیونکہ انہوں
نے کہا تھا کہ آنریبل بھی ساتھ کہیں' شاید فرید طوفان سے کہا تھا کہ میرے نام کے
ساتھ آنریبل کہیں تو میں آنریبل افضل خان جدون صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں'
منسٹر سے ریکویسٹ کرتا ہوں' کوہاٹ کی انتظامیہ اور صوبے کی انتظامیہ سے' اور لوگ
جناب' ہماری آنکھوں میں انگلیاں ڈالتے ہیں' وہ پہلی بات یہ کہتے ہیں' بہت معذرت
ساتھ کہتا ہوں' میرے بزرگ ہیں' کہ آئی۔جی تمہارے ضلع کا ہے تو ہم خاموش ہو
تے ہیں' پھر وہ یہ کہتے ہیں کہ پانچ' چھ ڈی۔آئی۔جی تمہارے کوہاٹ کے ہیں اس

پولیس میں۔ تو میں چپ ہو جاتا ہوں جی تو میری ان سے ریکویسٹ ہے کہ اس میں ہمدردانہ اور Sincere efforts کریں۔ آج بیس یا اکیس دن ہو گئے ہیں لیکن وہ لڑکا برآمد نہیں ہوا۔ آج آپ اپنی پولیس کو کہیں، ان ڈی۔ ایس۔ پیز کو کہیں جنہوں نے ہدایت اللہ خان اس کا نام ہے جو میں نے بات کی تھی کہ دو دن کے اندر اس کو برآمد کر لیا گیا تھا۔ یہ لڑکا کیسے برآمد نہ ہوتا؛ پھر اس کالج کے پرنسپل صاحب اس پر اثر انداز ہو رہے ہیں، لڑکا کالج سے اغوا ہوا ہے، پرنسپل اس رپورٹ کو بھی تبدیل کر رہے ہیں، انکوائری پر بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔ کبھی کمشنر صاحب سے بات کر رہے ہیں، کبھی ڈی۔ سی صاحب اور کبھی ایس۔ پی صاحب سے۔ تو میری ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ جو تکلیف اگر کرک میں ہوتی ہے تو وہ کوہاٹ میں بھی ہوگی۔ اگر کوہاٹ میں ہے تو میرے حلقے میں ہوگی۔ تو پھر میں بہ امر مجبوری، جذباتی طور پر میں نہیں کہنا چاہتا، کہ فر طوفان صاحب اور محسن علی خان اگر آگے ہوں گے اور اگر میں ان کے ساتھ نہیں چل سکا تو انشاء اللہ انکے پیچھے ضرور چلوں گا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر، دا یو شے ستاسو په نوټس کښې زه راولم جی، دا د ایف۔ آئی۔ آر والا خبره چرته چه ده، نو ممبرانو صاحبانو ته دا پکار ده، تاسو له ډیر لوئے خدائے پاک درکړے دے، ایف۔ آئی۔ آر رجسټریشن یا د ایف۔ آئی۔ آر Status اخستل، دا یو ډیر لوئر فورم باندے وی، محرر، تاسو پخپله وکیل یئ نو که یو محرر ایف۔ آئی۔ آر نه درج کوی یا For that matter ایس ایچ او ناست دے، هغه ورته وائی چه ته مه کوه، نو تاسو له خو کم از کم پکار ده چه دا شے آئی۔ جی یا ډی۔ آئی۔ جی، You can go to the extent of Chief minister, Home Secretary, ګنی زه هغه پریږدئ، بالفرض که مونږه دا اووایو چه یره خه، په هغے کښې نے نه Involve کوو، نو هوم سیکرټری پورے تاسو دا شے رسولے شئ او چه بیا هلته نه کیږی نو اسمبلی خو شته کنه۔ بیا به سرے دغه کوی۔ که یو محرر یا بل څوک Refuse کوی نو د هغے بر خلاف تګ پکار دے، تاسو له پکار دی چه دا اوکړئ۔

جناب محمد اورنگزیب خان، جناب سپیکر! آپ کی اصلاح کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات کہنا چاہتا تھا پولیس کے حوالے سے ----------

جناب سپیکر، دا زما سیکرټری صاحب دے، دوئ ته ما هم نوټس دغه کړو چه تاسو "جسټس آف پیس" یئ، په ټول قانون کښې ستاسو دغه شته دے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، میں یہی بات کہنے والا تھا ----------

جناب سپیکر، بشیر خان، جی!

جناب محمد اورنگزیب خان: صرف ایک بات، اگر ایک منٹ کی اجازت ہو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا ډیرے ورخے پس پخله شوے دے کنه نو بس پریږده، بشیر خان جی، خبره اوکړئ، تاسو خبره اوکړئ۔ خبره ختمه کړئ، ختمه کړئ۔

سید منظور حسین: پوائنټ آف آرډر، سر۔ محترم سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر۔ محترم سپیکر صاحب! تاسو د جسټس آف پیس دا خبره اوکړله ---

جناب سپیکر: بیا خدمت کمیټو ته لاړے۔ (قہقہے)

سید منظور حسین: نه جی، د "جسټس آف پیس" دا خبره تاسو اوکړله۔ دا یوه ډیره اهمه مسئله ده۔ دے طرف ته ما به غوښتل چه زه به ستاسو توجه راګرځومه۔ د دے د پاره قانون سازی نه ده شوے۔

جناب سپیکر: هغه شته، زه به تاسو ته اوښایمه۔ څه وخت کښې تاسو راشئ، زه به بیا تاسو اوښایمه۔

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب ----------

نوابزادہ محسن علی خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: کښینه کنه، دا مسئله اوس پاتے کیږی۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: I just want to endorse what the Honourable Member ha said.

جناب سپیکر صاحب! "جسٹس آف پیس" کے معنی آپ کی انتظامیہ جانتی ہی نہیں کہ "جسٹس آف پیس" ہے کیا؟ پہلے آپ ان کو تو بتائیں کہ "جسٹس آف پیس" کیا چیز ہوتی ہے؟

جناب محمد اورنگزیب خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ "جسٹس آف پیس" کیلئے میں نے کوئسچن پرسوں اسمبلی میں داخل کیا ہے کہ یہ کیا ہے، اس کا ماخذ، منبع، Resource کیا ہے، اور اختیارات و مراعات؟ تو میں محترم سپیکر صاحب، کوہاٹ پولیس کی ایک بات کہنا بھول گیا۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ کوہاٹ میں چاروں طرف سے پولیس نے ناکہ بندی کی ہوئی ہے، چیک پوسٹ لگائی ہوئی ہیں۔ کوئی آدمی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یا ہوائی جہاز کے ذریعے اغوا نہیں ہوتا، وہ انہی راستوں سے گزرتا ہے۔ آپ اسمبلی کا کوئی بھی اہلکار، کوئی بھی کلاس فور میرے ساتھ بھیج دیں، میری تھوڑی سی زمین ہے شاہ پور کے علاقے میں، وہ جہاں سے گزرتی ہے، وہاں پر چیک پوسٹ ہے، پولیس والے کیا کرتے ہیں؟ محترم سپیکر صاحب! بائی وے بائی پاس پر وہ چیک پوسٹ قائم ہے، جو بھی گاڑی وہاں

سے گزرتی ہے، چاہے ٹرک ہو، بس ہو، ویگن ہو، فلائنگ کوچ ہو، سب مسافروں کو اتار کر ان کی تلاشی لیتی ہے، سب گاڑی والوں کی تلاشی لیتی ہے اور پھر میں نے ان گنہگار آنکھوں سے دیکھا ہے سپیکر صاحب، ان گنہگار آنکھوں سے میں نے دیکھا ہے کہ وہ ڈرائیور مٹھی بند کرکے پولیس والے کو دیتا ہے۔ کئی دفعہ ان کی میرے ساتھ آنکھیں چار ہوئی ہیں، شرم سے آنکھیں چرا لیتے ہیں، نیچے کر لیتے ہیں، پیسے جیب میں ڈال لیتے ہیں تو صرف اسی لئے چیک پوسٹیں انہوں قائم کی ہوئی ہیں؛ اور انہی راستوں سے اغواکنندگان گزرتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: جی، بشیر خان!

جناب بشیر احمد بلور: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا کومه مسئله چه ده، دا رشتیا خبره ده چه ډیره Serious ده او څنګه چه فرید صاحب اوفرمائیل چه یو بچے اغوا شی نو د کور والو، د پلار او د هغے علاقے د ایم پی اے حق دے چه شورهم اوکړی او خبره هم اوکړی۔ دا زمونږه صوبه چه ده، پختونخوا، دے کښې داسے اغواګانے کیږی چه یو څنګه خبره ده چه بالکل یو بزنس جوړه شوے دے، خلق کاروبارنه کوی او یو هلک اوتښتوی او لس لکهه او شل لکهه روپئ واخلی او په دے خپل بزنس کوی۔ نو زه ستاسو توجه دے طرف ته راګرځوم چه نن نه یو څو ورځے مخکښے هم اغوا شوے وو او د هغے باره کښې ما کال اټینشن نوټس ورکړے وو، زما خیال دے، هغه پینځه ورځے پس رانغلو نو هغه هلک واپس راغلو، نو ما نن هغه With draw کړو۔ نو زه لږ دا عرض کوم چه دا Discrimination مه کوئ چه پرون دوئ پوائنټ آف آرډر باندے خبره اوکړه او نن تاسو دا ایډجرنمنټ موشن راوستو او هغه د پیښور ښارسرے چه کوم اغوا شوے وو، د هغه باره کښې ماکال اټینشن نوټس ورکړے وو، هغه تاسو دویمه ورځ وانغستو او هغه سړے واپس راغلو نو ما هغه نن With draw کړو۔ نو صرف دا عرض کوم چه Discrimination چه دے، دا نه دے پکار۔

جناب سپیکر: هسے دا خو، یو منټ جی، It pertains to the Secretariat, let me reply. بشیرخان! داسے کار دے، To be very serious د ګپ نه بهر اوخو لږ خبرے ته، وروبے خو داسے که څه خبره وی نومهربانی کوئ، رولزته ګورئ۔ د رولز په مطابق د سیکرټریټ باره کښې چه څه خبره وی، You should talk in my chamber and not in the House. بهرکیف I will accammodate you. حالانکه لاء منسټر هم تاسو پاتے شوی یئ۔I expect ---

جناب بشیر احمد بلور: زہ ستاسو چیمبر تہ نہ راخم نو پہ دے وجہ ما -----

جناب سپیکر: نہ نہ، هغه تاسو چه احتجاجآ نه راځی، دا خو به بیله خبره وی، That would be an other, you can talk to the Secretary, بیا دپټی سپیکر ته ورځئ او چه نه راځئ، هغه ستاسو خپله کمزوری ده۔ I am not responsible for that, I am not answerable to you. هغه بیله خبره ده چه ته د قانون په مطابق راتلل نه غواړے، Don't come, please. I will not resquest you to come to my chamber. خو قانون به درته دا وایم چه ----

جناب بشیر احمد بلور: ما ریکویسټ اوکړو، زه نه تاسو ته راځمه، داسے څه خبره ------

جناب سپیکر: قانون کښ دا شے دے، زه تاسو ته د قانون خبره کومه او تر څو پورے ستا د Discrimination والا خبره ده، دا د بالکل الزام اولګولو۔ There is no discrimination what-so-ever. زه دا کوشش کومه چه د هر چا Important وی، د هر سړی په نمبر نمبر هغه اخلمه چونکه په پوائنټ آف آرډر باندے دا خبره پرون واخستے شوه دلته او تاسو دلته نه وئ او په پوائنټ آف آرډر باندے پرے ډیر بحث اوشو او ټول هاؤس دا فیصله اوکړه چه دا د سبا د پاره په Proper motion کښ راشی نو To clarify it that there was no discrimination what-so-ever او ما ته ته یے، که هغه وی که بل وی --------

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر، جی ---

Mr. Speaker: Please let me finish it up. When the Speaker speaks, then this is the duty of every Member to listen to him under the rules, and when you know, so please be patient. Let me explain it to you once again. So there is no question of discrimination. Every body, every honourable Member, whether he is an Ex-Minister, whether he is a present Minister, whether he is an ordinary MPA, they are equal before me and I give them full respect and I will respect them. That's all.

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه دا عرض کوم چه تاسو څنګه اوفرمائیل چه دا Important مسئله وه، نو زه دا عرض کوم چه د اغوا کیسز

تاسو په نمبر راولئ۔ هم دا زما مطلب دے چه هغه نمبر کښ سرے واپس هم راغلو او دلته Discussion او نه شو۔ نو دے کښ Importance هم لیدل پکار دی، خالی میرټ باندے تاسو هغه کوئ نو میرټ باندے هم لږ خیال کوئ چه په نمبر باندے راځی نو نمبر خو د اسمبلئ به تیر شی او هغه د اغوا خبره هم ختمه شی او بیا هغه راوستل، څه خبره به نه وی۔ زما دا ریکویسټ وو چه څنګه دوئ پرون خبره اوکړه، تاسو نن دا واخستو۔ ما هم تقریباً یو څلور ورځے مخکښ داخل کړے وو نو دوه ورځے پس، یوه روخ پس به مو اخستے وو۔ یو داسے خبره وی چه هغه ایمرجنسی خبره وی، یو خبره داسے وی چه هغه دا وانی چه زما سکول جوړ نه شو، زما سکول کښ استاد نشته یا زما دا روډ جوړ نه شو، نو هغه بیله خبره ده۔ دا د اغوا خبره وه، څنګه چه دا Importance مو دے ته ورکړو، پکار وه چه هغه پیښور نه چه کوم سرے اغوا شوے وو، هغے ته به هم دومره Importance تاسو ورکړے وو۔

<u>جناب سپیکر</u>، دا بیا زما په مطلب تاسو پوهه نه شوئ۔ دا د اکسیں ورځو خبره وه او ستا د درے ورځو خبره ده۔ هغوی خو د اکیس ورځو خبره پرون په هاؤس کښ راوچته کړه۔ په هاؤس کښ چه تے راوچته کړه نو دوه ممبران پرے اودریدل بلکه ما په پوائنټ آف آرډر باندے، تاسو پرون تشریف فرما نه وئ نو لږ نورو نه تپوس اوکړئ۔ خیر دے ستاسو یو څو ملګری دی، هغوی به درته ټول Detail اووانی، نو هغه اوچت شو، فرید خان او نوابزاده محسن علی خان صاحب هغه راوچت شو، اوس به ورسره ټول القابات اووایم ولے چه ټول خفا کیږی، نو هغوی راوچت شو او هاؤس دا فیصله اوکړه۔ دلته چه زه ناست یم، نو زه به Respect د هاؤس د فیصلے کوم بلکه ګورنمنټ او اپوزیشن دواړو اوونیل چه دا د سبا ضرور واغستے شی نو په دے باندے شوے ده۔ که تاسو هم پاسیدلے وئ په پوائنټ آف آرډر او تاسو ونیلے وے او خبره به مو پرے کړے وه چه دے نه خو دا معلومیږی چه تاسو پکښ هیڅ خبره، نه په پوائنټ آف آرډر پاسیدلے وے نو کیدے شی چه هغه کال اټینشن ته پاتے هم نه وے او ستاسو ټوله خبره به په پوائنټ آف آرډر هم شوے وه او یو تاسو وئ هم نه۔ ستاسو Matter مونږه ایښے وو او بیا په دے وجه باندے مو وانغستو چه تاسو موجود نه وئ جی۔

<u>جناب فرید خان طوفان</u>، جناب سپیکر! زما مسئله چه کومه ده، دا په دے کښ

اخوا دیخوا نه شی کنه۔
حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر! دوئ کښینوئ، زه خبره کوم۔ جناب سپیکر صاحب! دا د اغواګانو دا سلسله د پخوا نه روانه ده۔ زمونږ پیښور ته، زمونږه ضلع ته د ټولو نه لوئے تکلیف، تا ته او ما ته او ایوب جان او دوئ ته وو حو چه رښتیا خبره درته کوم چه خدائے پاک زمونږه واوریده او یو افسرنے راوستو چه هغه قصوریه دے، د هغه د وجه نه نن، زمونږه کمشنر پشاور ډویژن د وجه نه دا امن مونږه ته ملاو دے۔ که دا افسران په هر ډویژن کښې وی، دوئ غواړی چه مونږه امن قائم کړو، زه درله سپیکر صاحب، لیکلے درکوم چه هیڅ چرته به هم داسے نه کیږی۔ خبره دا ده چه دوه افسران روانول پکار دی، دوئ نه کار اغستل پکار دی۔ دا ټوله غلطی د دوئ افسرانو ده او په دے کښې ټول زه ګنړم دا سیاسی خلق د دوئ غلطی ده، سفارشیان راولی او سفارشیان اولګوی۔ د سفارشیانو نتیجه نن دا ده چه نن دا حالات ګورئ۔
جناب حبیب اللہ خان کنڈی (وزیرصنعت): دا سیاسی خلق هسے بدناموی،د سیاسی خلقو نوم دواخلی۔
حاجی عبدالرحمان خان: دا تا راوستے دی۔ (قہقہے) ثابته به ئے کړم۔
جناب سپیکر: زما خیال دے عبدالرحمان خان، داسے به اوکړو چه د فرید خان هغه Objection صحیح وو، د دوئ هغه خبره فوت کیږی۔ دوئ له به څوک جواب ورکړی؟
حاجی عبدالرحمان خان: نه نه، مونږه هم دا وایو، مونږ فرید خان سره ملګری یو۔ مونږ د پیښور، زه او زمونږ ټول ملګری، د پارټئ خلق، د ټول هاؤس کسان مونږ په دے کښې، دا زمونږ د ټولو مسئله ده، دا یوازے د فرید مسئله نه ده، دا د دے صوبے ټوله مسئله ده۔ مونږه ټول متفقه طورکه جلوس اوباسی، هم ورسره خو، که هر څه کوی،مونږ ورسره تیاری یو۔
جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔ بل څوک خو پرے خبره کول به غواړی؟ بس ٹھیک شوه جی،بس۔
جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون): جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب! کل جب آنریبل ممبر، فرید طوفان صاحب اور جناب آنریبل نوابزادہ محسن علی خان صاحب نے یہ موضوع اٹھایا تو اس ضمن میں بہت سارے حالات سے باخبر ہونے کے باوجود بھی حکومت کی طرف سے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ آنریبل ممبرز کا یہ ایک بڑا جائز استفسار ہے اور

تشویش ہے اور اس میں اگر تفتیش کنندگان یا وہ انجینیرز جو اس کی بازیابی کیلئے مصروف عمل ہیں، ان کو بھی مزید تقویت دینے کیلئے آج اس ایڈجرنمنٹ موشن کو قبول کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے۔ جناب والا! میں اس تاثر کو مناسب نہیں سمجھتا جو غالباً کسی غلط فہمی کی بنیاد پر ہو۔ حکومت کی طرف سے یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلہ کو صحیح طور پر اپنی گرفت میں رکھے، کہیں ناکامیاں ہوتی ہیں اور کہیں کامیابیاں ہوتی ہیں لیکن ہمارے معاشرے کے ہر فرد پر بھی اس کی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کبھی کسی جگہ ناکامی ہوتی ہے تو کسی جگہ کامیابی بھی ہوتی ہے اور ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہم کسی ناکامی پر، کسی خامی پر تو فوراً اعتراض کرتے ہیں مگر کسی کا کوئی اچھا کام ہو تو اس کے متعلق بات کرنا بھی گوارا نہیں سمجھتے۔ یہ بھی ٹھیک ہے، چلیں میں اس پر نہیں جاتا پولیس ہے، انتظامیہ ہے، ان سے کچھ غلطیاں بھی ہوسکتی ہیں، اچھے افسر بھی ہیں اور ایسے افسر بھی ہیں انتظامیہ میں کہ جو غالباً اس طرح کے نہیں ہیں جیسی کہ ہماری توقعات ہوتی ہیں لیکن وہ ہماری سوسائٹی کا ایک حصہ ہیں، گورنمنٹ کی مشینری کا حصہ ہیں۔ جناب والا! اسی ضمن میں میرے اپنے ڈویژن میں، ایبٹ آباد میں، یہ اب کوئی نہ کہے کہ جی وہاں سڑکیں بھی بن گئی ہیں، گلیات بھی بن گئی ہیں، اس سے قطع نظر وہ بھی آپ جیسے ایک پولیس افسر ہیں اور ایک ایسے مفرور کہ جس نے گزشتہ تیس سال سے لوگوں کی ناک میں دم کر رکھا تھا، کو ایبٹ آباد کی پولیس نے گرفتار کیا ہے اور اس سے پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ میں کسی کو ملوث نہیں کرتا، اس میں پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جس میں خطرناک مفروروں کو گرفتار کیا گیا ہے اور وہاں کی مقامی آبادی نے اس میں حصہ لیا ہے۔ جناب والا! میرے ساتھ بھی ایک واقعہ پیش آیا ہے لیکن ہم نے وہاں شور نہیں مچایا۔ ہم نے ان مفروروں کے پیچھے پولیس انتظامیہ کے علاوہ، اپنے طور پر بھی، علاقائی نمائندگی کے طور پر، جہاں ہر کسی کی اپنی مرضی ہے کہ جو جی چاہے، کرے، ہم جلسے کریں، جلوس نکالیں یا سڑکیں بلاک کرتے ہیں تو ہم یہ بھی تعاون کر سکتے ہیں کہ اپنی Forces کے ساتھ، اپنے لوگوں کے ساتھ، وہ لوگ جو ہماری طاقت کا حصہ ہیں، وہ لوگ جو اس ملک میں جو اس خطے میں قانون کی علم داری چاہتے ہیں، انصاف چاہتے ہیں، وہ لوگ جو ظلم اور انصاف کے خلاف اپنی آواز اٹھانا چاہتے ہیں، وہ بھی ان ظالموں کے خلاف ان کوششوں کا ساتھ دیں جو اس وقت کی حکومت یا اس کے اہلکار کر رہے ہیں تاکہ وہ اہلکار جو آج غلطی کر رہا ہے، جو رشوت کی وجہ سے یا کسی نا اہلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے تو اس کو بھی یہ احساس ہو کہ اس کے ساتھ عوامی نمائندوں کی بھی سپورٹ ہے، ان کے بھی لوگ اس کے ساتھ جائیں تو غالباً ان کو یہ موقع نہیں ملے گا کہ وہ اس میں اپنی مرضی

سے کوئی بات کر سکیں۔ تو اب یہ الگ بات ہے، یہ اپنے اپنے نمائندوں کی اپنی اپنی حیثیت ہے، کسی کو توفیق کچھ کرنے کی ہے، کوئی کچھ کسی اور طرح سے کرتا ہے۔ ہم سے جو ہو سکا، ہم نے ہر سطح پر ہر مفرور کا نہ صرف پولیس انتظامیہ کی طاقت سے بلکہ خدا کے فضل وکرم سے اپنے عوام کی طاقت سے بھی ان کا تعاقب کیا ہے اور آج ہم نے ان لوگوں کی سرکوبی کر لی ہے جو علاقے میں دہشت گردی کے مرتکب تھے۔ اسلئے میری آپ سے، اپنے معزز بھائیوں سے، آنریبل اراکین سے یہ گزارش ہوگی کہ یا تو یہ ہے کہ حکومت کسی کے اغوا میں ملوث ہو، حکومت نے مل کر اغوا کیا ہوا ہو تو پھر تو یہ بات ہے جی کہ فلاں افسر نے یہ کر دیا ہے اور اس کے خلاف یہ ایکشن ہو مگر جب آپ کی حکومت بھی یہ چاہتی ہے کہ ان لوگوں کی بازیابی ہو اور اگر ہم سڑکوں پر جلسے، جلوسوں سے انتظامی حالات خراب کر دیں گے تو پھر غالباً" انتظامیہ اس جلسے اور جلوس پر اپنی پوری طاقت لگائے گی یا مغویہ لوگوں کی بازیابی کیلئے لگائے گی۔ اسلئے ہمیں تھوڑا سا اس میں فرق رکھنا چاہئے۔ اگر اس میں حکومت پارٹی ہے تو پھر تو ٹھیک ہے، آپ کا یہ حق بنتا ہے مگر آپ یہ بھی انصاف کریں کہ آپ عوامی نمائندے ہیں، کس میں کس کی کہاں تک غلطی ہے؟ جناب والا! یہ جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے پولی ٹیکنک کالج کے طالبعلم کا، اکیس نومبر کو یہ واقعہ ہوا اور ہماری اسمبلی غالباً ستائیس کو بلائی گئی اور ریکوزیشن اس سے پہلے۔ جیساکہ آپ کو جناب والا، علم ہے کہ حسب ضابطہ اس سے پہلے اس کا آپ کی طرف سے یہ نوٹس دیا گیا تو اس کے بعد ہی ہمیں یہ خبر ہو سکتی ہے کیونکہ ہر چیز تو میجک نیٹ پر تو نہیں آ سکتی، اسلئے یہ کہا گیا کہ ہم کچھ اس طرح اپنے اس نظام کو چلاتے ہیں۔ جناب والا! جب یہ ہوا تو پھر اس مہینے کی تین تاریخ کو پولیس انتظامیہ اور پولیٹیکل انتظامیہ نے ان دور افتادہ علاقوں، فرنٹیئر ریجن کے وہ علاقے ایجنسی کے کہ جہاں پر پہنچنا بھی مشکل تھا، راستے دشوار گزار بھی تھے اور خطرناک بھی تھے، ان پر چھاپہ مارا اور جن ملزموں کے بارے میں شک تھا، محمد اسرار اور افسر، یہ ایک ملک سید رحیم کی پناہ میں وہاں موجود تھے، انھوں نے اس گھر پر چھاپہ مارا لیکن وہاں سے کچھ برآمدگی نہ ہو سکی۔ پھر پتہ چلا کہ وہ کسی اور جگہ "میجر کوٹکے" غالباً گاؤں کا کوئی نام ہے، وہاں چلے گئے۔ اب ہوم سیکرٹری اور پولیٹیکل انتظامیہ نے اس پر شدید عمل کا اظہار کرتے ہوئے اس وقت تک سولہ قبائلی افراد کو، علاقے کے با اثر افراد کو اپنی حراست میں لے رکھا ہے اور ان کی Tribal joint, collective responsibility کے طور پر ان سے یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے اس مغوی بچے کو برآمد کرنے کی بھی پوری اپنی کوشش کرنی ہے۔ اس حکومت کے یہی وسائل ہو سکتے تھے کہ سولہ ٹرائبل افراد کو حراست میں رکھا ہے۔ اب ہمارے کچھ وہاں کے ممبران ہوں گے، وہ الگ سوال اٹھائیں

گے کہ ہمارے ان لوگوں کو، فلاں کو کیوں بے گناہ پکڑ لیا ہے؟ مگر یہ ایک طریقہ تھا۔ میں حکومت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ معزز ممبران کا مجھے احساس ہے کہ آپ کے علاقے کی بات ہے، آپ وہاں کی نمائندگی کرتے ہیں اور آپ مدتوں سے ان کی نمائندگی کرتے آ رہے ہیں اور ان دو حضرات کا اپنا بڑا Status ہے۔ جناب فرید طوفان صاحب ایک بہت بڑی جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں اور سیاست میں ان کا ایک مقام ہے، ایک اعلیٰ پائے کے وہ لیڈر ہیں اور بچپن سے، طالبعلمی سے لے کر اب تک ہیں اور اسی طرح نوابزادہ محسن صاحب بہت عرصے سے ہمارے نمائندے اور ایک بہت بڑی جماعت کے وہ بھی صوبائی سربراہ ہیں، تو ان کی تشویش بالکل اپنی جگہ درست ہے اور میرے محترم آنریبل ممبر، جناب اورنگزیب خان صاحب نے درست فرمایا ہے کہ وہ ان کے حلقے کی بات ہے اور اگر جو لڑکا کرک سے ہو مگر جب اس کالج میں پڑھنے کیلئے آتا ہے تو وہاں کے لوگ جو بھی مشکلات پیدا کریں گے، وہ ان کیلئے بھی ہوں گی۔ مجھے آپ کے ساتھ پوری ہمدردی ہے، مجھے آپ کا یہ احساس ہے، ہم آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں، میری یہ گزارش ہوگی کہ بجائے اس کے کہ ہم اس جلسے اور جلوسوں کو، ایک میرا بھائی اگر ایک تاریخ دیتا ہے اور دوسرا کچھ اس میں اور تھوڑی سے ترمیم کر کے الگ تاریخ دے دے تو ہمیں تاریخوں کی سبقت میں جانے کی بجائے اس بچے کے خاندان کے دکھوں پر مرہم رکھنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس کو ہم بازیاب کرائیں اور اس کیلئے میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جیساکہ مجھے ہوم سیکرٹری صاحب اور آئی۔ جی صاحب نے معلومات دی ہیں تو کچھ ایسی امید لگتی ہے کہ انشاء اللہ انہوں نے اپنا گھیرا بڑا تنگ کر رکھا ہے، پوری جد و جہد ہے، پولیٹیکل حکام بھی پوری کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ امید ہے کہ جس طرح پہلے میرے محترم بھائی، میرے محترم آنریبل ممبر، جناب بشیر بلور صاحب نے جو ایک کال اٹینشن نوٹس پیش کیا تھا جس میں بازیابی کا ذکر تھا، جناب باز محمد صاحب کا تھا، تو وہ اگر وقت پر نہ آ سکا کسی وجہ سے مگر اس کے باوجود بھی اگر اسی دوران میں اس کی بھی بازیابی ہوگئی تو اسلئے جناب یہ پوری کوشش ہوتی ہے اور کوہاٹ میں ابھی کوہاٹ پولیس نے ایک بہت نامی بدنام زمانہ مفرور فاروق اور شاد بنگش کو اسی سال گرفتار کیا ہے اور ابھی تک وہ جیل میں ہیں، ان پر قتل اور ڈکیتی کے مقدمات ہیں۔ جناب والا! کوشش پوری ہوتی ہے حکومت کی، انتظامیہ کی کہ ان لوگوں کو پکڑا جائے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ سیاسی Structure اور سیاسی طاقت کے لوگ بھی اگر اپنی توانائیاں بجائے اس کے کہ حکومت کی خلاف کسی ایک موضوع پر اپنی سیاسی بات کرنے پر صرف کریں جس کیلئے آپ کے پاس الگ مسائل ہیں، انشاء اللہ وہ بھی جب وقت آئے گا کہ تو Law & order situation یا Politics پر

بات کریں گے، مگر اس وقت یہ جو مسئلہ ہے، ہمیں اس کو سیاسی نہیں بنانا چاہئے۔ یہ ایک طالبعلم کا اغوا ہے، غریب بچہ ہے، ہمارا بچہ ہے، اس کا جو اغوا ہوا ہے، اس کو جو تکلیف ہے تو ہم سب پر لازم ہے کہ مل کر اس کیلئے ہم کوشش کریں اور میری یہ گزارش بھی ہوگی کہ لاء اینڈ آرڈر کو اپنے ہاتھ میں لینے سے تو وہ مسئلہ حل نہیں ہوگا، اس میں تو غالباً ہم Situation کو خراب کرنے کی بات کریں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم پوری طاقت لے جا کر ان لوگوں کے گھروں پر حملہ کریں، ان کے گھروں تک جلوس لے جائیں، ان کا گھیراؤ کریں جو اس جرم کے مرتکب ہیں اور ان لوگوں کا ساتھ دیں جو آپ کے ساتھی ہیں۔ میں اپنے آنریبل ممبران کو، اپنے بھائیوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی جانب سے پوری کوشش ہوگی اور جہاں تک یہ ذکر ہوا میرے بھائی کا، کسی آنریبل ممبر کی ایف۔ آئی۔ آر نہ درج کرنے کی، تو یہ ایک In gesture بات ہوگئی تھی کہ بھئی اگر آپ کریں گے تو مذاق میں یہ کہہ دیا اور اگر میں نے کہہ دیا ہے کہ جناب نوابزادہ محسن صاحب نے میرا نام لیا ہے تو وہ میرے بڑے قریبی دوست ہیں، مجھے وہ آدھے نام سے بلاتے ہیں۔ میں نے شغلاً کہہ دیا کہ آنریبل کہو اور میرے محترم بھائی اورنگزیب صاحب نے مجھے آنریبل کہہ کر، مگر اس "آنریبل" میں اتنی بات نہیں تھی جتنی کہ "ڈس آنریبل" میں تھی۔ اسلئے ایسی باتیں ہمیں نہیں کرنی چاہئے۔ ہم آپ سے پورے تعاون کیلئے تیار ہیں۔ کوئی ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں ہوگی اور وہ جو اسلام آباد والی ایف۔ آئی۔ آر تھی تو ہم پرانی باتوں کو نہیں نکالنا چاہتے۔ پتہ نہیں اس کی نیت کچھ اور ہوگی، وہ کچھ اور لوگوں کی ایف۔ آئی۔ آر تھی، یہاں آپ کے خلاف کوئی ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں ہوگی البتہ جو آدمی قانون کی خلاف ورزی کرے گا، آپ خود باشعور ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ اس کیلئے کیا لائحہ عمل ہوتا ہے؟ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی جانب سے اس لڑکے کی بازیابی کیلئے پوری پوری کوشش ہوگی۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

نوابزادہ محسن علی خان: میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر صاحب، کہ آنریبل منسٹر صاحب نے کہا کہ ایبٹ آباد میں یا ہزارہ میں پولیس کے علاوہ یہ خود یعنی عوامی طاقت کی وجہ سے یا اپنی علاقائی ڈلہ بندی کی وجہ سے لوگوں کو Surrender بھی کراتے ہیں اور ان کو گرفتار بھی کرواتے ہیں اور ہم لوگ جو ہیں، ان کا یہ خیال ہے کہ جلسہ یا جلوس کرکے امن و امان کو ہم خراب کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف آنریبل منسٹر سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس سے تین مہینے پہلے چار آدمی کرک سے اغوا کئے گئے تھے، دو ڈاٹسن پک اپ بھی ان کے ساتھ لے گئے تھے اور یہ میرانشاہ سے آگے لے گئے تھے۔ میں خود گیا تھا، پی اے میرانشاہ سے میں نے ملاقات

کی، کمشنر سے میں نے ملاقات کی، ایسی کوئی جگہ نہیں تھی، دفتر نہیں تھا کہ جس کے افسروں کے پاس ہم نہ گئے ہوں۔ ڈھائی مہینے گزر گئے جناب سپیکر صاحب، اور انتظامیہ ان لوگوں کو برآمد نہیں کر پا رہی تھی، آخر قوم مجبور ہوگئی، انہوں نے سڑک بند کی۔ جو بھی وزیروں کی گاڑی گزرتی تھی، چاہے وہ ٹینکر تھا، چاہے وہ بس تھی، چاہے وہ گاڑی تھی، اسے روکا، گاڑیوں کو انہوں نے اپنے قبضے میں کیا، لوگوں کو انہوں نے اپنے قبضے میں کیا اور جناب، چوبیس گھنٹے کے اندر اندر وہ آدمی وزیروں نے خود لاکر ڈی۔ سی کرک کو ---------

<u>جناب سپیکر</u>: "وزیر" قوم You mean۔

<u>نوابزادہ محسن علی خان</u>: "وزیر قوم"، تو انہوں نے خود چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ڈی سی کرک کو وہ اغوا شدہ تین آدمی حوالے کئے۔ میں صرف اپنے آنریبل بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ طریقے ہمیں نہ سکھائیں۔ اگر ان کے سرکاری عملہ سے یہ نہیں ہو سکتا تو یہ نہ سمجھیں کہ ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ آج Surrender کر لیں کہ ہم نہیں کر سکتے تو پھر یہ دیکھ لیں گے کہ ہم لوگ خود اس لڑکے کو واپس لا سکتے ہیں اور کتنا جلدی ہم واپس لے کر آئیں گے۔ اگر ہم نے مسئلہ نہیں بنایا تو ہم نے اسلئے نہیں بنایا کہ ہمارے کچھ لوگوں کیساتھ تعلقات ہیں جس کی وجہ سے ابھی تک ہم نے کوئی مسئلہ نہیں بنایا ہے۔ ایک یہ بیٹھے ہیں سامنے، محمد ہاشم خان (چارسدہ) اگر ان سے تعلقات ہمارے نہ ہوتے تو اب تک ہم بہت کچھ کر چکے ہوتے۔ جناب سپیکر صاحب! تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہم جو اقدامات کریں گے تو ہم اسلئے نہیں کریں گے کہ ہم حکومت کو بدنام کریں۔ ہم صرف اسلئے کر رہے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ بچہ جلد از جلد اپنے گھر واپس آجائے۔

<u>Minister for Law</u>: Mr. Speaker! on a point of personal explanation.

<u>جناب فرید خان طوفان</u>: تاسو بیا خبره اوکړئ، زه ستاسو د پاره کومه۔ جناب سپیکر صاحب! زه د علی افضل جدون صاحب ډیر زیات مشکور یمه چه پرون مونږه دا مسئله اوچته کړے ده، د هغے نه پس دوئ ګومره Efforts کړی دی۔ زما دلته بنیادی مسئله دا ده چه په 21 تاریخ باندے دا هلک ورک دے او اسمبلی چه کله راغلے ده او پرون نه هغه بل پرون یعنی په 6 تاریخ باندے دا مونږه اوچته کړے ده، په دے کښې دا دومره Delay شوے ولے ده؟ زه دا خبره د منسټر صاحب په نوټس کښې راوستل غواړمه۔ جناب سپیکر صاحب! دا هلک چه اغوا شو، دا به اوس لاړشی ټرائبل ایریا ته چه هلته کښې زمونږ د پولیس رسائی نشته۔ دلته داسے مسئلے پیدا شی چه د سړک نه سړے اغوا شی، کیان سنګه اغوا شو نو د اغوا په وخت کښې دا مسئله پیدا شوه چه

پولیس ونیل چه دا د ټرائبل ایریا نه دے او ایډمنسټریشن والو ونیل چه نه دا د سیټلډ ایریا نه دے۔ د دوئ جنګ وو، هلک اغوا دے، د سړی د راستولو خبره نه وه۔ زه نن دا خبره کومه چه هوم سیکرټری نه بغیر نه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، پرون مونږ ورکړے دے دا تجویز که هوم سیکرټری دومره کار کړے وو، دومره ملکان او دومره خلق نے نیولے وو، دا ئے د قوم د دے بچی پلار ته سوال جواب کړے وے چه مونږ لګیا یو، نو مونږ به د خپل احتجاج طریقه په خپل طریقه کوله۔ هوم سیکرټری خو دومره Bother کوی نه چه پرون راسے، نن هم اسمبلئ ته نه دے راغلے خکه چه هلک ورکیدل هغوی د پاره هیڅ معنیٰ نه لری۔ زه دا خبره کومه چه هوم سیکرټری نه دے راغلے۔

(آوازیں، نه دے راغلے۔)

جناب فرید خان طوفان: زه اوس هم دے خانے کښی ولاړ یم او دا خبره کوم، زه ایم پی اے یمه، Elected سړے یمه، ما هوم سیکرټری ته ټیلفون کړے دے نو ما ته ئے جواب نه دے راکړے۔ راغلے به وی نن، آئی۔جی خو راغی خو آئی۔جی ټرائبل ایریا ته نه شی تلے۔ د آئی۔جی ته خو په ټرائبل ایریا کښی دننه کیدو د پاره د کمشنر او د هوم سیکرټری ضرورت دے۔ زه دا خبره کومه چه جناب، زه ترے نه پوښتنه کوم چه دا صوبه څوک چلوی؟ دے کښی زما او ستاسو دا کوم Efforts شوی دی کنه، اقدامات اغستے دی، قابل تعریف دی خو که د دے نه د دے هلک پلار او مونږ خبر وے نو مونږ به، زه دا خبره اوس ورته کومه چه تاسو چه کوم Efforts کوئ نو دا په داسے طریقے سره اوکړئ چه مونږ خو وایو چه زمونږ هلک د راوخی، وانی چه زما لالے د پاس وی که پیر خره وی که په اس۔ مونږ خو خپل سړے غواړو۔

جناب سپیکر: هسے سیکرټری اسمبلی وانی چه هوم سیکرټری راغلے دے۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Sir, Additional Home Secretary is sitting up there, the Home Secretary is not here, he is not in the House.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے، یہ گورنمنٹ جاب ہے کہ وہ کس کو بلائے گی، آپ کے کہنے پر یہ ساری باتیں طے ہوں گی، Don't say like that. یعنی میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں جناب کہ آنریبل ممبر نے جو بات اٹھائی ہے، مجھے ان کی شکتی پر اور طاقت پر خدا نخواستہ کوئی شک نہیں، وہ بڑے طاقتور ہیں۔ مجھے صرف اس بات

کا گلہ ہے کہ اتنی طاقت کے باوجود، اتنی شکتی کے باوجود ان وسائل کو کیوں بروئے کار نہیں لاتے؛ اور --------------

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب! یہ "شکتی" کیا ہے؟ سمجھ نہیں آتی ------

وزیر قانون: جی یہ "شکتی" آپ والی ہے آپ کو سمجھ نہیں آتی جناب، یہ کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ اور میرا کام آپ کو سمجھانا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب خان، پلیز۔

وزیر قانون: اگر کوئی رولز کی خلاف ورزی ہو تو پھر آپ بات کر سکتے ہیں، کوئی انگریزی، اردو یا فارسی کا لفظ آجائے تو آپ کو سمجھانا غالباً میری ڈیوٹی میں شامل نہیں ہے -----

جناب محمد اورنگزیب خان: ہندی ہماری سرکاری زبان نہیں ہے۔

Minister for Law: Please be seated, be seated. Hon'able Member this is not your job to address me directly, you are to address the Speaker and then I have to answer. This is not the proper way.

جناب والا! اب ان کی طاقت کو تو ہم نے مان لیا ہے، درست ہے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا، ہم اس طاقت کو مانتے ہیں اور اسی بھروسے پر تو میں نے یہ گزارش کی تھی کہ ہم اس مسئلے کو انسانی مسئلہ سمجھ کر، علاقائی مسئلہ سمجھ کر، ایک بچے کا مسئلہ سمجھ کر، ایک باپ اور بیٹے کا مسئلہ سمجھ کر حل کریں اور پھر جناب، یہاں تھوڑی سی الجھن پیدا ہوئی کہ آنریبل ممبر، جناب فرید طوفان صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ متعلقہ افسران سے بات کرنا چاہتے تھے مگر صحیح رابطہ نہیں ہو سکا مگر آنریبل محسن صاحب کا غالباً ان سے بہتر رابطہ ہے کیونکہ ان کا اکثر دوستوں سے رابطہ رہتا ہے، چاہے وہ حکومت کے اس طرف ہوں یا اس طرف ہوں مگر بیوروکریسی کیساتھ ان کی دوستی مستقل ہوتی ہے۔ اب مزے کی بات یہ ہے کہ آئی جی صاحب نے ان کو پہلے بریف کر دیا تھا اور مجھے انہوں نے بعد میں بتایا۔ آئی جی صاحب نے ان کو پورے حالات سے آگاہ کر دیا تھا اور جہاں تک جناب، ہوم سیکرٹری کی بات تھی تو جناب، وہ اسمبلی میں موجود تھے، اسمبلی میں میرے چیمبر میں بھی وہ آئے تھے اور غالباً، شاید وہاں بیٹھے بھی ہوں پھر میں نے خود انہیں کہا تھا کہ آپ کا جو مسئلہ ہے یا آپ نے مجھے جو بریف کرنا تھا، وہ میں بریف ہو گیا ہوں اگر پھر ضرورت پڑی تو آپ کو بلائیں گے۔ اب آپ اگر جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ میں جناب پھر آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے آنریبل ممبرز، جناب فرید طوفان صاحب اور محسن صاحب اگر مناسب سمجھتے ہیں تو ہم ان کو اس تفتیش کا ایک حصہ بنانے کو تیار ہیں کہ وہ ان کے ساتھ شامل ہوں اور اس سے آگاہ ہوں کہ کس قسم کا وہ کام کر رہے ہیں اور کیا ان کی پیشرفت ہے تاکہ اس ایوان کو بھی پتہ چل سکے اور ان کی بھی تسلی ہو

اور ان کی تسلی ہماری تسلی ہے، ان کی عزت، ان کا مفاد جناب، اس پورے ایوان کا مفاد ہے۔ میں ان کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر! Thank you ver much. جیسا کہ جناب جدون صاحب نے فرمایا--------

جناب سپیکر: هسے پینخه کال اټینشن نور دی۔

ارباب محمد ایوب جان: زه تاسو ته عرض کومه یو منټ د پاره جی۔ یو خو هوم سیکرټری، پکار ده چه دلته ناست وے۔ جدون صاحب خو Satisfied شو خو. This is a matter of the House. He should sit here. بل دا ده جی چه Police is not only one Department, this is a network. ولے چه پولیس ډیپارټمنټ سره سپیشل برانچ دے، آئی بی دے، کرائمز دے، امانی شپږ اووه محکمے دی او هغه ډیر زیات کوآرډینیشن وی هیډ آف دی ډیپارټمنټ سره چه دا هلک اغوا شو دے، چرته لاړو؟ اوس آئی بی یا سپیشل برانچ، جناب سپیکر صاحب، زما په خیال تاسو ما نه زیات پوهیږئ، چه خپلے ډیوټیانے نے پریښے دی۔ آئی بی پریښے دی۔ سپشل برانچ، هغه به څه کوی؟ د صوبے سربراه به ورته وائی چه ته دا ما ته رپورټ راکړه چه بیګم نسیم ولی خان سحر چرته وه او ماښام چرته وه؟ چمکنی صاحب کوم کار کوی؟ عبدالرحمان خان، د اپوزیشن ممبرانو پسے ګرځی او دویم جی چه که چرته یو ډسټرکټ ته تاسو لاړشئ جی، ایس پی چرته تلے دے؟ هغه وی آئی پی، وی آئی پی ډیوټئ پسے تلے دے، ائرپورټ ته تلے دے۔ ښه جی، ډی سی چرته تلے دے؟ هغه هم وی آئی پی، دلته خو چیف منسټر یا لیډر آف دی هاؤس په اسمبلئ کښ په خپل سپیچ کښ دا خبره کړے وه چه "آج سے وی آئی پی کی ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے" حالانکه ما د ایس اینډ جی اے ډی نه تپوس اوکړو چه وی آئی پی ډیوټئ باندے څومره پیسے لګی؟ نو هغوی اووے چه ساړهے تین کروړ روپئ لګی۔ نو یوه خبره، دویمه خبره دا چه ستاسو کور په سړک دے، زما کور هم په سړک دے، دا څومره تهانے چه په سړک دی، د پولیس والو بل څه کار نشته، دوئ د روډ پروټیکشن کوی، کلو ته څوک نه ځی۔ زه وایم چه د پولیس هغه Network, where it has gone? پولیس خو یو ډیپارټمنټ وو، خاصکر د پختونخوا د صوبے چه هغه ټول بر صغیر کښ نمبر ون پولیس وو۔ I.G. should call the Heads of the Departments, د

هغه د لاندے دی چه بهنی، دا چرته لاړو؟ څه چل دے؟ چه آنی جی ته پوره پوره رپورټ وی۔ دویم نمبر سپیکر صاحب، خبره دا ده چه We are going towards revolution هغه دے د پاره چه جدون صاحب As a Minister، دا وائی چه زه خپل خلقو سره لاړمه او مفرور سرے مے هم اونیو او پولیس سره کوآرډینیشن مو هم اوکړو۔ دا اوس څنګه چه محسن علی خان اووے، چمکنی صاحب، تا د پاره او مسټر سپیکر سر، ما د پاره خو ډیره آسانه ده چه مونږ د قبائلی علاقے ټرکونه اونیسو، هغه اونیسو، مونږه هلته نه خو۔ لنډی کوتل یا جمرود ته یا مهمندو علاقو ته نه خو خو د هغوی ټولو کاروبار دلته دے، آیا دوئ مونږ ته دا وائی چه مونږه یو سول وار دلته شروع کړو؟ آیا قبائل او سیټلډ خلق یو بل پسے پاځی؟ دا قانون، دا پولیس چه دے، ایک ارب پینتالیس کروړ روپئ زما په خیال دا اسمبلی ورته پاس کوی، دا Fundamental rights کښی لاء اینډ آرډر زمونږ Fundamental rights دی نمبر ون Right چه Law and order, we should get it and we are expecting it. جدون صاحب اووے چه پولیس یو مفرور اونیوو په ایبټ آباد کښی، بل مفرور نے اونیوو چرته کوهاټ کښی، د پولیس دا ډیوټی ده۔ دا دومره امانی ایک ارب او پینتالیس کروړ روپئ چه اخلی، دا به ما نیسی؟ دا به نیسی هغه مفروران، دا به نیسی هغه تخریب کار، دا چه څوک Kidnapping کوی، هغه به نیسی۔ دا خو په مونږ باندے څه احسان نه دے۔ دا زمونږ غریب خلق جی، په ایمان د ټیکسونود لاسه زرے زرے شو۔ هغوی ایک ارب او پینتالیس کروړ روپئ ورکوی پولیس ته جی، دا اسمبلئ نے پاس کوی او جدون صاحب وائی، اوګوره وائی هلته نے یو مفرور اونیوو، هلته نے یو مفرور اونیوو۔ (قهقهے) دا خو د هغوی ډیوټی ده، دا مونږ باندے څه احسان کوی جی؟ نو زما دا ریکویسټ دے جی چه دا نیټ ورک چه دے، دا بالکل پکار ده چه The I.G should come out of his office هغه یوه پالیسی جوړه کړی زمونږ صوبے د پاره او جناب سپیکر صاحب، زه تاسو نه دا تپوس کومه چه یو Unanimous قرارداد دلته پاس شو ستاسو سربراهئ کښی۔ And you are the Custodian of the House نو جناب سپیکر صاحب، هم هغه مثال، Once upon a time, there was a provincial Assembly, یو مور خپل بچی ته وے، هغه مونږ دے۔ Unanimous یو قرارداد وو چه Kidnapping ډیر زیات شو جی او څنګه چه عبدالرحمان خان

اووے، بشیر بلور صاحب اووے چه لس لکهه، شل لکهه روپئ یو سرے واخلی جی، دا خو ډیر ښه بزنس دۓ جی۔ دے نه ښه بزنس کوم یو دے؟ او زما په خیال څنګه چه بعض خلقو دا هم اووے چه پولیس ډیپارټمنټ که چرته هیروئن خرڅیږی کلی کښې یا یو بدمعاش سرے دے یا چرته جواری کیږی، تاسو ما ته دا اووایئ چه پولیس که نه غواری، د هغه پلار هم نه شی خرڅولے۔ که پولیس Efficient وی، Nobody can go beyond the law. خو دلته ګورنمنټ د طرف نه دا هغه راشی چه یره، تاسو خپل سړی راوباسئ، په ایمان د څوکنو خو پچاس هزار آبادی ده، تا یو آواز اوکړو، ټول خلق به را اوځی۔ نو مونږ دلته هاؤس کښې دا خبرے به کوو یره، مونږ د خالصے او د چمکنو او دا ټول خلق اوخو، هغه ټول ډرائیو بند کوو۔ آیا We are going toward a civil war? What is this? دا پولیس او دا ایډمنسټریشن د څه د پاره دی جی؟ Thank you, Sir.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Honourable Haji Bahader Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 688. Haji Bahader Khan, MPA.

حاجی بہادر خان (دیر): شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! مورخہ 5-7-1995 کو میں نے اپنے حلقے پی ایف۔76 میں واقع ڈھیری کمبٹ، تحصیل ثمر باغ گرلز مڈل سکول میں دو ملازمین کو بھرتی کیا تھا جنہیں اس موجودہ حکومت نے بغیر کسی جواز کے برطرف کر دیا ہے۔ لہٰذا بلا جواز میرے بھرتی کئے ہوئے ملازمین کو برخاست کر کے غریب ملازمین کا استحصال کیا گیا۔ حکومت اس امر کی جانب توجہ کرے۔

جناب سپیکر: بہادر خان! دغه د څنګه بهرتی کړی وو؟

حاجی بہادر خان: زه اوس وایمه۔ جناب سپیکر صاحب! د دے اسمبلئ د روایاتو مطابق چه د دے اسمبلئ دا روایات وو چه یره کلاس فور بهرتی کیدو نو هغه به د لوکل ایم پی اے په Recommendation وی۔ په هر هغه زمکه چه هغه چا ورکړے نه وی، د چا وی نه او د سرکار زمکه وی یا کله چه دا سکول یا کوم څګے سرکاری جوړیږی نو مونږ د دے چا نه زمکه واخلو، د چا سره Agreement اوکړو نو دا هغه کسان وو، هغه لازمی چه مونږ په Recommendation کوؤ او هغه ته ورکوو۔ د دے اسمبلئ د روایاتو مطابق په 1993 کښې ما الیکشن ګټلے وو په دغه، زما د بدقسمتئ خبره دا ده چه زه کله نه دے اسمبلئ ته راغلے م نو ټول عمر په اپوزیشن کښې دا پینځه کاله زما تیر

شو- تیر شوے حکومت هم دغه انتقامی کارروائیانے زما سره کولے لکه څنګه چه اوس دوئ اوکړے۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): سپیکر صاحب! ده نه هیر شوی دی، ده یو نیم کال حکومت کړے دے، اوس تلے دے اپوزیشن ته۔

حاجی بهادر خان: دا بیله خبره ده، بیا زه دے ته راځمه او کومه-----

جناب احمد حسن خان: دا خبره ډیره خوندوره ښکاری، اوس دا اوکړی۔

حاجی بهادر خان: زمونږه په دے ساتهیانو نه یو دے هم ساتهی پاتے شوے دے، د نورو نه خو خدائے خلاص کړئ خو د هغه د ساتهیانو نه یو دا ساتهی پاتے شوے دے، ټول لړل تپل هم ده کړی دی او ستاسو په وساطت دوئ ته دا ریکویسټ کومه چه د آئنده د پاره په قلار شئ څکه چه هغه بل خل نے هم داسے کول نو بیا ورته ما ریکویسټ اوکړو چه د دے نه ته په قلار شه۔ اوس هم ورته زه ریکویسټ کومه چه ته د دے نه په قلار شه۔ ته د سوات سړے یے او دا زمونږه د دیر مسئله ده، ته ولے په دے کښ ګوتے وهے؟ څکه چه د دے نه علاوه چه دا نے کله کړی دی، د دے نه علاوه بله ورځے دوه نور خلے کړی دی منسټر صاحب او په هغے کښ باقاعده د پیر محمد خان ریفرنس ورکړے دے چه د منسټر ایکسائز اینډ ټیکسیشن او فلانکے په وینا باندے دا لرے کړلو- نو د دے نه علاوه دوه نور خلے کړے دی، هغه بله ورځے، سر- نو دا مے ریکویسټ دے سر، ستاسو په وساطت باندے چه په 5-7-1995 باندے هغه دوه کلاس فور په ډهیری کمبټ کښ او دوه په ثمر باغ هائی سکول کښ بهرتی شو چه هغه د سرکار زمکه وه، نه د چا زمکه وه۔ زه وایم چه اوس به منسټر صاحب دا وائی چه چا دغه کړے دے خو دا د دوئ د ډی-ای-او رپورټ دے، سمری تلے وه، د هغه ټولو معلوماتو باوجود روستو بیا دا کسان بهرتی شوی دی- اوس څه جواز نے نشته دے۔ هم دغه شان ته، یا منسټر صاحب او یا چیف منسټر صاحب او یا د پیر محمد په سفارش او یا د هغوی په آرډر باندے زما کسان بلا جواز ویستلی دی، د هغه خانے غریبانان، زما نه دے، غریبانان دی د هغه خانے اوسیدونکی دی او دا د هغوی حق وو- بلا جواز نے ویستلی دی او نور نے پرے لګولی دی- زه ستاسو په وساطت باندے دا درخواست کومه چه دوئ خپل آرډرونه واپس واخلی او هغه کسان چه د چا هډو څه جواز نه جوړیږی، درے کاله ډیوټی نے کړے ده او درے کاله په د هغه خانے باندے نوکران پاتے شوی دی، نو دغه د بیا هلته بحال

کړی او که زه ------

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم)، جناب سپیکر صاحب! دا څه یوه ډیره لونے کشاله ده۔ ما خو دوئ چه ښځگه خبره اوکړه، په دے کښ هاشم خان په وخت کښ هم ډیرے خبرے شوی دی او دا یوه زړه قصه ده خو زما په لاس کښ یوه سمری ده چه کوم چیف منسټر ته Move شوے وه۔ قانون دا دے چه کوم زمکه Donate کوی نو د هغه زمکے چه کوم مالک دے، د هغه په وینا باندے به بهرتی کیږی او دوئ چه د هغه کوم روایات خبر اوکړه چه د هغه روایات مطابق به ایم پی اے بهرتی کوی نو هغے روایاتو نه خو زه نه یم خبر خو زما د معلومات متعلق هلته زمکه وه چه د کومے قیمت څه ایک لاکھ، تیس هزار روپئ وو خو هغه وخت کښ سردار عالم باچا، چه کوم سابقه ایم پی اے پاتے شوے دے، دا زمکه د ایک لاکھ، تیس هزار په خانے په اسی هزار باندے اوکړه بیا یو Agreement دے ډیپارټمنټ سره چه په هغے کښ دا لیکلی دی چه دے باندے زما کسان بهرتی کیږی۔ بیا مزید د هغے سکول ایډیشنل څه Upgradation کیدو نو مزید دوه کنال زمکه بیا هغه Free of cost ورکړه۔ نو په دے تاریخ باندے، په 5-7-1995 باندے دا یو خل د سردار عالم باچا یو خوئے وو، غالباً یو وراره وو، هغوی بهرتی شو۔ بیا بهادر خان صاحب هم خپل کیس Plead کوو نو بیا هغه لرے شو او د هغه په خانے د بهادر خان صاحب دوئ چه وائی، زما هغه نوکران، نو د دوئ نوکران بهرتی شو۔ بیا سمری موو شوه په دے اپریل کښ او په هغے باندے چیف منسټر Strict orders اولیکل چه د قانون مطابق چه چا زمکه ورکړے ده according to the rules نو هغه کسان د په دے بهرتی شی او چه کوم دوه کسان په دے سلسله کښ متاثر شی نو They should be accommodated elsewhere. نو دا صورتحال دے او ستاسو په مخکے ما پیش کړو۔

حاجی بہادر خان، ما جی عرض کوو چه باقاعده دا زمکه په چھ لاکھ چالیس، هزار روپے باندے خرڅه شوے ده۔ بیا د دے د ایګریمنټ هیڅ قسمه څه وعده وعید د دوئ د محکمے نشته دے د هغے سره۔ په هغے کښ باقاعده ډی۔ای۔او دوئ ته سمری کړے ده، دوئ ترے غوښتے ده او دوئ ته نے ثمری کړے ده۔ اوس زه دا ریکویسټ کوم سر چه که زه دا وایم او دا دے وائی، په دے مسئله نه حل کیږی۔ د دے نه علاوه دوه نے ذا نور کړی د ی۔ دا خو د سرکار زمکه وه، په دے کښ خو د چا څه شے نه وو چه دا یوه بله ورخ کړی دی۔ زه دا

وایم چه دا زما نه سیاسی انتقام اخلی۔ بیا د دے ایجوکیشن کمیټۍ ته حواله کړی سر، ډی-ای-او د را اوغواړی هغه کمیټی او هغوی د اوګوری چه کوم انصاف دے، هغه انصاف د اوکړی۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! یوه خبره خو زه Clear کوم، زما ده سره د سیاسی انتقام کار څه دے جی؟

حاجی بهادر خان: زه اوس په دے نه پوهیږمه، دا چه نه ده نو بیا د دوئ څه کار وو؟

وزیر تعلیم: خبره دا ده جی چه --------

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! دے انتشار پیدا کوی، دے پردو حلقو کښې داسے مداخلت کوی۔

وزیر تعلیم: یوه خبره زه Clear کول غواړم چه زما چا سره هیڅ --------

Mr. Speaker: Please take your seat, Farid Toofan.

وزیر تعلیم: مطلب دا دے چه کښینه۔ خبره دا ده جی چه دا که څه کمیټۍ ته حواله کیږی نو بالکل زما پرے هیڅ اعتراض نشته۔ I want this thing to be decided on merits.

حاجی بهادر خان: دا ثمر باغ اوس هم ته ----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice No. 688, moved by honourable Haji Bahadar Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Education.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Call Attention Notice is accordingly referred to the Standing Committee on Education.

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! ما صرف لږ خان ستاسو نه پوهه کوو چه د رول 48 تحت چه په کوم کونسچن باندے Discussion تاسو په ایجنډا اغستے دے، ما ته دا پته لګیدلے ده چه منسټر صاحب تاسو ته درخواست کړے دے چه هغه به نن نه وی، دا تاسو بلے ورځے ته واړوو؟ نو بیا هغه شانتے ده جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: هغه ریکویسټ خو پخپل ځانے دے، We are otherwise -----

جناب احمد حسن خان: ټهیک شو، سر۔

جناب سپیکر: خکه خو دا وایمه چه زر زر اوشی، دا پینځه ډی چه دا خدائے

Hon'able Walter Siraj, MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 732. اوکری۔

جناب والٹر مسیح. شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ بحث اتنی لمبی ہوگی کہ یہ جو ہم نے کال اٹنشن نوٹس دائر کیا ہوا ہے، وہ شاید آج پھر نہ ہو لیکن آپ کی مہربانی کہ آپ نے ہمیں وقت دیا۔

جناب سپیکر صاحب! میں ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ نوشہرہ میں مورخہ 18-11-1998 کو مسیحی خاندان کے نو افراد جو ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جن میں دو شیرخوار بچے بھی شامل تھے، کو انتہائی بے دردی سے قتل کیا گیا ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس اہم مسئلہ پر سب سے پہلے بحث کی اجازت دی جائے تاکہ اقلیتوں کو پتہ چل سکے کہ ہماری بھی اس ملک میں قدر ہے۔ ہمارے لوگ احساس کمتری کا شکار ہیں، امید ہے کہ آپ مجھے اس اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دے کر مشکور فرمائیں گے اور اس سے مجھے پتہ چلے گا کہ آپ ایک غیر جانبدار سپیکر ہیں۔ میں آپ کا بہت مشکور رہوں گا اور مجھے پہلے بحث کا موقع دیں۔

سپیکر صاحب! یہ واقعہ اٹھارہ تاریخ کو پیش آیا ہے اور بیس دن گزر چکے ہیں۔ جب ہمیں اس واقعہ کا پتہ چلا تو تقریباً ساڑھے تین بجے ہم نوشہرہ پہنچے، شام کو آئی۔جی صاحب بھی وہاں پر پہنچ گئے اور وہ رات کے ڈھائی بجے تک وہاں موجود رہے۔ سپیکر صاحب! بیس دن گزر جانے کے بعد، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ہمارے اکثریتی بھائی ایک بچہ اغوا ہونے کے بارے میں اتنا اہم چیلنج دیتے ہیں گورنمنٹ کو کہ ہم احتجاج کریں گے، ہم سڑک کو بند کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اقلیتوں کے ساتھ یہ زیادتی ہے کہ وہ بڑے Peaceful لوگ ہیں، سچے پاکستانی ہیں اور پچاس سالہ ہسٹری میں، یہ میں فخر سے اس ہاؤس میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی بھی مسیحی آدمی آج تک غدار ثابت نہیں ہو سکا لیکن مجھے افسوس ہے کہ بیس دن گزر جانے کے باوجود بھی، میں اکثر اوقات ایس۔پی نوشہرہ سے، ایس۔پی کرائمز سے ملتا رہا ہوں اور ان کو میں نے ذاتی طور پر یہ ریکویسٹ کی ہے کہ یہاں ہماری لوکل لیڈر شپ موجود ہے، چوہدری عمر دین جو کینٹونمنٹ بورڈ کے ممبر ہیں، اگر آپ کو Interrogation کیلئے یا کسی بھی تفتیش کیلئے مسیحی خاندان میں سے کسی فرد کی ضرورت پڑے تو آپ ان سے رابطہ کریں تاکہ وہ آپ کو وہ آدمی حوالے کرے تاکہ جس خاندان سے متعلقہ وہ شخص ہو تو اس خاندان کو تسلی رہے کہ ہمارا ایک منتخب نمائندہ ہے جس نے ہمارا آدمی پولیس کے حوالے کیا ہے۔ آپ یقین کریں سپیکر صاحب، کہ اس پر ایس۔پی صاحب نے مجھے بڑی تسلی دی لیکن اس کے باوجود بھی ایک Educated آدمی ہے، یوسف قمر جس کا نام ہے اور وہ چراٹ سیمنٹ فیکٹری میں

کام کرتا ہے، وہ جب ڈیوٹی سے واپس آ رہا تھا تو پولیس نے اس کو راستے میں سے اٹھا لیا اور دو دن کے بعد اس کو چھوڑا۔ اسی طریقے سے آٹھ، دس آدمی انہوں نے پکڑے اور آج میرا خیال ہے کہ دس دن ہو چکے ہیں، تین آدمی ان کی Custody میں ہیں، نہ ان کے گھر والوں کو پتہ ہے کہ وہ کہاں ہیں، ان کے پاس بستر ہیں یا نہیں، ان کو کھانا مہیا ہوتا ہے یا نہیں؟ ایک لیڈی، جس کا نام ثریا تھا، جب ڈیوٹی سے آ رہی تھی تو اس کو راستے میں سے پکڑ لیا گیا اور دو دن اپنے پاس رکھا گیا اور سپیکر صاحب، میں ایس۔پی کے پاس گیا، میں نے اس کو For God sake، خدا کا واسطہ دیا کہ پولیس خود مانتی ہے کہ جو سانحہ ہوا ہے، یہ بڑے Expert لوگ تھے، بہت تجربہ کار لوگ تھے، آیا یہ ثریا بھی Expert ہے؟ ثریا کا مجھے قصور تو بتائیں یا آپ کو Investigation میں پتہ چلا ہے کہ ثریا ان کے ساتھ ملوث تھی؟ دو دن تک ایک عورت کو اپنے پاس رکھنا، یہ کتنی زیادتی ہے سپیکر صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے پولیس کے ساتھ تعاون کیا ہے، نوشہرہ میں کوئی Protest نہیں ہونے دیا، کوئی جلوس نہیں ہونے دیا، کوئی احتجاج نہیں ہوا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح فرید طوفان اور نوابزادہ محسن علی خان نے کہا کہ ہم جلسہ کریں گے، ہم سڑک بلاک کریں گے، شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کمزور لوگ ہیں، چیونٹی ایک بہت کمزور چیز ہے لیکن بہت بڑے ہاتھی کی سونڈ میں گھس کر اس کو تڑپا دیتی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ ہمیں اس پر مجبور کیا جائے۔ میں تمام افسران بالا سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ خاندان جو تباہ ہوچکا ہے اور خاص طور سے میں سمجھتا ہوں کہ نوشہرہ میں جو Harrassment پھیلی ہوئی ہے، وہاں کے غریب لوگ ہیں سپیکر صاحب، ڈھائی ہزار روپے تنخواہ لیتے ہیں اور کنٹونمنٹ چھاونی نوشہرہ میں تمام لوگ کنٹونمنٹ کے ملازمین ہیں اور ڈھائی ہزار روپے تنخواہ ہے، کیا وہ پندرہ، سولہ ہزار روپے کی کلاشنکوف اپنے آپ کو Defend کرنے کیلئے رکھ سکتے ہیں؟ میں نے ذاتی طور پر ریکویسٹ کی ہے آئی۔جی صاحب سے اور انہوں نے دو دفعہ ایس۔ایس۔پی پشاور کو کہا ہے، میرا گھر تین کلو میٹر دور ہے تھانہ گلبہار سے لیکن کبھی کسی ایس۔ایچ۔او نے یہ گوارا نہیں کیا کہ یہ ایک ایم۔پی۔اے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہاں شیخ آباد میں بہت بڑی تعداد میں لوگ رہتے ہیں، میں اپنے پاس سے جگہ بھی Provide کرتا ہوں اور ایک، دو پولیس والے شیخ آباد کے علاقے کا دورہ کیا کریں رات کو تاکہ پتہ چل سکے کہ یہاں کیا ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا؟ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ میرا تعلق شاید اقلیت سے ہے، اسلئے ان چیزوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ سپیکر صاحب! میں نے پچیس تاریخ کو یہ کال اٹینشن نوٹس جمع کروایا تھا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج آٹھ تاریخ ہے اور اتنے دنوں کے بعد میرا نمبر آیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ہمارے اتنے اہم اور ضروری مسئلوں پر بھی ہمارے ساتھ نا انصافی

ہوتی ہے۔ یہاں ایک بچہ اغوا ہوا ہے اور اس پر ایک دم نوٹس لیا گیا ہے تو کیا یہ میرے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ یہ میرے ساتھ بالکل زیادتی ہے۔ (تالیاں) اور میں آپ کی وساطت سے تمام ڈیپارٹمنٹس کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اس مسئلے کو آج تک آپ حل نہیں کر سکے تو مہربانی کرکے وہاں کی اقلیتی برادری کو تنگ نہ کریں اور ان کے آدمیوں کو جو Without FIR اپنی Custody میں لیتے ہیں تو قانوناً چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ان کو عدالت میں پیش کرنا چاہئے۔ جناب سپیکر! ہمارے لوگ بہت پریشان ہیں، وہ غریب لوگ کھانا تک نہیں کھا سکتے اور میں ان بیس دنوں میں چالیس چکر لگا چکا ہوں اور کل بھی میں نوشہرہ گیا تھا کیونکہ کنٹونمنٹ بورڈ کا ممبر میرے پیچھے آیا تھا کہ ابھی تین آدمی رہ گئے ہیں، آپ مہربانی کر کے ان کو بھی چھڑائیں۔ سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے لاءمنسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح فرید طوفان اور نوابزادہ محسن علی خان کو دعوت دیتے ہیں کہ میرے ساتھ بیٹھیں، ان کو تسلی دیتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت باتیں کرتے ہیں اور ان کو تسلی دی جاتی ہے، ان سے پیار کیا جاتا ہے اور ہم پیار سے بات کرتے ہیں اور ہم سے نفرت کی جاتی ہے۔ (تالیاں) تو سپیکر صاحب، میں آپ سے گزارش کروں گا، کیونکہ آپ اس ہاؤس کے Custodian ہیں، سربراہ ہیں، آپ ایک غیر جانبدار سپیکر ہیں، مہربانی کر کے آپ اپنی وساطت سے اس مسئلے کا نوٹس لیں تاکہ اس پر جلد از جلد عملدرامد کیا جائے۔ شکریہ۔

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب! ډیره شکریه زه خو یوے خبرے له پاڅیدلے یمه، ستاسو په وساطت باندے خپل ایم پی اے والتر سراج صاحب ته دا وایم چه دے هر وخت خبره د اقلیت کوی، دے یقیناً د اقلیت نه دے خو دے خو د یوے پارټئ ممبر دے۔ داسے نه ده چه ګنی دے د اقلیت دے، نو داسے بے لاسو بے پښو دے۔ اول خو په اسلام کښې د اقلیتونو ډیر لوئے حقوق دی او د هغوی د حقوق د تحفظ ضمانت ورکړے شوے دے۔ د هغے په واسطه باندے پکار دا دی چه دوئ ته کومه واقعه پیښه ده، د دے تپوس د اوکړے شی او په دے ضمن کښې زه خپل د نوښار ایم پی ایز ته وایم چه دا واقعه چونکه د نوښار ده، پکار دا دی چه د والتر سراج صاحب په دے مسئله کښې مرسته د هغوی اوکړی او په دے مسئله کښې د ورسره اودریږی او ستاسو په وساطت باندے حکومت ته دا خبره کوم چه هغه دومره په درد ناکه طریقه، دے د اقلیت خبره کوی که سبا له د اقلیت خلق نه هم وے او داسے یو واقعه شوے وے نو آیا د هغے متعلق به خلقو خبره نه کوله؟ پاکستان کښې خو عمومی توګه باندے هر خانے کښې په هره سطح باندے چه خبره کیږی که

صدر صاحب د پاکستان خبره کوی او که چیف ایگزیکټیو، پرائم منسټر خبره کوی او که وزیران کوی او که چیف منسټر کوی، هغوی ټول عمر دا خبره کوی چه پاکستان یو داسے اسلامی مملکت دے چه په دے کښ د اقلیتونو د تحفظ ضمانت ورکړے شوے دے۔ بیا پکار دا دی چه کومه خبره مونږ کوو چه د هغے عملی ثبوت هم ورکړو۔ د یو کوز نه کسان مره دی، نه کسان دی، زما خیال دے نه کسه په یوه شپه مره شوی دی او چه څنګه والټر سراج صاحب ما سره پرے سبا خبره کوله، اخبارونو لیکلی وو چه هغه سرے چه وو، هغه کالا جادو کولو نو هغه ونیل چه کالا جادو هغوی کولو خو دا د شپږو میاشتو ما شوم هم کالا جادو کولو او هغه د یو نیم کال ماشوم هم کالا جادو کولو؟ دا یوه ډیره درد ناکه خبره ده۔ دا که داسے وړے وړے خبرے، غټے غټے خبرے مونږ له راځی هاؤس ته او مونږه نے داسے په سنجدګئ نه اخلو نو پکار دا دی چه ټول هاؤس په دے کښ د والټر سراج صاحب سره مرسته اوکړی۔ زه ورته د پارټئ د طرف نه د مرستے دغه کومه او هغه ته دا خبره ستاسو په وساطت بیا هم کوم چه هغه کله هم خبره کوی نو هغه د خان د نیشنل پارټئ د ممبر په حیثیت Assert کړی، د اقلیت په حیثیت په نوم د نه راځی څکه چه د اقلیت داسے تاثر ورکوی لکه دے بے موره بے پلاره دے او بے تپوسه او بے پښتنے دے۔ نو د ده شا ته یوه پارټی ولاړه ده۔ بالکل چه دے یوه خبره کوی، د هغے ورسره مونږ مرسته کوو۔ مونږ د ده سره اودریږو۔ که فرید طوفان صاحب وائی چه زه جلسه کومه او که محسن علی خان صاحب وائی چه زه جلسه کوم، والټر سراج صاحب هم جلسه کولے شی څکه چه په نوښار کښ د هغه یوه زوره وره پارټی ده خو خبره دا ده چه ستاسو په وسا طت باندے حکومت ته دا خبره کوو چه د والټر سراج صاحب په دغه ضمن کښ تسلی ډیره ضروری ده چه د چونکه اقلیتی خلق دی، دا خلق چه کوم مره دی، هغه اقلیتی دی، دے که ممبر دے اقلیتی خو د پارټئ سره تړلے دے، هغه خلق د پارټئ سره تړلی نه وو، دے څکه د اقلیت په حواله د هغوی خبره کوی۔ د ده تسلی د اوکړی او د ده سره د په دے کښ کمک اوکړی چه انتظامیه په دے کښ منیا تره اوهی او د دغه خلقو نه تپوس اوشی او د ده تسلی اوشی۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: یو منټ میاں صاحب، دا بار بار د فرید طوفان او د محسن د خبرے حواله پکښ ورکړے کیږی او بیا ډیر پرے بنچ هم اوډبوی۔ دا زه

تاسو ته یو شے اووایمه چه سپیکر ته یو کاغذ رارسی نو د هغے یو طریقه کار دے، دفتر کښې داخلیږی، څوک وانی ما په پچیس داخل کړے دے، د دے نه به اهمه مسئله وی چه هغه به د دے نه مخکښې په بله میاشت کښې داخله شوی وی، دا په روټین کښې راځی او بیا په روټین کښې چه راشی نو سپیکر دا ګوری چه آیا دا Admissible دے او که نه دے؟ د لاندے نه نوټونه هم پرے راځی، هغوی لیکلی وی بعضے وخت چه دا نه دے Admissible او زه اولیکم چه دا Admissible دے۔ داسے بعضے وخت دوئ وائی دا Admissible دے او زه اولیکم، هغه د رولز خبره ده، په هغے باندے څه دغه نه ده۔ تر څو پورے چه د دے تعلق دے نو والټرصاحب، تا له خو دے هاؤس، زما خیال دے چه If I am not wrong, دا هسټری ده چه په دے هاؤس کښې تا له د دے کسانو د پاره د دعا اجازت درکړے شوے دے، ته راغوښتے شوے یے، دلته د دغه په خانے اودرولے نے، بل خانے کښې به زما خیال نه دے که داسے چرته شوی وی۔ تا له مونږ دومره Independent دغه درکړے دے

(تالیاں) او تاسو بار بار ریفرنس هم هغه یو دغه ته کوئ حالانکه ته پرون موجود وے چه دے هاؤس داسے کړی دی۔ اوس راځو بی بی د نوښار خبره اوکړه، د نوښار ممبران نن هم ما ته راغلی دی، هغوی ما ته دا وئیلی دی چه مونږ د ده په دے کال اټینشن باندے خبره کول غواړو۔ ما ورته وے چه په کال اټینشن باندے خبره نه کیږی، هغه کال اټینشن داخل کړے دے او په کال اټینشن باندے چه څوک خبره اوکړی، یو کس چه چا داخل کړے دے، هغه به پرے خبره کوی او وزیر به پرے جواب ورکوی۔ که تاسو بیا Further څه خبره کول غواړئ نو د هغے د پاره بیا بله لار ده، په هغه خپله لار لاړ شئ۔ نو والټر صاحب، تر څو پورے چه دا تعلق دے، مهربانی اوکړئ، بل ما ستاسو په بحث کښې یو بل شے نوټ کړو، بی بی خو هغه اړخ ته بالکل هډو څه خیال اونه کړو، تاسو دا وایئ چه پولیس فلانے نیولے دے، دوه ورځے نے ساتلے دے او فلانے نے نیولے دے، یوه ورځ نے ساتلے دے او هغه د پریږدی۔ Investigation کښې پولیس ته چه معمولی غوندے هم Clue ملاویږی، هغوی به هر یو سړے To join the investigation, البته دا په پولیس باندے پابندی ده چه Third degree method به ورسره نه کوی حالانکه بغیر د تهرډ دګرئ او هغه وائی هم څکه چه یو سړے هغوی د پولیس په حراست کښې اخلی یا په دغه کښې اخلی، مجسټریټ ورومبے نے لیږی میډیکل

Examination د پاره او بیا چه واپس پریږدی نو بیا هم دغه کیږی۔ نو یو اړخ ته خو چه که داسے خبره وی چه که مونږ Hinderance ته راخو چه پولیس به هیڅ څوک هم نه نیسی ولے چه دے کلاشنکوف نه شی اغستے نو بیا خو د پولیس تاسو هدو دا طمع مه کوئ۔ تاسو له خو پکار وو، نن ستا ټول بحث چه کوم وو، په دے باندے وو چه فلانئ ښخه نیولے شوے ده، دوه ورځے تیرے شوی دی، په هغے باندے ده چه فلانے سړے نیولے شوے دے، هغه کلاشنکوف نه شی اغستے۔ د هغه سړو د پاره تاسو له پکار وو چه د دوئ نه تپوس اوکړئ چه نهه کسان مړه دی، تاسو څه Progress اوکړو؟ نو که تاسو په پولیس باندے دا بندول کوئ چه هغوی له روټئ نه ورکوی نو پولیس والا زبرګان دی، هغوی به د کوم خائے نه ستاسو دا کیس دغه کوی۔ کیس د پاره تاسو له پکار دی چه په هغے خبره You have not uttered a single word. اوکړئ، د دوئ نه تپوس اوکړئ چه دومره موده اوشوه، څه مو اوکړل، Progress راته اوښائئ؟ نو دا خلق په پولیس Investigation کښې، هاں البته که زیاتے ئے اوکړو، تاسو ته لار اوپن ده، دلته پرے راپاسی او Best course دا دے چه عدالت ته پرے ورځئ او د هغوی برخلاف چاره جونی کوئ، They are responsible for that.

جناب بشیر احمد بلور، سپیکر صاحب! زه به -----

جناب سپیکر، هغه ستاسو نه مخکښې پاسیدلے وو۔

میاں مظفر شاه، د نو ښار د ممبرانو خبره اوشوه، او جی زما په حلقه کښې هم د دے حلقے لږه حصه راځی او څنګه چه دا کرسچن اوسیږی، دغه شان د دوئ سره زمونږه مسلمانان هم اوسیږی۔ ترکومے چه د دے چه ممبرانو دوئ سره همدردی کړے ده او که نه ده کړے، دا والټر سراج هم ګواه دے جی، د دوئ هلته کرسچن هم ګواه دی او څنګه چه تاسو اوونیل، دغه شان زمونږه د ټولو او بلکه په کومه ورځ چه دا واقعه اوشوه، دا زما په خیال جه ما ته چرته نه یادیږی لیکن د نوښار په هسترئ کښې زه وایم چه وړومبئ پیره د دوئ سره زمونږه ټولو ملګرو، ټول نوښار باقاعده هړتال کړے وو، ټول مارکیټ بند وو، ټول بازار بند وو۔ بیا زمونږه ممبران ورسره د جلوس په حیثیت لاړل د دوئ چرچ ته، د دوئ سره مو باقاعده جنازه اوکړه۔ خبره دا ده جی چه که مونږه په دے کښې پولیټیکل فائده اغسته، دا یوه انسانی مسئله وه، مونږه د دے نه داسے یو کار نه کولو چه سبا ګوته مونږ ته نیوے شوے چه

بهنی دوئ لکه تاسو کومه خبره اوکړه، د هغے په تائید کښې زه دا خبره کوم چه په Investigation کښې دوئ Hurdles اچوی ځنګه چه عیسایان ئے نیولی دی، دغه شان مسلمانان ئے نیولی دی- بیګا مے د یو سړی ایس-پی ته ما وئیلی دی، هغه ئے پرینبے دے جی، هغه تقریباً پنځه ورځے د دوئ سره وو- اوس هم ورسره کسان دی- مونږه هغوی ته دا نه وایو چه دا اونیسئ او دا مه نیسئ- هاں دا ورسره کوو چه بهنی زیاتے به د چا سره نه کوئ او اوس هم مونږه د دوئ سره، د دوئ ممبرانو ته ښه پته ده، والترسراج خو به روزانه، د دوئ عیسایان چوبیس ګهنټے زما په کور کښې ناست دی، زمونږ هلته وانس پریزیډنټ دے د کنټونمنټ بورډ، د هغه په کور کښې ناست دی او روزانه د دوئ د ښخو، د دوئ د سړو، د ټولو تحفظ مونږه کوو بلکه د دے پورے جی چه د دے نه هټ کر یوه خبره کومه چه هلته د نوښار یو ځلور کسان وو چه د دے کرسچن نه به ئے سود اغستو، پنځه سو روپئ به ئے ورته ورکړے او بیا به ئے د هغوی نه په زرګونو او اکهونو روپئ هغه سود درسود یو شے به تلو چه هغه ئے د دوئ نه اغستے دے، والتر سراج ته د هر څه پته ده- هغه شے پرے مونږه بند کړو هغه سودیان مسلمانان وو بلکه پولیس ته مو اووئیل او ډی-سی ته مو اووئیل چه دوئ په 3 MPO کښې واستوئ چه د دے غریبانانو کرسچن نه پیسے نه اخلی- نومونږه د دوئ سره هر قسم تعاون کړے دے خو صرف زه تاسو ته دا وایم چه ایډمنسټریشن څه کمزوری نه ده کړے، آئی-جی Daily نه نو په دویمه ورځ نوښار ته راغی- ځلور پینځه ټیمه هلته ناست دی- مونږه دا نه چه مونږه ترے بے غمه یو او باقاعده Meeting کوی د پولیس سره، کرائمز برانچ، بل برانچ، د دوئ چه هر څه Intelligence ایجنسئ اوتقریباً په دریمه ځلورمه آئی-جی خی او د دوئ سره Meeting کوی د شپے درے درے، ځلور ځلور بجو پورے او مونږ ته پته لګی چه هغوی کوم خوا روان دی او ځنګه روان دی؟ خو لکه دومره ګهمبیر مسئله ده چه زما په خیال چه دا به ډیر په مشکله حل کیږی او د دوئ سره زمونږه پوره سپورټ دے- ځنګه چه بی بی اووئیل، زما په خیال مونږه د دوئ نه هیڅ قسمه ورروستو نه یو او دوئ مونږ خپل ملګری ګنړو-

جناب بشیر احمد بلور، ما دا عرض کولو چه تاسو مخکښې هم دا خبره اوکړه او بیا مو هم دا خبره اوکړه چه دا کال اټینشن چه دے، هغه به په روټین کښې راځی په نمبر کښې، نو زما به دا خواست وی دے هاوس ته چه تاسو دا لړه

مہربانی اوکړئ چه د اغوا یا د قتل باره کښې کال اټینشن وی نو پکار ده چه هغې ته تاسو Priority ورکړئ- چه د هغې Priority نه وی نو بیا هغه شے چه دے، د هغې مقصد فوت کیږی-

جناب سپیکر: بس ټهیک ده، هاوس د دا Decide کړی، ما ته د بیا نه راخی، هغوی د اووانی چه د اغوا والا او چه کوم یو تاسو وایئ، هغه تاسو وایئ- آفس والو ته به زه اووایم چه هغه د ټولو نه مخکښې دغه کوی خو هغه کښې داسے کار دے، گورئ جی زه تاسو ته ډیره عجیبه خبره اوکړم، زما خو داسے عجیبه پوزیشن دے، زه خو حیران یمه چه زه څومره کوشش کومه، زه وایم چه د هیچ چا ته زه دل ازاری او نه کړم یعنی داسے ممبر نشته With a very few exceptions او بی بی خو هغه General exceptions نه وراوړیدلے ده، دے خو چرے نه خبره کړے ده او نه چرے څه دغه کړے وو، نه وانی چه کال اټینشن کوم او نه څه کوی، نه څه کوی خو With a very few exceptions زه به وایم جی هغه Point disimal که څه وی چه هغه Exceptions نه علاوه، هر یو ممبر راخی، هغه وائی چه سپیکر صاحب، زما خو دا دومره ضروری دے، قسم په خدائے چه دا دومره، هغه دغه زه ورته وایمه چه اوگوره، د ټولو دا پوزیشن دے، د هر یو دا پوزیشن دے- بیا چه ما نه خطا شی، بیا به زما، نن هم ما سیکرټری په خپل آفس کښې He is here, د یو وکیل صاحب خبره، Sorry، زه څرگند هم شو سرے، د یو ایم پی اے صاحب خبره اوکړه، ما ونیل چه اوگوره، دغه ایم پی اے صاحب چه دے، دے د بل ممبر نه اتلس نمبره وروستو دے او هغه هم وختی راغلے وو چه یره دا ولے؟ نو داسے شے دے- که تاسو خپلو کښې Decision اوکړه نو I have got no objection. ما ته په دے که څه اعتراض دے که تاسو د قتل وایئ او که د اغوا وایئ او اصلی خبره دا ده چه کوم Important خبره ده، هغه دا ده که تاسو لږه مہربانی اوکړئ چه لږ د رول په مطابق لاړشئ نو یو به هم وروستے نه پاتے کیږی- د اوس ټائم زما ختم دے او په کال اټینشن کښې دوه اوشو، درے پاتے دی خو زه به نے اوس کوم-

جناب بشیر احمد بلور: زه دا عرض لرم ستاسو ریکارډ درست کولو د پاره چه نه زه تاسو ته کله درغلے یم چه زما کال اټینشن مخکښې کړئ یا وروستو کړئ او نه کله ما سیکریټری صاحب ته ونیلے دی خو د اغوا او د قتل Important دی- دا زه درخواست کوم-

جناب سپیکر: بشیر خان! دے کښې بحث نه کوو- تاسو دلته ونیلی دی، ستاسو سړے راغلے دے، راته ئے ونیلی دی او بالکل مو راته ونیلی دی- دے باندے بحث نه کوو-

جناب بشیر احمد بلور: چه تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ- ما نه دی ونیلے- ما چا ته هم نه دی ونیلے- زه فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم او دا وایم چه دا مسئله- دا اغوا او د دے مسئله چه ده، دے له د Priority ورکړے شی-

Mr. Speaker: For correction of the record, everybody including you and your Noor Muhammad has come so many times -----------

(قطع کلامیاں)

جناب فرید خان طوفان: دا مسئله حل شوه-- تاسو چه دا اوس خبرے کوئ---

(قطع کلامیاں/ شور)

جناب فرید خان طوفان: تاسو دا بحث ولے کوئ؟ تاسو خو ډیرے زیاتے خبرے کوئ- دا خبره خلاصوو کنه- نو اوس فیصله اوشوه- نو راځه کنه اسمبلی کښې که اوس وخت پوره شوے وی --------

جناب سپیکر: نه نه، دا پوره کوو - All proceedings according to rules به چلوو-

جناب بشیر احمد بلور: تپوس اوکړئ د هاؤس نه چه اغوا او قتل چه دے، دا مخکښې کول غواړی ---

میاں افتخارحسین: سپیکر صاحب له هم زه ورغلے وومه د نوښار په مسله کښې -

جناب بشیر احمد بلور: زه خواست کومه چه تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ چه د اغوا او د قتل په باره کښې چه کال اټینشن نوټس وی نو دا مخکښې راتلل غواړی؟ د هاؤس نه تپوس اوکړئ-

جناب سپیکر: هغه د هاؤس پخپله یو قرارداد اولیکی او پاس د کړی- بیا به We --------- will follow it. I am not

جناب بشیر احمد بلور: دا خو تاسو بالکل خبره داسے کوے چه بالکل دا خو ناجائزه کوئ- پکار دا دی چه د هاؤس نه تپوس اوکړئ- دا خو څه طریقه نه ده- دا خو تاسو زیاتے کوئ- بس ټهیک ده --------

جناب سپیکر: هیڅ ناجائزه نه ده، According to rules هاؤس د پخپله یو رارداد پاس کړی یا پخپله اوکړئ، هاؤس ته ته اووایه چه قراردادا Move ړی، بیا زه به هغه ښائتے کومه-

جناب بشیر احمد بلور: هاؤس نه تاسو پخپله تپوس اوکړئ-

جناب سپیکر: No, I am not going to ask. زه ورنه نه کوم - I am not bound to follow the dictation of any body. هاؤس د پخپله پاس کړی، I am bound by that. Some body should move and they should pass it, otherwise I am not going to ask the House as to what should be the procedure and on the same time they should bring amendment in the rules.

میاں مظفر شاه: زما دا ریکویسټ دے چه د والټر سراج د کال اټینشن نوټس جواب او نه شو جی-

میاں افتخار حسین: یو منټ جی، که ما ته پرے اجازی اوکړو خکه چه زه تاسو ته درغلے وومه هم د دے نوښار په مسئله که جی- نورے خبرے خو پرے ډیرے زیاتے اوشوے او زه خاصکر چه ---------

جناب سپیکر: نه، میاں صاحب هم راغلے دے ما له، جان محمد هم راغلے دے ما له-

میاں افتخار حسین: نو زه وایمه چه لکه خپله خبره کوم جی، ما دا نه دی ونیلے- هغوی خو اونیل، خبره ئے اوکړه- زه جی صرف دومره قدرے خبره کوم چه بی بی څه اوونیل، د هغے د پاسه زه خبره کول نه غوارم- یو د پولیس خبره اوشوه، رښتیا خبره ده چه زمونږ خو اکثر د هغوی نه گله وی او تسلی مو نه کیږی خو په دے کیس کښی رښتیا خبره د ده چه هغوی خپل Efforts کړی دی او لگیا دی، کوی- یو خبرے ته زه توجه ستاسو په وساطت نے راگرځوم چه په لوکل ایریا کښی خو چه دوئ په کومه طریقه باندے تفتیش کوی، دا خو د دوئ خپل انداز دے او خپل سټائل دے خو چه د کومے طریقے سره لکه د "اقلیت" لفظ استعمالیږی او نهه کسان په یو ځائے باندے مړه کړے شوی دی، د هغے وجه دا ده چه زمونږ په وطن که مسلمانان د روښین نه مری او هم دغه رنګ دهشت ګردئ په شکل که لکه په پنجاب، په سنده او زمونږ په صوبه کښ او بلوچستان کښی، دا روښین راروان دے او په جماعتونو کښی هم خلق شل شل کسان په یو ځائے وژنی خو هغه خبره دومره عام شوه د دهشت ګردئ چه د عامو خلقو ته به نظر نه راګرځیدو نو د دے وجه نه دهشت ګردئ دا دویم شکل دے چه اقلیت باندے داسے واقعه اوشوه چه Through the world media دا خبره راغله او خاصکر

کرسچینتی په حواله باندے دا بی بی سی او د وائس آف آمریکه نو د نظر د خاصکر پولیس په دے خبره باندے اوساتی چه اقلیت د دے خبرے ښکار شوے دی نو دا د ذاتی بنیادونو رنجش نه دے بلکه د دا دهشت گردئ یو منعظم پروگرام دے او د هغه پرگرام تحت دا واقعه شوے ده۔ چه دا په نظر کښ اوساتی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر پلیز۔

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون)، جناب سپیکر! شکریہ۔ لیکن میں یہ گزارش کرونگا کہ اگر کسی اور صاحب نے بھی اس پر بولنا ہو تو بول لیں، پھر آپ مجھے آخر میں یہ موقع دے کیونکہ اکثر یہاں یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد ------

جناب سپیکر: یہ کال اٹینشن نوٹس ہے اور اس پر روٹین سے ہٹ کر باتیں ہوگئیں۔

وزیر قانون : کیونکہ Sir, Mian Sahib was not party to the Call Attention Notice here and he was allowed. تو اسلئے ہو سکتا ہے کہ پھر کوئی اٹھے تو جناب، بات یہ ہے کہ جیسے میاں صاحب کا حلقہ تو پبی ہے، نوشہرہ ضلع ہے تو میں سمجھتا ہوں میں بھی اس میں ملوث ہوں اسلئے کہ میں ہفتے میں تین دفعہ نوشہرہ سے گزر کر ایبٹ آباد آتا جاتا ہوں اسلئے یہ میرا بھی ایک حلقہ بن جاتا ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے محترم ممبر جناب والٹر سراج صاحب نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا اور آپ کی مہربانی کہ آپ نے اسے طویل بحث کے لئے قبول فرمایا اور یہ درست ہے جناب، کہ اس میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ہمدردی کے علاوہ کہ انسانی جانوں کو انتہائی بے دردی سے قتل کیا گیا، آخری تین لائنوں میں ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ اس اہم مسئلے پر سب سے پہلے بحث کی اجازت دی جائے تاکہ اقلیتوں کو پتہ چل سکے کہ ہماری بھی اس ملک میں قدر ہے اور ہمارے لوگ احساس کمتری کا، ویسے یہاں "شکار" لکھا ہوا ہے لیکن غالباً اس کا مطلب یہ "شکار" نہیں اور غالباً ان کو اس بات سے بھی ضرور دکھ پہنچا ہوگا کہ ان کی اقلیت کے ممبرز وہ لوگ ہیں جو اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی یہ نمائندگی کرتے ہیں صوبہ بھر میں اور یہ صرف نوشہرہ کی بات نہیں ہے چونکہ ان کے ووٹرز ہیں، ان کا حلقہ انتخاب ہے پورا صوبہ ہے، اسلئے ان کا اس پر پریشان ہونا واقعی بہت ضروری ہے اور یہ ان کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنی کمیونٹی کی بات کریں اور میں جناب والٹر سراج صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ جب بھی اقلیت کی کوئی بات ہوئی ہے تو انہوں نے اپنی اقلیت کے مؤقف کی بڑی بھرپور حمایت کی ہے اور آج انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے، بڑے احسن طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور ایوان کے تمام آنریبل ممبرز ان کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ جناب والا! میرے آنریبل ممبر

صاحب نے اس بارے میں اپنی کچھ گزارشات کا بھی اظہار خیال فرمایا ہے، میں اس پر آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ یہ واقعہ اٹھارہ نومبر کو پیش آیا اور یہ افسوسناک واقعہ ایک اقلیت قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے کئی محرکات ہیں لیکن میں ان محرکات میں نہیں جاتا، اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اس کے پانچ، چھ پہلو ہیں، کچھ پولیس کی تفتیش سے، کچھ عوامی حلقوں کی رائے سے لیکن میں اس میں بھی نہیں جانا چاہتا تاکہ یہ کسی کارروائی پر یہ اثر انداز نہ ہو یعنی ہماری رائے کسی پر اثرانداز نہ ہو مگر ایک بات جس کا ان کے ساتھ کسی نے اظہار ہمدردی نہیں کیا تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس غمزدہ اور حادثے کے شکار خاندان کی نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین کے وقت، اپنے انداز میں، صوبہ سرحد کے غیور اور بالخصوص نوشہرہ کے غیور مسلمان بھائیوں نے پوری طرح اس میں شرکت کی اور غم زدہ خاندان کے ساتھ اپنی پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ یہ اس چیز سے قطع نظر تھا کہ یہ اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی جماعت سے ان کا تعلق ہے لیکن ہر ایک نے انسانی جذبے کے تحت ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور جناب، جہاںتک یہ بات ہے کہ ان کو نظر انداز کیا گیا تو میں یہ گزارش کرونگا کہ اس وقوعہ کے تقریباً دو روز بعد بیس تاریخ کو خود وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، سردار مہتاب احمد خان صاحب نے بھی وہاں کا دورہ کیا اور ان کے گھروں میں گئے اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور انتظامی مشینری کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس واقعہ کی جلد از جلد تفتیش کریں اور ملزموں کو بے نقاب کریں تو جناب والٹر سراج صاحب، میں اس ایوان کی وساطت سے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس پورے ایوان کی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور بالخصوص نوشہرہ کے مسلمان بھائیوں کی اور تمام مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی ہمدریاں آپ کے ساتھ ہیں اور حکومت کی پوری مشینری آپ کے ساتھ ہے اور آپ نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا تو صوبہ سرحد کے آئی جی خود نوشہرہ میں آپ سے پہلے وہاں موجود تھے اور پھر آنریبل ممبر نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس وقت کے واقعہ کے بعد پولیس کی طرف سے تفتیش میں کوئی کمی نہیں آئی ہے البتہ یہ کچھ طریقہ کار ہوتے ہیں تفتیش کے، اگر اس ضمن میں آپ کو اعتراض ہو اس خامی کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ بالآخر ایک واقعہ ہو گیا ہے لیکن یہ پتہ نہیں ہے کہ ملزم کون ہیں؟ آخر ملزموں تک پہنچنے کیلئے پولیس کے پاس کیا طریقہ کار ہے؟ اگر آپ کے پاس کوئی ایسی بات ہو، اگر آپ کے علم میں کوئی ایسی بات ہو تو آپ کو میں کھلے عام دعوت دیتا ہوں کہ آپ کی اگر ایسی کوئی بات ہو جو ڈائریکٹ پولیس والوں کو یا کسی تفتیشی آدمی کو خود نہیں بتانا چاہتے تو آپ ہمارے حوالے سے، بالخصوص میں آپ کیلئے حاضر ہوں، آپ کی خدمت کیلئے، آپ کو جن پر شک ہو، ہم ان تک پہنچائیں گے اور

پولیس سے یہ گزارش کریں گے، ان کو یہ احکام جاری کریں گے تا کہ اس کی تفتیش آپ کی تسلی کے مطابق ہو۔ تو اسلئے جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اندوہناک واقعہ ہے اور اس میں، میں آپ کے جذبے کی بھی تعریف کرتا ہوں کہ آپ نے ابھی تک لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کو اسلئے نہیں چھیڑا کیونکہ آپ کی ملزم تک پہنچنے کی خواہش ہے اور میں آپ کے اس جذبے کی قدر کرتا ہوں اور یہ توقع کرتا ہوں کہ ہم اسی جذبے سے اگر کام کریں گے تو انشاء اللہ ہم صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن بھی ٹھیک کر دیں گے اور ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ میں آپ کو اپنی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں اور آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ گزشتہ پندرہ دنوں سے ایس۔پی کرائمز اپنے پورے عملے سمیت نوشہرہ میں موجود ہیں اور اس کیس کے ہر پہلو سے جتنے بھی اس کے مثبت پہلو، منفی پہلو، ممکنہ جرائم کے لحاظ سے جتنے بھی اس کے پہلو ہیں، اس کی تفتیش کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد ان ملزموں کی نشاندہی ہو جائے گی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till tomorrow morning and we will re-assemble tomorrow at 10.00 a.m. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بدھ مورخہ 9 دسمبر 1998 دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا)